قطبِ دائرہ

یعنی

دائرہ حضرت شاہ رفیع الزمان قدس اللہ سرہٗ کے گل سر سبد
حضرت شاہ محمد زمان نے، ان کے اجداد و صاحبزادگان
والا تبار کے حالات، نوشتہ جناب مولانا سید شاہ فخر الدین احمد
حکیم بادشاہ

اصل فارسی رسالہ سے ترجمہ

از

شاہ محمد شبیر عطا

Marfat.com

58836

کتابت محمد عرفان القاسمی پینے پوری

مطبع نامی پریس نخاس لکھنؤ

۱۳۹۹ھ

۱۹۷۹ء

Marfat.com

1072

دیباچہ

از

عزیز گرامی جناب شاہ محمد شبیر عطا صاحب

سجادہ نشین خانقاہ کریمیہ سلون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سنگم کی سر زمین پر

اکبر کے بسائے ہوئے شہر الٰہ آباد میں اللہ والوں نے کبھی اپنے ڈیرے جمائے اور خانقاہی نظام کی داغ بیل ڈالی۔ ان نفوس قدسیہ نے دنیا کے ہنگاموں سے دور انسانیت کی فلاح و بہبود کی خاطر جو

Marfat.com

حصار کھینچے تھے وہ عرف عام میں دائرے کہلائے، الٰہ آباد کے یہ دائرے سارے ہندوستان میں مشہور ہیں، بروج آسمانی کی طرح ان کی تعداد بھی بارہ ہے، انھیں دائروں میں دائرہ حضرت شاہ رفیع الزمان ہے، اس دائرہ کے بانی حضرت شاہ عبد اللطیف قدس اللہ سرہٗ شاہ رفیع الزمان کے جد مادری تھے۔ ابتدا میں حضرت شاہ عبد اللطیف دربار اکبری کے ایک اہم رکن اور صوبہ جات بنگال، بہار اور اڑیسہ کے "طرف دار" تھے (مغلوں کے نظام حکومت میں "طرف دار" حاکم اعلیٰ یا جاگیردار کو کہا جاتا تھا) اسی لیے تذکرہ نگار آپ کو نواب عبد اللطیف کے خطاب سے یاد کرتے ہیں، نواب صاحب کی طالع مندی اور فیروز بختی تو دیکھئے کہ بنگال وبہار کی ریاست ترک کر کے دلون کی شاہی ملی، دربار اکبری چھوڑ کر عارف باللہ حضرت راجو محمد کے دربار کی گدائی نصیب میں آئی۔

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است

حضرت راجو محمد نے ولایت الٰہ آباد آپ کے سپرد کی، آپنے اپنے اعزا ورفقا، (مثل مولوی ہدایت اللہ (جد حضرت شاہ رفیع الزمان) سید نظام (نبیرہ شاہ ابو الفتح گیلانی) نیر سید کمال کے جلو میں دریاباد کی جناتی مسجد میں قیام فرمایا، بعد کو یہ قافلہ شہاب الدین پور (یحیی پور) میں منتقل

Marfat.com

آباد ہوگیا، مخدوم زادگانِ بخاری سید عبدالقادر بخاری و سید نصیر الدین بخاری سے سلسلۂ مصاہرت قائم ہوا (یہ خانوادہ حضرت شاہ عبداللطیف کی آمد سے پہلے مصطفےٰ آباد، دارا گنج میں آباد ہو چکا تھا، دارا گنج کا یہ خاندان الہ آباد کا معزز خاندان تھا ——— بعد کو بھی رشتہ داریوں کا یہ سلسلہ قائم رہا)۔ بیرم خاں خانِ خاناں آپ کے عزیز سید عبدالقادر بخاریؒ کا معتقد تھا، اس کا نذرانۂ عقیدت ایک فرمان کی شکل میں اب بھی آپ کے خاندان کے ممتاز فرد محترمی جناب سید مظفر حسن صاحب قبلہ سابق وزیر یوپی گورنمنٹ کے ذخیرۂ کتب میں محفوظ ہے،

آپ کے ترک منصب کی خبر جب شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے کانوں تک پہونچی تو اسے اس خبر سے دلی صدمہ پہونچا، اس نے آپ کی خانقاہ کے مصارف کے لئے ایک معافی کا فرمان جاری کیا، لیکن آپ کی ہمت عالی نے اسے قبول نہ کیا، آپ نے بادشاہ کو یہ قلندرانہ جواب دیا۔

وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوعَدُونَ

بعد کو یہ معافیاں آپ کے اعزا کے نام منتقل ہوگئیں۔

جہانگیر نے جس زمانہ میں اکبر اعظم کے خلاف بغاوت کر رکھی تھی، اس کا قیام الہ آباد ہی میں تھا، اس نے بھی امیر الامرا، محمد شریف خاں نے کو

Marfat.com

حضرت شاہ عبداللطیف قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں روانہ کیا تھا، اس واقعہ کی شاہد ایک وصلی ہے، یہ وصلی خطاطی کا شاہکار ہے، آب زر سے لکھی ہوئی اس وصلی پر شریف خان کے دستخط ہیں، اور آخر میں یہ عبارت درج ہے۔

"بشرف قبول حضرت سیادت پناہ میر عبداللطیف مشرف باد"
(یہ وصلی بھی خدا کے فضل سے دست برد زمانہ سے محفوظ ہے)

حضرت شاہ عبداللطیف عرصہ تک مسند رشد و ہدایت پر متمکن رہے، شاہزادہ اورنگ زیب عالمگیر کی عمر کا گیارہواں سال تھا، جب حضرت کا وصال ہوا (یہ شاہ جہان کے عہد حکومت کا ابتدائی زمانہ تھا)

"ہائے شیخ عجم" مادہ تاریخ وفات ہے۔
۱۰۳۹

آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے مولانا محمد قائم سجادہ نشین ہوئے آپ کا شمار اس عہد کے مشاہیر علماء میں ہوتا تھا، شاہ صاحب کے قائم مقام و جانشین حضرت شاہ رفیع الزمان قدس اللہ سرہٗ تھے، آپ حضرت کے خواہر زادہ بھی تھے، اور آپ ہی کے نام سے دائرہ مشہور ہوا۔ والد کا اسم گرامی شاہ بدیع الزمان اور دادا کا نام نامی مولوی ہدایت اللہ قادری تھا، شاہ بدیع الزمان بھی شاہ عبداللطیف صاحب کے خواہر زادہ

Marfat.com

اور داماد تھے، شاہان مغلیہ و نوابین اودھ ائمہ خاندان کے مرتبہ شناس تھے۔ شہنشاہِ اکبر و جہانگیر، شاہ جہاں اور اورنگ زیب، نیز فرخ سیر کے فرامین، مولوی ہدایت اللہ، سید نظام سید کمال، شاہ بدیع الزمان کے نام آتے رہے، امراء عہد مغلیہ میں چین قلیچ خاں (مرید شاہ جہاں)، سید صوفی (مرید عالم گیر)، سید عبداللہ (امیر الامراء)، اور نجف خان قابل ذکر ہیں ــــــ

آصف الدولہ بھی اس خانوادہ کا قدرداں تھا، استغناء و بے نیازی اس خاندان کی مشہور تھی، بادشاہوں اور وزیروں سے دور کا واسطہ تھا، ورنہ جائداد لاکھوں تک پہونچتی، اس کے شاہد وہ فرامین و اسناد ہیں جو وقتاً فوقتاً دربار مغلیہ اور سرکارِ اودھ سے جاری ہوتے رہے۔

محترمی جناب سید مظفر حسن صاحب قبلہ کے ذخیرہ میں سات سَو فرامین و اسناد، پروانے اور رقعے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

(فرامین وغیرہ کا یہ نایاب کلکشن اب الہ آباد میوزیم کی امانت میں دے دیا گیا ہے)۔

اس خاندان کے گل سرسبد حضرت شاہ محمد زمان قدس اللہ سرہٗ تھے انھوں نے اپنے اسلاف کے مانند حکومت و ریاست سے ہمیشہ بے تعلقی برتی اور صحیح معنی میں درویشی اختیار کی، اسی کا ثمرہ تھا کہ ڈیڑھ سو سال تک آپ کے خاندان سے علم منقطع نہیں ہوا، ظاہری وجاہت کا

Marfat.com

یہ عالم تھا کہ بے تاج کے بادشاہ سمجھے جاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی ایسی دی کہ رشک آتا ہے، سات صاحبزادے تھے، مگر سب لائق فائق اور ممتاز شخصیتوں کے مالک تھے، آپ کے جانشین جناب مولانا سید شاہ فخرالدین احمد عرف حکیم بادشاہ، ہندوستان کے ممتاز ترین علماء میں تھے، وہ اپنے وقت کے میر فتح اللہ شیرازی کہے جانے کے مستحق ہیں، مدرسہ سبحانیہ جس نے اپنی عمر کی ایک صدی پوری کرلی ہے، حکیم صاحب کے مایۂ ناز شاگرد مولوی عبدالسبحان کی یادگار ہے، صوبہ بہار کے مشہور زمانہ عالم مولانا محمد سجاد صاحب کا تعلق اسی سلسلہ سے ہے، دادا میں حافظ عباس علی خان (جن کا سلسلہ حیدر آباد دکن تک پہنچا) حکیم بادشاہ کے دست گرفتہ تھے۔ اس کے علاوہ تیرہویں صدی کے بیسوں علماء و مشائخ حکیم صاحب ہی کے نام لیوا ہیں، عہد حاضر کے مشہور مورخ اور تذکرہ نگار علامہ عبدالحی حسنی نے اپنی سدابہار کتاب نزہۃ الخواطر میں (جو ہندوستان کے مشاہیر اور اہل کمال کے حالات میں سب سے مستند ذخیرہ ہے) حکیم بادشاہ کے بارے میں یہ جچی تلی رائے دی ہے

کان اعلم العلماء فی عصرہ
(یعنے آپ سرآمد علماء روزگار تھے)

اسی سے آپ کے علم و فضل کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ تذکرہ علمائے ہند کے مصنف آپ کی طبی مہارت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

"بوجہ حذاقت وشہرت معالجہ ملقب بہ حکیم بادشاہ شد"
حکیم بادشاہ کے سات بھائیوں میں جناب شاہ محمد حسن اشرف صاحب بڑی خوبیوں کے مالک تھے، حضرت شاہ محمد زمانؒ کے بعد سجادہ نشین آپ ہی ہوئے تھے لیکن موت نے مہلت نہ دی ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

ٹامس ولیم بیل نے آپ کا تذکرہ کیا ہے، فارسی اور ریختہ دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے، اشرف تخلص تھا، ایک دیوان فارسی، نیز مثنوی معدن فیض، مثنوی ترانۂ عشق، ماحرفان اشرف اور منظومہ کیدانی آپ کی یادگار ہیں۔ یہ سب کتابیں عرصہ ہوا شائع ہوچکیں۔

شاہ محمد حسن اشرف کے صاحبزادے شاہ حیدر حسن صاحب تھے جنھوں نے تذکرہ مذاق سخن مرتب کیا ہے۔ یہ تذکرہ ۹۹ سال پہلے شائع ہوچکا ہے، شاہ حیدر حسن صاحب کے خلف الصدق ملا مظہر حسن تھے آپ حکیم بادشاہ صاحب کے نواسہ تھے۔ محترمی جناب سید مظفر حسن صاحب ملا صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں حکیم بادشاہ کے ایک بھائی شاہ علی حسن صاحب تھے، ان کا انتقال ۱۲۷۰ھ میں حجاز مقدس کے راستے میں ہوا اور شہادت کا درجہ نصیب ہوا، ۱۲۷۰ھ میں حاجیوں

Marfat.com

کا ایک جہاز جدّہ کے قریب تہہ آب ہوا تھا، اسی جہاز پر مفتی عنایت احمد صاحب مصنف علم الصیغہ بھی سفر کر رہے تھے، وہ بھی شہید ہوئے، خان بہادر مولوی امیر الدین احمد صاحب جنھوں نے الہ آباد چوک کی جامع مسجد از سر نو بنوائی تھی، آپ ہی کے صاحبزادے تھے، جنگ آزادی میں بھی اس خاندان نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، حکیم بادشاہ کے خلیفہ اور برادر خورد شاہ محمد عباس برطانوی حکومت کے معتوب تھے، انقلاب ۱۸۵۷ء میں آپ تحصیل مودہا ضلع ہمیر پور کے تحصیلدار تھے، نواب باندہ کی اعانت کے جرم میں گردن زدنی قرار پائے، گھر بار ضبط ہوا، عباس منزل ویران ہوئی، جائداد نیلام ہو گئی اور جان کے لالے پڑ گئے، عرصہ تک یہ کیفیت رہی، آخر مولوی شکر اللہ صاحب محب الٰہی نے اپنے اثرات سے کام لے کر آپ کی جان بخشی کرائی لیکن معافی اور جائداد واگزار نہ ہو سکی (مولوی شکر اللہ صاحب، سر ولیم میور کے استاد تھے) شاہ محمد عباس اس کے بعد عرصہ تک ریاست بھوپال میں معزز عہدوں پر سرفراز رہے۔ آپ کے صاحبزادے شاہ محمد علیم بڑے ذی علم اور نغز گو شاعر تھے۔ اپنے عم نامدار حکیم بادشاہ اور مولانا عبد السبحان سے تعلیم حاصل کی۔ فارسی نظم و نثر دونوں کے نمونے دیکھنے کے لائق ہیں۔ مثنوی "سبع سیارہ" آپ کی یادگار ہے۔ تاریخ گوئی کا ملکہ خداداد تھا۔ آپ کے قطعات تاریخ اسکے شاہد ہیں۔

Marfat.com

فارسی میں آپ نواب عبدالعزیز خاں (از اولادِ امجادِ حافظ الملک حافظ رحمت خاں) سے اصلاح لی تھی، اردو میں آپ کو میر اعظم علی اعظم الٰہ آبادی سے تلمذ تھا۔

حکیم بادشاہ کے جانشین جناب مولانا حکیم سید شاہ مسیح الدین احمد صاحب الٰہ آباد میں بلا امتیازِ مذہب و ملت بڑی محبوب اور معزز شخصیت کے مالک تھے۔ حکیم مسیح الدین احمد صاحب کے بعد آپ کے فرزند جناب شاہ محمد احسن صاحب سجادہ نشین ہوئے۔ ان کا وصال ابھی حال میں ہوا ہے۔

مشہور صاحب طرز ادیب اور مورخ مولانا مقبول احمد صمدنی بھی اسی خانوادہ سے تعلق رکھتے تھے

ایں سلسلہ از طلائے ناب است
ایں خانہ تمام آفتاب است

حضرت شاہ عبداللطیف صاحب قدس اللہ سرہٗ شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے دربار کو چھوڑ کر جب الٰہ آباد میں فروکش ہوئے تو آپ کے ہمراہیوں میں سید کمال بھی تھے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے انھیں سید کمال کے پوتے جناب حکیم سید احمد علی تھے، حکیم صاحب اپنے وقت کے نامور طبیب ہوئے آپ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے مایۂ ناز شاگرد تھے، حضرت شاہ صاحب کے ملفوظات میں آپ کا نام آتا ہے، حکیم صاحب حضرت شاہ بدیع الزماں

Marfat.com

کے نواسہ تھے،

حکیم سید احمد علی صاحب کی اولاد میں جناب حکیم سید شفاء الصمد تھے آپ جناب شاہ نور الحسن صاحب کے نواسہ تھے۔

جناب مولانا محمد حسین الہ آبادی کے ارشد تلامذہ میں آپ کا شمار ہے[1] فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے، زبان صاف ہے شاعری میں شائق تخلص تھا۔ مولانا سید شاہ مسیح الدین احمد صاحب سے بیعت تھے آپ نے اپنے پیر و مرشد کی رحلت پر جو قطعہ تاریخ کہا تھا وہ درج ذیل ہے

نور مطلق مرشد برحق امام العارفین
قبلۂ ارباب حاجت کعبۂ اہل مراد

شاہ مولانا مسیح الدین احمد قادری
نقشبندی سید والا نسب عالی نژاد

ہادی راہ طریقت رہبر شرع نبی
بحر علم کان حلم و کنز فضل و عقل و داد

شبلی دوراں جنید عصر در کشف و شہود
چوں فلاطون و ارسطو در علاج و اجتہاد

---

[1] جناب مولانا عبد الحی صاحب فرنگی محلی سے بھی استفادہ کیا تھا۔۱۲

Marfat.com

از دلِ پاکش ہمہ عالم فراموش شد مگر
حبِ حق عشقِ محمد مصطفےٰ میداشت یاد
بر یتیمان و مساکین و ذوی القربیٰ شفیق
بود عالم با عمل یارب بجنت باد شاد
یومِ رحلت چارشنبہ، چار دہ ماہ صیام
وقتِ رحلت چاشت، سالِ رحلتش مغفور باد
۱۳۳۴ھ

اس خاندان کی تاریخ بہت دلچسپ ہے، نزہۃ الخواطر، شمع انجمن، صبح گلشن، نگارستان سخن، تذکرہ علماء حال، تذکرہ علماء حدیث نیز اوٹیل بایوگرافکل ڈکشنری میں اس خاندان کے مشاہیر کے حالات نظر آتے ہیں، خاندانی کتابوں میں تذکرہ مذاق سخن، مثنوی شجرۃ العارفین اور مثنوی سبع سیارہ، ارمغان عثمان شاہی اور تاریخ امروہہ سے بھی خاندان کی تاریخ جھلکتی ہے۔ فرامین واسناد کا قابل قدر ذخیرہ بھی موجود ہے اس سے بھی تاریخی کڑیاں مل سکتی ہیں، خوش قسمتی سے فرنگی محل کے کتب خانہ میں جناب مفتی محمد نعیم صاحبؒ کی فرمائش پر لکھی ہوئی ایک بیاض دستیاب ہوئی یہ بیاض دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں حضرت شاہ محمد زماں اور ان

Marfat.com

کے اسلاف کے حالات ہیں، دوسرے حصہ میں حکیم بادشاہ جناب مولانا حکیم سید شاہ فخرالدین احمد صاحب کے ابتدائی حالات انھیں کے قلم سے درج ہیں۔ یہ دونوں حصے حکیم بادشاہ نے غالباً جناب مفتی صاحب رح کی فرمائش پر لکھے تھے۔ یہ بیاض اس عہد کے مذاق کے مطابق فارسی میں لکھی گئی تھی، محترمی جناب سید مظفر حسن صاحب قبلہ کی فرمائش پر میں نے اس بیاض کو اردو میں منتقل کیا ہے، ترجمہ بامحاورہ ہے، حتی الامکان سلیس اردو میں مفہوم ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس ترجمہ کو میں عزیزان گرامی سید نورالعین اشرف عرف نور میاں اور سید نجم الحسن نجمی کے نام معنون کرتا ہوں۔

حکیم بادشاہ صاحب کی بیاض کا ترجمہ "قطب دائرہ" کے نام سے شائع ہو رہا ہے، الفت الہ آبادی کی مثنوی "شجرۃ العارفین" اور شاہ محمد علیم صاحب کی مثنوی "سبع سیارہ" اور قطعات تاریخ کا انتخاب بھی ایک مجموعہ کی شکل میں شائع ہو رہے ہیں۔ مثنوی "شجرۃ العارفین" اور اس کے مصنف شاہ محمد علی الفت الہ آبادی کا تعارف بھی کراتا چلوں۔

الفت کے حالات مجھے محترمی جناب سید مظفر حسن صاحب کے ذریعہ معلوم ہوئے۔

منشی محمد علی الفت الہ آبادی، احمد پور اسرولی پرگنہ چائل کے رئیس

Marfat.com

تھے۔ عرصہ تک ریاست بھوپال میں تحصیلداری کے فرائض انجام دیتے رہے شاعری میں حضرت شاہ غلام اعظم الہ آبادی متخلص بہ اعظم کے شاگرد تھے اور بیعت انھیں حضرت شاہ محمد حسن اشرف سجادہ نشین حضرت شاہ محمد زمانؒ سے تھی۔ جناب شاہ حیدر حسن صاحب نے اپنے تذکرہ مذاق سخن میں الفت کو رشک فردوسی و انوری لکھا ہے، واقعی وہ آستانہ شاہ رفیع الزماں کے فردوسی تھے، اور شجرۃ العارفین ان کا "شاہ نامہ" ہے۔ شجرۃ العارفین میں جو زبان استعمال کی گئی ہے وہ متقدمین شعراء فارسی کی زبان سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ چند نمونے صاحبان ذوق کی خدمت میں پیش ہیں۔

یہ مثنوی سلاست اور روانی میں بے مثل ہے۔ شعریت کی داد نہیں دی جا سکتی۔

اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ محمد حسن اشرف کی مدح میں فرماتے ہیں۔

سعادت خانہ زاد گوہر اُو	سیادت زیر فرق انور اُو
ریاضت را از و سرمایۂ ناز	افاظت ناز پرودہ در اُو
بچشم اہل بینش بہ ز اکسیر	نماید جلوہ با خاک در اُو
بسر داران بزم شعر امروز	نمی یابم کسے را ہمسر اُو
فصاحت را از و نازو تفاخر	بلاغت باشد ادنیٰ چاکر اُو

Marfat.com

بفرحت می برد جانِ حزیں را | معانی ہائے اشعارِ ترِ اُو
ہمانان نالہ موزوں کردنش را | شدہ عشقِ حقیقی رہبرِ اُو
بیک دم سر کشد صد شعلۂ طور | ز انوار ضمیر انورِ اُو
بہ استادی کسی را ز اُو نہ بگزید | کہ بودہ خضر معنی رہبرِ اُو
فلک بودی خجل از پستی خود | اگر دیدی مقام برترِ اُو
بس اے الفت مقام خود نگہدار | کجائی تو کجا شان و فرِ اُو

حکیم بادشاہ صاحب کی مدح کس شان سے کی ہے۔

جبینش پُر از نور فضل و کمال | سہی سرو از جوئبار جلال
طریقت مآب و شریعت پناہ | بملک فضیلت یکی بادشاہ
چو با فخر رازی و از بو علی | دہم نسبتش باشد از جاہلی

جناب مولانا حکیم سید شاہ مسیح الدین احمد صاحب سجادہ نشین کی مدح میں فرماتے ہیں۔

حذاقت ہویدا ز جبینش عیاں | ملقب شدہ با مسیح الزماں
بگویند او را حکیم ہمام | کہ بر ذاتِ اُو گشت حکمت تمام
بہ تشخیص اُو بسکہ نازد دوا | کہ بر دست او کرد بیعت شفا

الہ آباد کی تعریف میں چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

دیارے کہ آبادیش از الٰہ است | زبس شہرہ ہائش بہر شہرہا است

زمینش ہمانا کہ رشک سماست ۔ سوادش تو گوئی کہ مینو فضاست
بسہ جانبش بحرہای جزیل ۔ روانند چوں چشمۂ سلسبیل
بنام الہ است آبادیش ۔ زوادئ ایمن ہمیں وادیش

یحییٰ پورا اور خانقاہ **شاہ رفیع الزماں** کے بارے میں فرماتے ہیں۔

دریں شہر فرخ بسمت جنوب ۔ زمینی لبسی زندۂ وجای خوب
کہ یحییٰ چو با پور سازیم ضم ۔ شود صاف نام محلہ علم
دریں خاک پاک آں ولایت پناہ ۔ بنا کرد کیوان نشان خانقاہ

مثنوی شجرۃ العارفین ۱۲۸۳ھ میں تصنیف ہوئی اور ۱۲۹۶ھ میں طبع ہوئی تقریباً ایک صدی سے زیادہ عرصہ ہوا اس کی اشاعت دوبارہ نہ ہوسکی۔

حضرت الفت الہ آبادی خانوادہ حضرت شاہ رفیع الزماں کے معتقد، مداح اور ثناخواں تھے اس لیے ان کی یادگار میں اس کتاب کو دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔ الفت ہی کی زبان میں اس دیباچہ کو ختم کر رہا ہوں۔

بدانی تو دانائے سر نہاں ۔ کہ ایں مقبلاں را مدح خواں
نہ از بہر دنیای دوں گفتہ ام ۔ نہ بہر نمود و نموں گفتہ ام
ہمیں مژدہ ام بس کہ اے کردگار ۔ طفیل ہمہ ہا بروز شمار
بخدمت پسندیش آزاد کن ۔ بمقبولی خدمتش شاد کن

آخر میں

اپنے پاکستانی اعزا سے درخواست ہے کہ وہ شاہ محمد علیم الہ آبادی کی کلیات کی اشاعت کا مژدہ سنائیں،

شاہ صاحب کا دیوان پاکستان میں موجود ہے۔ سردست ان کی مثنوی ، سبع سیارہ اور قطعات تاریخ کا انتخاب اشاعت کیلئے دیا جارہا ہے۔

شاہ محمد شبیر عطا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً مصلیاً و مسلماً

بزم قادریہ کے صدر نشین حضرت شاہ محمد زماں قدس سرہ جن کی ذات سر چشمۂ فیض اور جن کا دل آئینۂ حقیقت تھا، سرآمد روزگار عارفان زماں تھے، حضرت والا کا سلسلۂ نسب چند واسطوں سے حضرت زید ابن امام حسن علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔

آپ کی ولادت ۱۱۷۲ھ میں ہوئی، خدا کے فضل سے اس خاندان عالی شان کا نسب اب بھی محفوظ ہے، آپ کے اجداد ہمیشہ مسند نشین فقر رہے۔ استغنا اور بے نیازی کو اپنا شعار بنایا، آپ کی خانقاہ کے مصارف کے لئے آپ کے بزرگوں کو شاہان مغلیہ نے بڑے سیر حاصل علاقے بطور نذر پیش کئے تھے، مگر چند ہی مواضعات جن سے بسر اوقات ہو سکے، قبول فرمائے گئے، یہ مواضعات میرے عہد طفولیت میں باقی تھے بعد کو یہ علاقہ بھی برطانوی حکمرانوں نے ضبط کر لیا۔ صرف ایک گاؤں جس کی آمدنی بارہ سو روپیہ سالانہ ہے، باقی رہ گیا۔ اس کی آمدنی حضرت والا کے فرزندوں کے مصرف

Marfat.com

میں ہے، حضرت والا کی قرابت حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین بخاری کے خانوادہ سے ہے، حضرت مخدوم کی نسل سے جناب سید محمد نصیر الدین و جناب سید عبدالقادر سب سے پہلے الہ آباد تشریف لائے اور مصطفےٰ آباد میں جسے دارا گنج کہتے ہیں قیام پذیر ہوئے، دارا گنج الہ آباد کے قلعہ کے قریب واقع ہے، اس زمانہ میں یہاں غیر مسلم زیادہ تھے، حضرت مخدوم جلال الدین بخاری کے ان دونوں ورثا (یعنی سید نصیر الدین صاحب و سید عبدالقادر صاحب) نے غیر مسلم سرکشوں کو زیر کرکے ان کے عبادت خانے مسمار کر دیئے، یہیں اپنی بود و باش اختیار کی اور یاد الٰہی میں مصروف رہ کر زندگی گذار دی، ان کے ورثا کی بود و باش ہنوز اسی محلہ میں ہے۔ میری والدہ کا تعلق بھی اسی خانوادۂ عالیہ سے ہے۔

حضرت والا اخلاق و مروت کے پتلے اور تقویٰ اور پرہیز گاری میں ممتاز تھے، فیاضی اور سیر چشمی آپ پر ختم تھی، بارہا ان آنکھوں نے یہ منظر دیکھا ہے کہ سائل آیا اور حضرت خاصہ پر ہیں فوراً آپ نے کھانا اُسے بھجوا دیا یا کسی فقیر نے کپڑے مانگے آپ نے اس کو ملبوس خاص عطا کر دیا۔ ایسے عالم میں یہی ہوتا تھا کہ خود حضرت نے اپنی رات فاقہ میں گذار دی اور لباس کے بغیر کسی گوشہ میں آرام کیا آخر جب میری والدہ محترمہ دوسرا لباس تیار کر کے لاتیں تو آپ اُسے زیب تن فرما کے برآمد ہوتے، اکثر ایسا ہوا کہ موسم سرما میں کسی ضرورت مند کو لحاف

Marfat.com

توشک بخش دیا اور خود دالان کے سینچی پر دے اوڑھ کر رات گزار دی۔

میرے حضور کے مزاج میں مروت بہت تھی۔ ایک بار آپ کے ملازم حسن علی نے اپنی تنگ دستی کا تذکرہ کیا آپ نے اسے پانچ سو روپے عنایت کئے اور فرمایا کہ یہ روپیہ کسی تجارت میں لگا دو، اس کے منافع سے اپنا کام چلاؤ۔ چند سال بعد میاں حسن علی اصل معہ منافع ہضم کر گئے، آپ کو جب واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اس سلسلہ میں ان سے کسی قسم کی باز پرس نہیں کی، اس سے بھی زیادہ سننے کے لائق یہ ہے کہ آپ اس روپیہ کی زکوٰۃ بھی مستقل ادا کرتے رہے، میں نے عرض کیا آپ پر زکوٰۃ واجب نہیں تو جواب میں کیا خوب فرمایا۔ اگر اسی بہانے عزیمت پر عمل کرنے کا موقع مل جائے تو سبحان اللہ، پھر حسب حال یہ مصرعہ پڑھا۔ ؎ کار بر رخصت بود حیض رجال

یعنی رخصت پر عمل کرنا کم ہمتوں کا شیوہ ہے۔

واقعی یہ شعر حضرت والا کے حسب حال ہے ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر　　گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

طبیعت انصاف پسند واقع ہوئی تھی، آپ ہمیشہ حق و صداقت کے خواہاں رہے، ہر کام میں خواہ دینی ہو یا دنیاوی سچائی کا خیال رہتا، نماز ہمیشہ خضوع و خشوع سے ادا کرتے، تعدیل ارکان کا زیادہ خیال فرماتے، کسی کو اگر بد دلی سے نماز پڑھتے دیکھ لیتے تو فرماتے، میاں نماز اطمینان سے پڑھو، مرغوں کے

Marfat.com

چلنے کا انداز کوئی اختیار کرتا ہے تو خدا کی شانِ بے نیازی اس منظر کو نفرت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ میرا ذاتی تجربہ اور برسوں کا مشاہدہ ہے کہ حضرت والا نے نماز عجلت اور روا روی میں کبھی نہیں پڑھی، ہمیشہ تعدیل ارکان کا خیال رکھا، کسی کو برا نہیں کہا، کوئی بات ایسی نہیں کہی جو کسی کو ناگوار ہو یا جس سے کسی کا دل دکھے، شاید ہی کسی سے بہت ناراض ہوتے تو اسے صرف مرغ مصلی کہہ دیتے یعنی نمازی کا مرغا، تقوے اور پرہیز گاری کا یہ عالم تھا کہ کہیں سے اگر کوئی عمدہ اور ذائقہ دار چیز تحفہ میں آتی تو آپ قبول کرنے سے پہلے دریافت فرماتے کہ یہ جائز ہے یا نہیں۔ جب اطمینان ہوتا تب اُسے نوش فرماتے۔ اکثر اسی موقعہ پر فرماتے تھے۔

" دریں راہ اکل حلال و صدق مقال می باید" یعنی فقر و درویشی میں لقمہ حلال کو بڑا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لحن داؤدی عطا فرمایا تھا قرآن شریف اس خوش الحانی سے پڑھتے کہ راہ چلتے مسافر ٹھہر جاتے، آپ کا معمول تھا کہ فجر کے بعد اشراق تک ذکر و شغل میں مصروف رہتے اشراق کی نماز آستانہ کی مسجد میں پڑھتے (یہ مسجد شاہراہِ عام سے قریب واقع ہے) نماز کے بعد تلاوت قرآن مجید فرماتے، اس تلاوت کے اشتیاق میں مسجد کے نیچے ہندو اور مسلمانوں کے ٹھٹ لگ جاتے اور دیر تک آپ کی قرأت سننے کے لئے ہمہ تن گوش رہتے، چاشت کی نماز تک یہ سلسلہ

58836

Marfat.com

رہتا آپ، یہ نماز ہمیشہ سنت کے مطابق (تقریباً دس بجے) پڑھتے۔
حدیث شریف میں آیا ہے کہ چاشت کی نماز اس وقت ادا کرنا زیادہ بہتر ہے جب اونٹ کے بچوں کے پیر ریگستان کی تپش سے جلنے لگیں۔
چاشت کے بعد خاصہ تناول فرماتے اور کچھ دیر قیلولہ فرماتے، حدیث شریف میں قیلولہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ زوال سے پہلے بیدار ہوتے۔ حوائج سے فارغ ہو کر نماز فیٔ زوال ادا کرتے اور اس نماز کے فضائل جو حدیث شریف میں آئے ہیں، اکثر بیان فرماتے، اس کے بعد ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ ذکر جہر اور مراقبہ فرماتے، نماز ظہر جماعت کیساتھ پڑھتے، ظہر کے بعد اگر طالب علم ہوتے تو انھیں درس دیتے ورنہ بزرگانِ دین کے سبق آموز قصے سناتے۔ اس موقعہ پر اگر کوئی ملنے والا موجود ہوتا تو اس سے بڑی خوش دلی سے ملتے اور اس درجہ التفات فرماتے کہ اس کا دل حضرت کی محفل سے مٹنے کا نہ چاہتا۔ ایسا بھی ہوتا تھا کہ آنے والوں میں غیر مسلم بھی ہوتے، آپ ان سے بھی اخلاق سے پیش آتے، اگر کوئی طالب علم یا خاص عزیز نہ ہوتا تو آپ ذکر میں مشغول ہو جاتے یا کبھی مراقبہ فرماتے، عام طور پر یہ مراقبہ قلبی ہوتا، درود شریف کا بھی خاص التزام تھا، کم از کم ہزار بار درود شریف کا یومیہ معمول تھا، عصر تک یہ سلسلہ رہتا، عصر کی نماز باجماعت پڑھتے، پھر وہی ذکر کا سلسلہ مغرب تک جاری رہتا۔ کبھی کبھی مغرب کی

Marfat.com

نماز آخر وقت، عشاء کی نماز اول وقت ساتھ پڑھتے مگر ایسا موقع کم آتا تھا عصر کے بعد اگر خاصہ تیار ملتا تو مسرت کا اظہار کرتے فرماتے تھے عصر کے بعد کھانا تہجد کے لئے بہت مفید ہے، عشاء کی نماز سے فراغ ہو کر فرماتے "سلطان اللیل شدم" (یعنی اب یہ رات میری ہے) عشاء کے بعد جلد استراحت فرمانے کا معمول تھا۔ میری عمر سات سال تھی یا شاید آٹھ سال کی، صحیح یاد نہیں۔ بہرحال مجھے یہ شرف حاصل تھا کہ میں اس وقت حضرت ہی کے بستر پر سوتا تھا میں نے بارہا دیکھا کہ حضرت آدھی رات کے بعد بیدار ہوتے، طہارت خانے جاتے پھر خشوع وخضوع سے تہجد پڑھتے، میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ حضرت والا نے دیکھتے دیکھتے نماز کی نیت توڑ دی، چند قدم آگے بڑھے اور جلتے ہوئے کسی کو اپنے سامنے سے ہٹا کر بآواز بلند لاحول ولا قوۃ پڑھا اور پھر نیت باندھ لی، بارہا ایسا ہوا میں حضرت کی خدمت میں رہتے رہتے کچھ بے تکلف ہو گیا تھا اسی لئے میں نے دریافت کیا۔ حضور والا یہ کیا قصہ ہے۔ فرمایا، میں کیا کروں مجبوراً ایسا کرنا پڑتا ہے۔ ایسا ہوتا ہے کہ نیت باندھتے وقت شیطان ایک شعلۂ آتشیں میرے سامنے لاتا ہے اور مجھے نماز کی نیت توڑ کر اسے ہٹانا پڑتا ہے،

تہجد کے بعد کچھ دیر آرام فرماتے، سحر کے وقت آپ کی گریہ وزاری اور راز و نیاز کا منظر دیکھنے کے قابل ہوتا۔

Marfat.com

ع۔ "آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ"

حضرت والا نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس وقت یہ دعا پڑھا کرو۔ "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ واستر عیوبی ولا تحزنی فی الدنیا والآخرۃ انک علٰی کل شیءٍ قدیر۔"

سپیدہ صبح جب نمودار ہوتا، آپ تازہ وضو کرتے، پھر بچوں کو نماز کے لئے اٹھاتے اور پھر خود جماعت کے ساتھ صبح کی نماز ادا فرماتے۔ سوز عشق آپ کے خمیر میں تھا ۔

سنا ہے خاک سے تیری نمود ہے لیکن تیری سرشت میں ہے کوکبی و مہتابی

ابتدا میں آپ نے بڑے مجاہدے اور ریاضتیں کیں ان ہی ریاضتوں کی بدولت آپ مدارج عالیہ پر سرفراز ہوئے، آپ کو حضرات قادریہ (یعنی حضرت محی الدین غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی) کے سلسلے کے بزرگوں سے جو نسبت تھی وہ اظہر من الشمس ہے، آپ مجاہدہ کے درجہ سے مرتبہ مشاہدہ پر پہونچے ۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

ذکر و شغل سے آپ کو فطری مناسبت تھی اور شاید یہی وجہ تھی کہ آپ باقاعدہ علوم ظاہری کی تعلیم نہ حاصل کر سکے، فقہ اور دینی مسائل سے آپ کو پوری واقفیت تھی۔ باوجود اس کے جب آپ علوم و معارف بیان فرماتے تو بڑے

Marfat.com

بڑے علماء رشک کرتے۔ میں نے بار ہا مولانا شکر اللہ مدظلہ (کو جنہیں حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی سے نسبی تعلق تھا) یہ کہتے سنا کہ اعلیٰ حضرت کے علم کی تھاہ نہیں ملتی، اکثر حضور نے فرمایا اور مطالعہ کے بعد یہ دیکھا کہ تصوف کی اعلیٰ کتابوں میں بھی یہ سب موجود ہے، حالانکہ حضرت نے شاید وہ کتابیں دیکھی بھی نہ ہوں، واقعی یہ حضرت کا تصرف تھا، دیوان حافظ پر آپ کو پورا عبور تھا۔

آپ کی نسبت بڑی قوی تھی۔ گرمئ عشق سے آپ کا قلب گویا میخانۂ باطن تھا۔

جائیے کس واسطے اے درد میخانہ کے بیچ
کچھ عجب مستی ہے اپنے دل کے پیمانے کے بیچ

ایک دن ایک فقیر در دولت پر حاضر ہوا۔ بظاہر تو قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا تھا لیکن اس کا مدعا کچھ اور تھا۔ وہ حضرت والا کی نسبت کلیۃً چلانا چاہتا تھا۔ اس وقت حضرت والا محل سرا سے برآمد نہیں ہوئے تھے بہرحال مہمان کی حیثیت سے اس کی تواضع کی گئی لیکن اس کی بدبختی کو کیا کہیے کہ اس نے حضرت والا کے باہر آنے پر اصرار کیا حالانکہ آپ اوراد و اشغال میں مصروف تھے، میں نے بھی حضرت سے اس کی سفارش کی، حضرت کو اپنے کشف سے پہلے ہی اس کی نیت باطنی کا علم ہو چکا تھا، اور طبع نازک پر یہ بات گراں گذری تھی،

Marfat.com

میرے اصرار پر آپ برآمد ہوئے اور اس درویش کے سامنے تشریف فرما ہوگئے درویش نے حضرت والا کی مزاج پرسی بھی نہ کی اور دیکھتے ہی مراقبہ شروع کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت والا کی گرمیٔ نسبت سے اس درویش کی حالت غیر ہونے لگی، اور فرار کی کوشش کرنے لگا۔ ہر چند اسے روکا گیا مگر فوراً کانپتا ہوا چلا ہی گیا، اندازہ یہ ہوا کہ اگر وہ کچھ دیر اور ٹھہر جاتا تو حضرت والا اس کی گستاخی کی وجہ سے اس کی نسبت باطنی سلب کر لیتے۔

حضرت والا استدلال کے مقابلے میں وجدان کے قائل تھے، حالانکہ عام رجحان استدلال کی طرف تھا۔ مسئلۂ توحید میں آپ کو شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کی روش زیادہ پسند تھی (یعنی آپ بھی وحدت الوجود کے قائل تھے) میں اس مسئلہ کا تذکرہ آئندہ صفحات میں تفصیل سے کروں گا۔

اب ان کرامتوں کا تذکرہ کرنا ہے جو حضرت سے ظاہر ہوئیں اور اس ضمن میں تصرفات کا بھی ذکر آئے گا۔ یوں تو آپ سے بے شمار کرامتیں ظاہر ہوئیں، مگر میں صرف دو چار ہی کا ذکر کروں گا، یہ سب میرے ذاتی مشاہدے ہیں اور انھیں مجھ سے عمر میں بڑے لوگوں نے بھی دیکھا ہے۔

---

(۱) ایک ہونٹ آپ کی ملازمہ مسالہ پیس رہی تھی، آپ نے فرمایا بارش ہونے والی ہے۔ ملازمہ نے کہا میاں آسمان پر بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آتا اور نہ

Marfat.com

کہیں آندھی کے آثار ہیں۔ ابھی وہ کہہ رہی تھی کہ فوراً ابر نمودار ہوا اور دیکھتے دیکھتے موسلا دھار بارش ہونے لگی، ہلدی وغیرہ سل سے بہہ کر پانی میں بہنے لگی اور سارا مسالہ صاف ہو گیا۔

(۲)

ایک دن ایسا ہوا کہ موذن نے مغرب کی اذان دی، آپ نے فرمایا آج نماز صحن کے بجائے دالان میں پڑھی جائے اور اندر بھی کہلوا دیا کہ چارپائی وغیرہ ہٹا لی جائیں، نوکروں کو اب بھی پس و پیش تھا۔ لیکن آپ کے حکم کی تعمیل ضروری تھی، آپ تو یہ حکم دیکر نماز میں مصروف ہوئے اور ادھر اس قدر بارش ہوئی کہ جل تھل ایک ہو گئے۔

(۳) میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ایک بار ساتویں یا دسویں محرم کو حضرت امام حسین علیہ السلام و حضرت امام حسن علیہ السلام کی نیاز کا شربت تیار کیا گیا۔ فاتحہ کے بعد شربت تقسیم کر دیا گیا، کچھ بچ رہا۔ اتفاق سے آپ ادھر سے گذرے آپ کے پیر کی ٹھوکر سے شربت گر گیا، والدہ ناراض ہو کر فرمانے لگیں۔ واہ صاحب آپ نے سارا شربت ہی گرا دیا، اب مجھے دوبارہ تیار کرنا پڑے گا۔ آپ نے ناراض ہو کر جواب دیا، دیکھئے کہیں شربت گرا بھی ہے۔؟

Marfat.com

میرے بھائیوں نے بھی دیکھا اور خود والدہ صاحبہ کو نظر آیا کہ گرا ہوا شربت زمین سے اٹھکر کنسٹر میں سما گیا

(۴)

قاعدہ ہے کہ اولیاء اللہ کے بھی دشمن ہوتے ہیں، چنانچہ چند حاسدوں نے بلا وجہ آپ کے خاندان والوں پر جادو کرایا، تقریباً دو بجے رات کو آپ نے کشف سے معلوم کر لیا کہ گھر والوں پر سحر کیا گیا ہے، آپ نے چھوٹے بڑے سب گھر والوں کو بیدار کیا، پھر فرمایا کہ باوضو ہو کر میرے قریب آجاؤ۔ سب نے تعمیل ارشاد کی آپ صبح صادق تک قرآن مجید کی آیتیں اور رد سحر کی دعائیں پڑھ پڑھ کر دم کرتے رہے، صبح کی نماز کے بعد فرمایا کہ فلاں شخص نے جادو کیا تھا لیکن خدا کے فضل سے اس کا حربہ کامیاب نہ ہو بلکہ وہ جادو جادوگر کو لے ڈوبا اور اس کی اولاد کے آگے آیا

(۵)

دارا گنج کے راستہ میں ایک محلہ ہے مٹھی گنج حضرت والا جب بھی دراگنج تشریف لے جاتے مٹھی گنج راستہ میں پڑتا وہیں ایک رنگ ساز رہتا تھا۔ اس سے یاد اللہ تھی۔ بد قسمتی سے رنگ ساز برص کے موذی مرض میں مبتلا ہو گیا، آپ نے ایک بار فرمایا - میاں اپنا علاج کیوں نہیں کراتے۔ اس نے عرض کیا غریب پرور یہ تو لاعلاج مرض ہے۔ فرمایا۔ اچھا کسی صاف برتن میں میرے پاس پانی رکھوا دینا

Marfat.com

خاص اس وقت جب میں اشراق کی نماز پڑھتا ہوں، اس نے ایسا ہی کیا، آپ نے آیاتِ شفا پڑھ کر دم کیا، اس غریب نے کچھ پی لیا اور باقی پانی اپنے داغوں پر مل لیا۔ چالیس دن گزرے ہوں گے کہ وہ رنگ ساز خاصہ بھلا چنگا ہو گیا اور اس کے برص کے نشانات ہمیشہ کے لیے مٹ گئے۔

(۶)

ایک سال قحط پڑنے کا اندیشہ تھا بارش نہیں ہو رہی تھی، اسی زمانہ میں ایک مجذوب جسے لوگ میوہ لال کہتے تھے، عوام دعا کرانے گئے، اس نے پہلے تو ٹالا پھر بولا خدا نے چاہا تو دوشنبہ کو پانی برسے گا، اب کچھ لوگ حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا خدا کی رحمت کے منتظر رہو، انشاءاللہ جمعرات کو بارش ہوگی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا، دوشنبہ کو بوندا بوندی ہو کر رہ گئی اس کے بعد جمعرات کو موسلا دھار بارش ہوئی۔

(۷)

مصطفےٰ آباد جسے عوام دارا گنج کہتے ہیں راجہ ٹکیٹ رائے کے دھرم شالے کے متصل گنگا رام نامی ایک ہندو رہتا تھا۔ یہ راجہ ٹکیٹ رائے کے نائب کی اولاد میں تھا۔ ایک بار وہ حضرت کی محفل میں آیا، حضرت نے اس پر ایک نگاہ ڈالی اور وہ مشرف باسلام ہو گیا۔ آپ نے اس کا اسلامی نام عبداللہ

Marfat.com

رکھا، شیخ عبداللہ بڑے مرتبہ کو پہونچے، انھوں نے ساری عمر حضرت کے قدموں میں گذار دی، اوراد و اشغال جو اس خاندان عالی میں رائج تھے اس کی تعلیم شیخ صاحب کو دی گئی، انکا بس یہی مشغلہ تھا کہ شب و روز عبادات اور اذکار و اوراد میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دو بار حج و زیارت کی سعادت عطا فرمائی۔ ایک بار ۱۲۷۵ ہجری میں میرے ساتھ۔ دوسری بار غالباً ۱۲۸۵ ہجری میں تن تنہا۔ تیسری بار بھی ارادہ ہے۔ شاید اس بار ہجرت کا بھی عزم ہے۔ ان کی عمر تقریباً ۷۰ سال ہو گی۔ میرے غریب خانہ پر ہی قیام ہے۔ آپ کا شمار حضرت والا کے جلیل القدر خلفا میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حج و زیارت کی سعادت نصیب فرمائے۔

(۸)

شیخ عطاء اللہ کڑے کے رہنے والے تھے، اور حضرت کے دست گرفتہ، آپ کے خاص نیازمندوں میں ان کا شمار تھا۔ ایک بار انھوں نے عرض کیا۔ پیر و مرشد کیا عرض کروں میرا نام کسی نے مقدمہ میں گواہ کی حیثیت سے لکھا دیا ہے میری طبیعت گوارا نہیں کرتی کہ میں انگریزی عدالت میں جا کر خانۂ شہادت میں کھڑا ہوں آپ کچھ ایسی دعا فرمائیں کہ میرا وہاں کا جانا رک جائے۔ ساتھ ہی ساتھ میں یہ عرض

کیونکہ میری عدم حاضری سے مقدمہ پر کوئی خراب اثر نہ پڑے گا۔ اس مقدمہ میں میرے علاوہ دوسرے گواہ بھی ہیں۔ حضرت نے دعا فرمائی آخر کار عدالت نے شیخ صاحب کی حاضری معاف کر دی۔

(۹)

میری خاندانی جائداد کا ایک مقدمہ بنارس کی عدالت میں پیش تھا اپنی طرف سے برادر معظم جناب سید شاہ علی حسن مرحوم پیروی کر رہے تھے اسی زمانہ میں ایک شب آپ نے مراقبہ سے سر اٹھایا اور تین بار فرمایا خاتمہ بالخیر تیسرے دن بھائی صاحب مرحوم کا خط آیا کہ اللہ تعالیٰ نے مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائی۔ اسی وقت ہم سمجھے کہ خاتمہ بالخیر کا مدعا کیا تھا سچ ہے۔ قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

(۱۰)

ایک بار حضرت مراقبہ سے جیسے ہی فارغ ہوئے، عطر بیز ہوا کا ایسا جھونکا آیا کہ حاضرین محفل درود شریف پڑھنے لگے۔ حضرت شاہ حبیب اللہ محب الہیٰ نے ایک بار اس کرامت کا تذکرہ اپنے مریدوں سے کیا تھا خود مجھے بھی اس کرامت کا علم آپ ہی کے ذریعہ ہوا

(۱۱)

اکثر آپ کے لباس اور پسینے سے خوشبو کی لپٹیں آیا کرتی تھیں آپ

Marfat.com

کی مسند اور کلاہ مجھے تبرکاً ملی تھی۔ جب بھی بستار اکھولنے کا اتفاق ہوا ہمیشہ خوشبو سے لبریز پایا۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ ان ہی چیزوں کی برکت سے میرا بکس کیڑوں سے خالی نہیں رہا۔

فصل سوم و چہارم ـــ

آپ کی طالب علمی وجانشینی کا تذکرہ

حضرت والا نے اپنی طالب علمانہ زندگی کی ابتدا اپنے والد علام سے کی سب سے پہلے آپ نے حضرت سے قرآن شریف پڑھا۔ پھر دوسرے اساتذہ سے فارسی اور دینیات کا درس لیا۔ حضرت والا کے والد ماجد حضرت شاہ رفیع الدین قدس اللہ سرہٗ اپنے وقت کے خدارسیدہ بزرگ تھے۔ بہت جلد انھوں نے فیصلہ کیا کہ اب خاندانی نسبت منتقل کرنے کا وقت آگیا ان کی ایک نگاہ کیمیا اثر کا کرشمہ اور نسبت اشراقیہ کا یہ ایک جلوہ تھا کہ آپ کا سینہ آئینہ کی طرح چمکنے لگا اور آپ کسی کے جمال جہاں آرا کے نظاروں میں اتنے محو ہوئے کہ دنیا کی ساری لذتیں اس کے آگے ہیچ ہوگئیں۔

بہت جلد آپ نے معرفت وسلوک کے مراحل طے کر لیے، اور عشق حقیقی میں مانند شمع گھلنے لگے۔

Marfat.com

جذب کا یہ عالم تھا کہ دنیا کی ہر چیز ترک کردی، فقیرانہ لباس اور درویشانہ انداز اختیار کیا۔ لیکن تسکین نہیں ہوئی۔

ع ۔ اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی۔

اسی عالم میں وطن کو خیرباد کہا، سیاحت اور درویشی اختیار کی بلاکشاں محبت، کوئے یار روند، دریا پہاڑ کی خاک چھانی، جہاں کہیں بھی وجد وحال کی محفل ہوتی کشاں کشاں پہونچتے۔

اسی مستی کے عالم میں لکھنؤ جانے کا اتفاق ہوا۔

ع ۔ مستی پیرم زسرتاپا مرا رندانہ کرد"

ایک روز دور کہیں کوئی گنگریا چکارا بجارہا تھا، اس نغمہ زار کا آپ پر یہ اثر ہوا کہ آپ —— مجسم کیف ومستی ہو گئے اور زبان حال سے فرمانے لگے۔

" از کجا می آید ایں آواز دوست"

یہ کیفیت تمام دن رہی۔ گنگریا جہاں جہاں گیا، آپ خود فراموشی کے عالم میں اس کے ساتھ ساتھ رہے۔ اس موقعہ پر یہ شعر آپ کے حسب حال تھا۔ ؎

کسانیکہ یزداں پرستی کنند ‏ ‏ ‏ بآواز دولاب مستی کنند

بالآخر یہ سفر ختم ہوا، آپ نے پھر وطن کی صورت دیکھی۔ درِ دولت پر

Marfat.com

حاضر ہو کر والد ماجد کے قدموں پر سر رکھدیا۔ اور آپ کے پدر بزرگوار کو حق کا ہر لمحہ یادِ خدا میں وقف تھا۔ اور حق کا ہر فعل سرورِ کائنات کے اسوۂ حسنہ کی نقل تھا، آپ کی یہ ادا پسند نہ آئی، انھوں نے آپ سے ساری نسبتیں سلب کر لیں۔ اب کیا تھا، ایک افسردگی کا عالم تھا۔ وہ سارا جذب و شوق ختم ہو گیا۔ زبانِ حال سے شکایت کی جس کا جواب ملا۔

وہ تو ملتا پر اے دلِ کم ظرف
تجھ کو ملنے کا حوصلہ نہ ہوا

کچھ دنوں تک یہ کیفیت رہی آخر آپ کے والد ماجد کو آپ کی بیقراری پر رحم آیا۔ اور زبانِ فیض ترجمان سے فرمایا کہ منزلِ جاناں قریب ہی ہے چندے توقف کرو اسی زمانہ میں فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تعمیل میں آپ کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔ گھر بار کی ذمہ داری آپ کو اٹھانی پڑی۔ یہ سب کچھ تھا مگر خمار اب بھی باقی تھا، اور آپ نشۂ توحید سے سرمست تھے آپکے پیر و مرشد پدر عالی مقام نے دوبارہ توجہ دی وہ ساری نعمتیں اور امانتیں جو اس خاندانِ عالی شان سے منتقل ہوتی چلی آئی تھیں، آپ کو عطا کر دیں۔ چنانچہ آپ کی ذات سے فیض کا وہ دریا جاری ہوا جس کی نظیر نہیں۔

آپ کے جدِ امجد قدس سرہ کا آپ پر خاص کرم تھا۔ رفتہ رفتہ آپ فنا فی اللہ کے مرتبہ پر پہنچ گئے۔

Marfat.com

ہمت او ہر خرف عذر اعوز کنند   حکمت او ہر تہی را پر کنند

حالت یہ تھی کہ روئیں روئیں سے آواز نفی واثبات کی سنی جاتی تھی، میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ آخر عمر میں آپ کسی کی گفتگو کانوں کو بند کئے بغیر سن نہیں سکتے تھے۔ میں نے عرض کیا حضور والا اس کا کیا سبب ہے کہ آپ کسی کی گفتگو سنتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے کان بند کر لیتے ہیں، فرمایا ہر وقت میرے کانوں میں صدائے الّا اللہ گونجتی رہتی ہے اس لئے کان بند کرنے پڑتے ہیں ؎

سر دیں مارا خبر او را نظر   ما درون خانہ او بیرون در

آپ کی ذات قدس صفات، شمع ازل کا پروانہ تھی آپ نے اپنی ذات کو فنا کر دیا تھا۔

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز   کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد

آپ کے پیر و مرشد علوم ظاہری میں بھی دخل رکھتے تھے، انھوں نے علم طب پایۂ تخت دلی میں حاصل کیا۔ اور اس میں انھیں ایسا کمال حاصل تھا کہ اس زمانہ میں مسیح الملک آپ ہی کو سمجھا جاتا تھا۔ آپ کا ایک مشہور واقعہ ہے جس سے آپ کی طبی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایک بار مریدین اور معتقدین کے جھرمٹ میں آپ اپنی آبائی نشست گاہ پر تشریف فرما تھے دریائے جمنا سے اشنان کر کے اور اپنے دستور کے مطابق

Marfat.com

پیشانی پر ٹیکہ لگائے ایک ہندو واپس آرہا تھا۔ اتفاق سے وہ آپ کے در دولت سے ہو کے گذرا۔ اچانک آپ کی نگاہ اس کے چہرے پر پڑی آپ نے حکم لگایا کہ گھر پہونچتے پہونچتے یہ شخص زندہ نہ بچے گا۔ جب یہ عجیب وغریب پیشین گوئی آپ نے فرمائی تو اس کو دیکھنے کے لئے دو مریدین نے اس شخص کا پیچھا کیا، خدا کا کرنا کچھ ایسا ہوا کہ وہ شخص گھر کی دہلیز میں داخل ہوا۔ بھیگی ہوئی دھوتی چارپائی پر پھیلا دی اور خود چارپائی پر دراز ہوا اور دیکھتے دیکھتے مر گیا۔ ع

اجل کیا ہے خمار بادۂ ہستی اتر جانا

دونوں مرید گھر سے ذرا دور یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ اچانک اس ہندو کی ماں اندر سے آئی اور اپنے لڑکے کو آوازیں دینے لگی۔ مگر اب وہاں کیا رکھا تھا۔ "صدائے برنخواست" ماں رو رو کر جان دینے لگی اور اشکوں سے منہ دھونے لگی، دونوں مرید وہاں سے اس خیال سے چلے آئے کہ مبادا اس اچانک موت پر محلہ والے انھیں کو مورد الزام ٹھہرا دیں، بہرحال وہ دونوں آپ کی خدمت میں پہونچے اور سارا واقعہ بیان کیا ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دریافت کیا کہ حضور والا ہماری حیرت کو آپ ہی رفع کریں۔ یہ معمہ سمجھ میں نہیں آیا۔ آیا آپ نے یہ پیشین گوئی بحیثیت ایک ولی کے فرمائی یا بحیثیت طبیب کے آپ نے فرمایا کہ اس وقت تو میں نے علم طب کی رو سے یہ بات کہی تھی اس

Marfat.com

اس کی وجہ کیا تھی وہ بھی سنو۔ واقعہ یہ تھا کہ وہ جمنا سے چل کر آیا تھا اور اس کا قشقہ اتنا وقت گذرنے کے بعد بھی خشک نہ ہوا تھا۔ حالانکہ جمنا یہاں سے یون میل ہے میں نے محسوس کیا کہ اس کی حرارت غریزی ختم ہو چکی ہے ۔ جیسے ہی یہ شخص کہیں بیٹھے گا اس کی روح پرواز کر جائے گی ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آپ کی کرامتیں اگر جمع کی جائیں اس کے لیے دفتر درکار ہے ، مشتے نمونہ از خروارے ۔ چند کرامتیں صرف اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آئندہ نسلوں کے سینہ میں نیک بننے کی امنگ پیدا ہو۔ ع

" گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را "

ایک بار حضرت والا کے مریدین با اخلاص جمع تھے ، آپ نے وضو کے بعد دوبارہ وضو فرمایا اور پانی کا آفتابہ لے کر چند قدم چلے جیسے کسی کتے کو ڈانٹ رہے ہیں اور پانی کو اس انداز سے پھینکا جیسے پتھر پھینکا جاتا ہے ۔ اس کے بعد تشریف فرما ہوئے کسی کی ہمت نہ ہوئی جو حقیقت حال دریافت کرتا ۔ ابھی چند ہی مہینے ہوئے تھے کہ آپ کا ایک مرید حاضر خدمت ہوا اور دست بستہ تسلیمات عرض کرنے کے بعد یوں عرض پرواز ہوا کہ اگر سرکار خدا کے حکم سے دستگیری نہ فرماتے تو بھیڑیئے مجھے ہلاک ہی کر دیتے اس وقت حاضرین محفل کو حقیقت حال کا پتہ چلا۔

Marfat.com

(۲) ایک مرتبہ آپ حجرۂ مبارک میں نماز میں مشغول تھے کہ کہیں سے کوئی شامت زدہ چور آ گیا۔ خدا کی قدرت جیسے ہی وہ داخل ہوا اس کی آنکھوں کی بصارت زائل ہونے لگی۔ سبحان اللہ گئے تھے چوری کرنے الٹی آنتیں گلے پڑیں۔ آپ نے فرمایا کہو میاں کیا حال ہے۔ اس نے عرض کیا حضور والا میں چوری کی نیت سے آیا تھا۔ یہاں یہ افتاد پڑی دعا فرمایئے میری آنکھوں میں روشنی آجائے۔ آپ نے فرمایا پہلے وعدہ کرو کہ آئندہ میرے گھر میں یا میری اولاد کے گھروں میں چوری نہ ہو گی۔ اس نے صدق دل سے یہ وعدہ کیا۔ آپ کی دعا سے اس کی آنکھوں میں روشنی آ گئی۔

آپ نے فرمایا جاؤ اپنی راہ لو۔

دوستاں را کجا کنی محروم   تو کہ با دشمناں نظر داری

(۳)

عہد سلطنت نواب وزیر میں عام بدامنی کی بنا پر اقتصادی بدحالی حد سے گزر چکی تھی۔ حکومت کا خزانہ خالی ہو رہا تھا۔ اسی لئے حکومت معافیاں ضبط کر رہی تھی۔ اسی لپیٹ میں حضرت والا کا علاقہ آ گیا اُسے بھی سلطنت اودھ نے ضبطی میں لے لیا۔ اور ایک سال آپ کو آپ کے علاقہ سے آمدنی کچھ نہ ہوئی۔ اتفاق سے حکومت کا ایک بڑا عہدیدار دورہ کرتا ہوا الہ آباد پہنچا۔ اور ایک دن صرف حضرت کے جمال جہاں آرا

کا مشتاق ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ کچھ دیر رسمی باتیں ہوتی رہیں اثنائے گفتگو میں آپ نے شکایتاً فرمایا کیوں صاحب میرا علاقہ بھی حکومت کی ہوس کا شکار ہو گیا۔ یہ کہہ کر جوں ہی اس کے زانو پر ہاتھ رکھا وہ کرسی سے نیچے آگیا۔ (آپ کی عادت تھی کہ گفتگو کے وقت اپنے مخاطب کے زانو پر ہاتھ رکھکر بات کرتے تھے)۔ اس عالم میں آپ نے فرمایا، پروانۂ واگذاری پر دستخط کر دو۔ اس پر آپ کی ایسی ہیبت طاری تھی کہ اس نے سر نہ اٹھایا۔ اسی حالت میں قلم دان طلب کیا ؎

ہیبت حق است ایں از خلق نیست ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست

پروانہ پر اپنے دستخط ثبت کیے۔ پھر حضرت والا سے رخصت چاہی، اور اپنے ڈیرہ پر واپس آیا۔ ماتحت افسروں نے عرض کیا۔ سرکار یہ کیا ماجرا تھا۔ آپ ایک بوریہ نشین فقیر سے کیسے مرعوب ہو گئے۔ حد یہ کہ زمین پر بیٹھ کر آپ نے فرمان پر دستخط کیے۔ اس نے کہا اگر خدانخواستہ حضرت والا کے حکم سے سرتابی کرتا تو شیر مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے افسروں نے حیرت سے پوچھا، حضور! شیر! اس نے کہا تم کیا جانو جس وقت حضرت والا نے اپنی آستین الٹیں، ان میں سے دو شیر آموجود ہوئے اور مجھ پر حملہ کرنے کا قصد کیا۔ اس عالم میں سوائے تعمیل حکم کے مجھ سے کچھ نہ بن سکا۔ ابھی دستخط سے فارغ ہوا تھا کہ وہ دونوں شیر نظروں سے غائب

Marfat.com

ہو گئے اور میں دوبارہ کرسی پر بیٹھ سکا۔ ان افسروں نے جو گورنر کے پاس تھے گورنر کے قول کی تصدیق کی ۔

قلندراں کہ بتسخیر آب و گل کوشند ‌ ‌ ‌ ‌ بشاہ تاج ستانند و خرقہ می پوشند

حضرت شاہ رفیع الزماں رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلۂ قادریہ اپنے خال محترم حضرت مولانا محمد قائم سے حاصل کیا تھا اور انھوں نے یہ سلسلہ اپنے والد ماجد حضرت مولانا شاہ عبداللطیف سے شروع کیا تھا۔ پورا شجرہ مندرجہ ذیل نقشہ سے واضح ہو سکے گا۔

۱۔ سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،
۲۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ،
۳۔ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام،
۴۔ حضرت امام علی زین العابدین رح،
۵۔ حضرت امام محمد باقر رح،
۶۔ حضرت امام جعفر صادق رح،
۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رح،
۸۔ حضرت امام علی رضا رح،
۹۔ حضرت معروف کرخی رح،
۱۰۔ حضرت سری سقطی رح

Marfat.com

۱۱۔ حضرت جنید بغدادی رح
۱۲۔ حضرت شیخ شبلی رح
۱۳۔ حضرت عبدالواحد یمنی رح
۱۴۔ حضرت ابوالفرح طرطوسی رح
۱۵۔ حضرت ابو علی رح
۱۶۔ حضرت شیخ ابو سعید رح
۱۷۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رح
۱۸۔ حضرت نجیب الدین رح
۱۹۔ حضرت شہاب الدین رح
۲۰۔ حضرت بہاء الدین رح
۲۱۔ حضرت ابوالفضل صدرالدین رح
۲۲۔ حضرت خواجہ ابوالفرح رکن الدین رح
۲۳۔ حضرت جلال الدین بخاری رح
۲۴۔ حضرت قوام الدین صادق رح
۲۵۔ حضرت خواجہ قوام الدین عاشق رح
۲۶۔ حضرت خواجہ مبارک رح
۲۷۔ حضرت شاہ محمود رح

Marfat.com

۲۸۔ حضرت سلطان قاسمؒ

۲۹۔ حضرت راجو محمد جونپوریؒ ۳۰۔ حضرت شاہ عبداللطیف

۳۱۔ حضرت مولانا سید شاہ محمد قائمؒ

۳۲۔ حضرت شاہ سید رفیع الزماںؒ (قطب وقت)

حضرت شاہ رفیع الزماں رحمۃ اللہ علیہ کے جد نامدار قطب الاقطاب حضرت مولانا سید شاہ عبداللطیفؒ نجیب الطرفین سید تھے، آپ کا شمار الہ آباد کے شہرہ آفاق بزرگوں میں ہوتا ہے۔ شہنشاہِ ہندوستان اکبر اعظم کے عہد میں آپ بنگال کے طرفدار و جاگیر دار تھے۔ یکایک آپ کی قسمت کا ستارہ چمکا اور تائید غیبی آپ کے شامل حال ہوئی یعنی جونپور کے مشہور بزرگ حضرت راجو محمد کی نگاہ انتخاب آپ پر پڑی اور آپ نے ملکہ اشراقیت سے آپ کے آئینہ دل کو چمکا دیا ؎

شاہ اشرف کہ او ز نیم نگاہ خاک را زر کند گدا را شاہ

پیر و مرشد کے فیض صحبت سے حکومت اور ریاست سے طبیعت ہٹی درویشی اور فقیری کا دور دورہ شروع ہوا۔ اوجھی پور میں خانقاہ (دائرہ) کی داغ بیل ڈالی۔

سالہا سال کی ریاضت اور عبادت رنگ لائی۔ آپ کو قطبیت عظمیٰ کا منصب عالی تفویض ہوا۔ صدہا تصرفات و کرامات آپ سے صادر ہونے لگیں۔

Marfat.com

ع یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

یہ حکایت سننے کے لائق ہے کہ ایک بار ایک غیر مسلم خدمت والا میں حاضر ہوا۔ یہ شخص ہندو مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ اور کیمیا گری اس کا پیشہ تھا۔ چونکہ آپ کی خانقاہ میں مذہب وملت کی کوئی قید نہ تھی۔ اس ہندو کی بھی خاطر ہوئی۔ اور آپ کی فیاضی اور سیر چشمی نے اس کا دل موہ لیا۔ رخصت ہوتے وقت اس نے ایک حقہ ناریل نذر کیا۔ اس ناریل میں اکسیر بھری ہوئی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا اس میں کیا ہے۔ عرض کیا۔ اکسیر ہے۔ حضور نے اگر شرف قبول بخشا تو ہم چشموں میں عزت افزائی کا باعث ہوگا۔ آپ نے ناریل لیکر دیوار پر مار دیا۔ ناریل دو ٹکڑے ہوگیا۔ اور ساری اکسیر بہہ گئی ہندو نے حیران ہوکر عرض کیا۔ حضور والا یہ قابل قبول نہ تھی تو برباد کرنے سے کیا فائدہ کہ مس خام کو کندن بنانے میں کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ پہلے مس فراہم کی جاتی ہے۔ پھر اسے تپایا جاتا ہے۔ پھر اکسیر کی مدد سے عیار خالص بنتا ہے۔ کسی کے پاس اتنا وقت کہاں ہے اور اس صبر آزما مرحلہ سے کون عہدہ برآ ہوسکتا ہے۔

ع عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب

اسکے بعد آپ نے اس ہندو سے ایک مٹی کا ڈھیلا طلب کیا۔ اس نے حکم کی تعمیل کی۔ آپ نے اس ڈھیلے پر نگاہ ڈالی وہ ڈھیلا سونے کا ڈلہ بن گیا

Marfat.com

فرمایا اسے لیجاؤ اور یہ تمہارا زاد سفر ہے۔ ہندو نے قدرت خداوندی کا مشاہدہ کیا۔ حیرت زدہ ہوا اور اپنی راہ لی۔

حضرت سید شاہ عبد اللطیف قدس اللہ سرہٗ کی تصنیفات میں ایک مختصر سی کتاب توحید کے موضوع پر آپ کی یادگار ہے۔ اس کتاب کو میرے خاندان کا ہر فرد حرزِ جاں بنا کر رکھتا ہے۔ خود حضرت والا بھی بجز معتقد خاص یا مرید با اخلاص کے کسی دوسرے کو اس کے دیکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ یہ کتاب اگرچہ بہت ہی مختصر ہے۔ مگر علمی مشکلات کے حل کرنے کے لئے خضرِ راہ کا کام دیتی ہے۔

حضرت ممدوح کی شخصیت بڑی بارعب تھی چہرہ سے جلال الٰہی عیاں تھا کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ آپ کو نظر بھر کر دیکھ سکے۔ جب آپ مکان تشریف لاتے چھوٹے بڑے دم بخود ہو جاتے۔ ایک بار آپ گھر میں تشریف فرما تھے صاحبزادہ والا قدر مولانا محمد قائم اُس وقت دسترخوان پر تھے۔ اتفاق سے آپ کی نگاہ پڑ گئی۔ آپ نے صاحبزادے سے مخاطب ہو کر فرمایا، بیٹے علم کی لذت سے بھی آشنا ہو۔ یہ سنکر صاحبزادہ کا حال یہ کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ جواب کیا دیتے خاموش رہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت والا کو منصب سجادگی کی بنا پر خانقاہ میں آئے ہوئے مریدین کی اصلاح و تربیت سے فرصت ہی نہیں ملتی تھی۔ گھر کی خبر کون

Marfat.com

لیتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اولاد کی تعلیم کی طرف توجہ نہ ہو سکی۔ اور جناب مولانا محمد قائم کا بچپن یوں ہی گذر گیا اور جوانی کی سرحدیں شروع ہو گئیں۔ ہنوز آپ زیور علم سے آراستہ نہیں ہوئے تھے۔ صاحبزادہ کی خاموشی نے آگ پر تیل کا کام کیا اور آپ نے انتہائی غصہ کے عالم میں صاحبزادہ کی طرف رخ کیا اور انھیں گرا کر ان کے سینے پر بیٹھ گئے اور مکرر اپنا سوال دہرایا کہ عمر عزیز کیوں ضائع کرتے رہے۔

عزت یوسف ہے یہ وقت عزیز، میر اس کو رائگاں کھوتا ہے۔ کیا حضرت والا کے اس قہر کے انداز سے صاحبزادہ کی جان پر بنی تھی اور گھر میں کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ قریب آ کر صاحبزادہ کو چھڑا سکے۔ آخر ایک کنیز نے باہر جا کر مریدوں کے حلقہ میں فریاد کی صاحبو صاحبزادہ کی جلد خبر لو ورنہ آج اعلیٰ حضرت کے ہاتھوں ان کا بچنا مشکل ہے۔ ایک بہت ہی خاص مرید فریاد سن کر خاص محل تک پہونچا۔ بیبیوں سے پردہ کرنے کو کہا حضرت والا کو بڑے ادب سے آپ کے سینے سے ہٹایا۔ اور عرض کیا حضور اب درگذر فرمائیں۔ آئندہ صاحبزادے علم سے بے توجہی نہیں برتیں گے۔ آخر حضرت والا صاحبزادہ کے سینہ سے اترے اور دیوان خانہ جا کر تشریف فرما ہوئے۔ صاحبزادہ کو دیکھا گیا تو نبض چل رہی تھی۔ بہر حال تین دن ایک خاص طریقہ علاج سے ان کے بدن میں گرمی

Marfat.com

پہنچائی جاتی رہی (آرمینیا میں ایک خاص قسم کی گھاس ہوتی ہے جسے یوس کہتے ہیں، ہندوستان میں جیسے آبریشم ہوتا ہے اس گھاس کو کوٹ کر اس کی شاخیں بنا کر مریض کے سینہ اور پیٹ پر باندھتے ہیں چنانچہ آبریشم سے ان کے سینہ اور پیٹ کو محفوظ کر دیا گیا) آخر کار حرارت غریزی اپنے معمول پر آگئی تیسرے دن افاقہ ہوا اور آپ نے اشارے سے پیشاب کرنے کے لیے کہا تیسرے دن پیشاب کرنے کے بعد پھر بیہوش ہو گئے دوبارہ ہوش آنے کے بعد اصل علاج شروع ہوا۔ دل و دماغ کی طاقت کی دوائیں استعمال کرائی گئیں۔ اس واقعے کے تقریباً چالیسویں دن آپ نے غسل صحت کیا اور طلب علم کی خاطر گھر سے بے گھر ہوئے کتاب بغل میں دابی اور چل دیئے ؎

چلی ہے لے کے فرنگ کے نگار خانے میں بہ شراب علم کی لذت کشاں کشاں مجھکو

.... ہندوستان میں جونپور علم کا مرکز تھا

آپ نے بھی وہیں کا قصد کیا وہاں پہنچ کر آپ نے اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کا ثبوت دیا اور بہت جلد آپ کی ذہانت اور قابلیت کے جوہر کھلنے لگے۔ جونپور کے ممتاز ترین علماء میں آپ کا شمار ہونے لگا تھا۔ اگرچہ آپ فارغ التحصیل ہو چکے تھے۔ اور آپ کے اساتذہ آپ سے مطمئن تھے مگر آپ نے درس کا سلسلہ جاری رکھا کچھ نہ کچھ پڑھتے پڑھاتے رہے۔ آپ

Marfat.com

کے خاص استاد نے بھی آپ سے فرمایا کہ اب تمہیں پڑھنے کی ضرورت نہیں جب اصرار حد سے بڑھا تو آپ نے جونپور کو خیرباد کہا۔ دہلی پہنچے۔ طالب علم کی قابلیت کا امتحان اور اس کی سمجھ دانی کا بھرم اس عہد کے دستور کے مطابق محفل مناظرہ میں کھلتا تھا۔ مولانا محترم بھی اس آزمائش سے گزرے اور سرخ رو ہو کر نکلے۔ دہلی کے بعد لکھنؤ شمالی ہند کا علمی مرکز تھا فرنگی محل کی دھاک جمی ہوئی تھی۔ آپ نے بھی لکھنؤ کا قصد کیا۔ لکھنؤ کے مشاہیر علما سے آپ کے مناظرے ہوئے، خدا کا فضل شامل حال تھا۔ یہاں بھی ہر محفل میں آپ ہی شمع محفل تھے۔ اور آپ ہی کے دستار پر علم و دانش کی کلغی سجتی رہی۔ کچھ دنوں کے بعد لکھنؤ سے بھی روانگی کا قصد کیا اور وطن کی راہ لی۔ راہ میں پرگنہ چائل پڑا۔ اسی پرگنہ میں ایک موضع ہے عالم چند۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ نواب نجف خاں بھی وہیں پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں۔

منعم بہ کوہ و دشت بیاباں غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت

تھکن کی وجہ سے آپ کو تشنگی محسوس ہوئی۔ نواب صاحب کے ملازم کو دیکھا کہ خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہے جا کر پانی طلب کیا۔ اس نے بے اعتنائی برتی (یا یوں کہیے رعونت دکھائی) پانی کو ترسایا۔ آپ پر اس بات کا بڑا اثر ہوا

Marfat.com

اپنی غریب الوطنی اور بے مائگی کا شدت سے احساس ہوا۔ موقع کے مناسب اشعار پڑھکر اپنے جذبات کا اظہار کیا اور آگے بڑھ گئے۔ اشعار ایک تو عربی وفارسی کے تھے، دوسرے بہت ہی پُر اثر تھے۔ اتفاق سے اس وقت نواب صاحب خیمہ کے اندر چہل قدمی میں مصروف تھے۔ نواب صاحب خود بڑے باذوق تھے۔ شعر وسخن کا اچھا مذاق رکھتے تھے اشعار سنکر پھڑک اٹھے، دربان کو حکم ہوا کہ جاکے آپ کو واپس لے آئے۔ لیکن آپ نے تشریف آوری سے انکار کیا۔ اب نواب صاحب نے بنفس نفیس خیمہ سے باہر آکر آپ کو آواز دی اور اپنا انتہائی اشتیاق ظاہر کیا۔ بالآخر آپ جب واپس آئے، نواب صاحب خیمے کے اندر آپ کو لے گئے۔ ہاتھ منہ دھلوایا، دسترخوان بچھوایا نواب صاحب نے خود بھی آپ کے ساتھ خاصہ تناول کیا۔ دسترخوان اٹھ جانے کے بعد بڑی پر لطف محفل جمی جس میں زیادہ تر علمی مسائل زیر بحث رہے۔ نواب صاحب کا یہ عالم کہ وہ آپ کی ہمہ دانی پر حیران۔ دل ہی دل میں آپ کی ذہانت وفطانت کی تعریف کرتے اور آپ سے ان کی گرویدگی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ نواب جس مسئلہ کو چھیڑتے معلوم ہوتا کہ بس آپ کا یہی موضوع ہے۔ نواب صاحب پہلے ہی گرویدہ تھے۔ اس قابلیت اور ذہانت کو دیکھکر قربان ہو گئے۔ بڑے ادب سے عرض کیا کہ کاش علم وادب کی یہ محفل برقرار رہتی اور آپ یونہی چہکتے

Marfat.com

رہتے۔ اس سے بڑھکر کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے کہ میں بھی آپ کے دامان علم سے فیضیاب ہوتا۔ آپ نے فرمایا۔ مزید قیام میرے لئے ناممکن ہے اس کیلئے والد محترم کی اجازت ضروری ہے۔ نواب صاحب نے اسی وقت سواری کا حکم دیا اور صاحبزادہ محترم کو ساتھ لیتے ہوئے خانقاہ آسمان جاہ حضرت شاہ عبداللطیف میں حاضر ہوئے۔ حضرت والا اس وقت مراقبہ فرمارہے تھے۔ صاحبزادہ صاحب آکر دست بستہ کھڑے ہو گئے ساتھ ہی ساتھ نواب صاحب بھی اسی ہیئت میں کھڑے رہے۔ حضرت والا قدر نے مراقبے سے سر اٹھایا تو صاحبزادہ صاحب کو موجود پایا۔ فرمایا میاں علم دین سے کچھ واقفیت حاصل ہوئی ، عرض کیا کچھ علمی سوالات کریں خدا کی ذات سے امید ہے غلام ان کا جواب شافی دے گا۔ حضرت والا نے جس مسئلہ کو دریافت کیا صاحبزادہ صاحب نے بڑی شائستگی اور سلیقہ سے جواب دیا۔ کچھ دیر یہ امتحان ہوتا رہا۔ اس کے بعد کا منظر بہت ہی پر اثر تھا کہ باپ نے بیٹے کو گلے سے لگایا۔ پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا

اب آنکھیں رستی ہیں دو دو پہر بند

اس کے بعد فرمایا آپ کی تعریف ؟ صاحبزادہ نے نواب صاحب کا تعارف کرایا ساتھ ہی ساتھ آنیکا مقصد بیان کیا۔ آپ نے یہ سنکر ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

"فرزند فقیر کجا رود، نانِ جویں خوردن و بر زمین نشستن بہ است
کہ در خدمت سلطاں دست بستہ استادن"!

آپ کا یہ جواب آب زر سے لکھنے کے لائق ہے مطلب یہ ہے کہ اس فقیر بے نوا کا فرزند جگر بند دنیا طلبی کے لئے کہاں جائے گا۔ بادشاہوں کے سامنے دست بستہ کھڑے رہنے سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ جو کی روٹی کھائی جائے اور فرش زمین پر سو کر زندگی کاٹ دی جائے۔

بہرحال آپ نے صاحبزادہ صاحب کو نواب صاحب کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں دی۔ نواب صاحب بصد حسرت و یاس رخصت ہوئے[1]

حضرت شاہ عبداللطیف صاحب سلسلۂ قادریہ میں بیعت تھے صفائے قلب و نظر کی طرف آپ کی خاصی توجہ تھی۔ اسی طریقہ سے آپ کو فنا فی اللہ کا رتبہ ملا۔ آپ یاد الہٰی کے خمار میں ایسے سرشار تھے کہ دنیا کو تج دیا۔ یاد خدا میں ہر چیز سے بے نیاز تھے۔ واقعی ولایت اس کو کہتے ہیں۔ آپ نے ولایت کی ساری منزلیں طے کر لی تھیں۔ بس آپ تھے اور شب و روز کی ریاضتیں اور مشقیں۔ اسی وجہ سے تصنیف و تالیف کی طرف بھی خاص توجہ نہ ہو سکی جیسا کہ گذشتہ سطروں میں لکھا جا چکا ہے۔

صاحبزادہ محترم کی تشریف آوری کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ آپ کی علالت کا سلسلہ شروع ہوا اور اسی حالت میں یکشنبہ کا دن تھا

[1] حضرت شاہ محمد قائم کے نام موضع منور پی کا فرماں معافی نواب نجف خاں ہی کے ذریعہ آیا تھا۔

Marfat.com

جب آپ نے یہ خواہش کی کہ تمام عزیز و اقارب نیز خلفا وغیرہ قریب آجائیں حکم کی تعمیل ہوئی۔ آپ نے فرداً فرداً ہر شخص کو ملاقات کا موقع دیا پھر یہ ارشاد ہوا کہ چند سانسیں ابھی باقی ہیں۔ میری تمنّا ہے کہ یہ قیمتی لمحے خدا کی یاد ہی میں بسر ہوں۔ دوسرے دن جمعہ تھا نماز کے بعد تقریباً تمام مریدین، معتقدین و اعزہ کی باریابی ہوئی۔ آپ کے خاص اعزہ و خلفا موجود تھے اس وقت آپ نے باواز بلند کلمۂ شہادت پڑھا پھر چادر سر سے اوڑھ لی اور جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن"

اسی روز خاندانی قبرستان میں اس پیکر روحانیت کی تدفین ہوئی آپ کا وصال جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کی وفات سے پہلے ہوا۔ وفات کی خاص تاریخ یا سنہ ولادت اور سنہ وفات کا علم مجھے قطعی طور پر نہ ہو سکا...... مگر اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ حضرت کا کتب خانہ آتش زنی میں برباد ہو گیا تھا۔ پرانی خاندانی کتابیں مجھے دستیاب نہ ہو سکیں۔

مندرجہ بالا سطروں میں حضرت شاہ رفیع الزماں قدس اللہ سرہٗ اور ان کے شیوخ کا تذکرہ تھا۔ خود حضرت شاہ رفیع الزماں قدس اللہ سرہٗ کا وصال ۱۲۰۶ھ میں ہوا۔ برادر محترم معلی القاب جناب سید شاہ محمد حسن صاحب نے

Marfat.com

آپ کی تاریخ وفات کہی ہے ۔ برادر محترم شاعری میں اشرف تخلص فرماتے تھے ۔ تاریخ وفات ملاحظہ ہو ۔

رفیع الزماں شاہ عالی مقام　　بدیع الزمان و سر اہل دید

" حضرت شاہ رفیع الزماں بڑے پایہ کے بزرگ تھے ، فصاحت و بلاغت میں اپنے عہد کے بدیع الزماں اور سر گروہ اصفیا تھے ۔ "

زخمخانہ عشق در جام شوق　　چو او کس مے عشق کمتر کشید

" عشق الٰہی کے میخانہ میں جیسی رندی و سرمستی آپ نے دکھائی اس کی نظیر نہیں ۔ شراب وصل کے ساغر جیسے آپ نے لنڈھائے وہ بایدو شاید کسی کو نصیب ہوئے ہوں ۔ "

ہمہ دیدہ از بہر دیدار حق　　چو او عارف چشم گیتی ندید
گذشت از جہاں بر تمنائے وصل　　چو در گوش خود مژدۂ حق شنید

" آپ کی آخری خواہش وصل الٰہی تھی ۔ اسی عالم میں آپ دنیا سے رخصت ہوئے ۔ آپ کیلئے کیا کم فخر ہے کہ آپ نے اپنے کانوں سے مژدۂ خداوندی سنا

بتاریخ آں کرد اشرف چو فکر　　بگفتم بلے در بہشت آرمید

" میں نے آپ کی تاریخ وفات کے بارے میں غور کیا تو بے اختیار میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ۔ آپ فردوس بریں میں محو خرام ہیں ۔ "

۱۲۰۸ھ

Marfat.com

پانچویں فصل آپ کی تصنیفات اور آپ کے صاحبزادگان والاتبار

قلندر جز دو حرف لا الٰہ کچھ بھی نہیں رکھتا
فقیہ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا

گذشتہ سطروں میں گذر چکا ہے کہ حضرت والا کو خاص طور سے علوم دینیہ میں مہارت حاصل کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ کیونکہ آپ کے شب و روز عبادت و ریاضت کے لئے وقف تھے۔ اس کے باوجود علوم دینیہ سے آپ کی واقفیت اور دلچسپی برقرار رہی۔ اولاد کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی اور ماشاء اللہ صاحبزادوں میں تقریباً سب ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوئے اور علمی دنیا میں آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ حضرت والا کو اللہ تعالیٰ نے سات فرزند عطا فرمائے تھے۔

(۱) حضرت سید شاہ ظہور الحسن مرحوم۔

یہ حضرت والا کے بڑے صاحبزادے تھے اور حضرت سے بیعت بھی تھے۔ آپ کا انتقال ۱۲۷۶ھ میں ہوا۔ آپ کی تاریخ وفات درج ذیل ہے

ظہور الحسن شاہ اہل صفا — زہے عابد و پاک تقویٰ نژاد

"جناب شاہ ظہور الحسن صاحب فرشتہ صفت انسان تھے۔ بزرگوں کے زمرہ میں وہ ایک امتیازی حیثیت رکھتے تھے"۔

بتاریخ بستم ز ماہ صفر — بگفتا فلک واصل خلد باد

Marfat.com

۳۰ صفر آپ کے سفر آخرت کی تاریخ ہے۔

سن وصل آں نور اصل ذات حق بگفتا فلک واصل خلد باد
۱۲۷۴

"دربار خداوندی میں آپ کی باریابی ہوئی، زمانہ پکار اٹھا کہ آپکا سالِ وفات "داصل خلد باد" سے برآمد ہوتا ہے"

جناب سید شاہ ظہور الحسن نے تین اولادیں چھوڑیں۔ بڑے صاحبزادے مولوی حافظ سید شاہ احمد حسن صاحب، منجھلے صاحبزادے سید شاہ حسین احمد صاحب اور سب سے چھوٹے صاحبزادے سید شاہ احمد حسین تھے۔ خدا کے فضل سے ان صاحبزادوں سے آپ کی نسل چلی۔

(۲) حضرت سید شاہ نور الحسن صاحب آپ جناب شاہ ظہور الحسن صاحب سے عمر میں چھوٹے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ آپ کو خدا نے دو صاحبزادے عطا فرمائے ہیں۔ بڑے صاحبزادے سید شاہ ابن حسن ہیں۔ اور چھوٹے صاحبزادے سید شاہ سراج الحسن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ ماشاءاللہ دونوں صاحب اولاد ہیں۔

(۳) حضرت سید شاہ علی حسن صاحب۔ جناب سید شاہ نور الحسن کے بعد پیدا ہوئے۔ آپ کو حضرت والا سے بیعت کا شرف بھی حاصل تھا۔ اور علوم دینیہ سے بخوبی واقفیت تھی۔ ساتھ ہی ساتھ دنیاوی علوم میں بھی آپ کو مہارت حاصل تھی۔ برٹش گورنمنٹ میں معزز عہدوں پر آپ سرفراز

Marfat.com

ہوتے رہے۔ سررشتہ داری سے تحصیلداری تک ترقی کی۔ ۱۲۷۶ھ میں جب کہ بلوہ عظیم ختم ہوچکا تھا۔ آپ نے زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کا قصد کیا۔ جدہ کی بندرگاہ کے قریب آپ کا جہاز پہنچا تو وہاں کی پہاڑیوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگیا۔ اس طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی خاص صفت فیاضی اور سیرچشمی تھی۔ زندگی زاہدانہ تھی تقویٰ و پرہیزگاری تو خاندانی شعار تھا۔ سلسلہ قادریہ اور نقشبندیہ کے اوراد و اشغال سے اشتغال رہا۔ لطائف ستہ کے مراحل طے کر چکے تھے اور اسم اعظم کا عمل شروع کیا تھا کہ یہ حادثہ پیش آگیا اور آپ سارے خاندان کو سوگوار چھوڑ گئے۔ آپ کے پانچ صاحبزادے تھے۔

۱۔ مولوی سید شاہ امیر الدین احمد

۲۔ مولوی سید شاہ رفیع الدین احمد

۳۔ حافظ سید شاہ رضی الدین احمد

۵۔ سید شاہ معین الدین احمد اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

۴۔ حافظ سید شاہ نظیر الدین۔

Marfat.com

۶۔ حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب مرحوم۔

آپ حضرت والا کے مرید..... اور جلیل القدر خلفا میں تھے۔ سب سے پہلے حضرت والا نے آپ ہی کو منصب سجادہ نشینی تفویض کیا تھا۔ ابتدائی تعلیم ختم کرنے کے بعد آپ نے تصوف کو اپنا خاص موضوع بنایا اور اسی میں کمال حاصل کیا۔ ابتدا ہی میں آپ نے صرف نحو اور فقہ نیز فارسی کا کورس ختم کر لیا تھا۔ زہد و تقویٰ میں آپ منفرد تھے۔ دنیا سے بے رغبتی اور دنیا والوں سے بے تعلق بلکہ بے نیازی آپ کی سیرت کے خاص پہلو تھے۔ آپ نے کسی کی ملازمت نہیں کی۔ کثرت سے روزے رکھے، نوافل کا بھی خاص اہتمام تھا۔ ایام بیض (یعنی ہر عربی مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کے روزے بڑی پابندی سے رکھتے تھے۔ اسی طرح ستہ شوال یعنی شش عید کے روزے کبھی ناغہ نہیں ہوئے۔ حدیث شریف میں جن نفل روزوں کی فضیلت آئی ہے۔ ان روزوں کا بھی بڑا خیال تھا۔ شعر و شاعری سے خاص لگاؤ تھا۔ زیادہ تر کلام عارفانہ ہے۔ مندرجہ ذیل تصنیفات اپنی یادگار چھوڑیں۔

(۱) مثنوی معدن فیض (یہ مثنوی نصائح اور اخلاق کے مضامین پر مشتمل ہے) (۲) مثنوی ماہ ریفاں (۳) کلام اشرف (نعتیہ دیوان) منظوم کیدانی فقہ میں (۵) دیوان فارسی (۶) علم صرف پر ایک کتابچہ

Marfat.com

خدا کے فضل سے یہ ساری تصنیفات موجود اور دست برد زمانہ سے محفوظ ہیں۔ وحدۃ الوجود کے فلسفہ پر آپ کو عبور تھا۔ وحدۃ الوجود کی تعلیم والد ماجد قدس اللہ سرہٗ سے حاصل کی تھی۔ بارہا جاہ پرست دنیا دار علماء سے آپ نے مناظرہ کیا اور اپنے مسلک کی تائید میں مضبوط دلائل دیئے مخالفین دنگ رہ گئے۔ خاکسار کو آپ کی خدمت میں دس سال گذارنے کا شرف حاصل ہے۔ میں نے درسیات سے فارغ ہو کر آپ ہی کا دامن پکڑا اور آپ ہی کے قدموں میں رہ کر مدارج سلوک طے کئے۔ میری عادت تھی اپنے استاذ سے علمی بحثیں کرتا تھا۔ اسی طریقہ سے اپنی تشنگی کم کرتا اور اس کے ساتھ میری معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا تھا۔

جناب والا نے منازل تصوف بہت جلد طے کئے۔ فنا و بقا کے راز سے بھی آشنا ہوئے۔ آپ کا یہ مرتبہ تھا کہ آپ کو مشاہدہ حق کے لئے منطقی دلائل کی مطلق ضرورت نہ تھی، باطنی نسبت بڑی قوی تھی۔ اور اس نسبت کا فیض تھا کہ ماسوا اللہ دل میں کوئی دوسرا خیال سماتا ہی نہ تھا۔ آپ نے اپنی ہستی کو ایسا مانجھا تھا کہ وہ مجسم نور بن گئی تھی خدا کی اطاعت میں لذت آپ کی فطرت ثانیہ ...... تھی اور معصیت سے اجتناب قدرۃً آپ کے خمیر میں تھا۔ آپ کی محفل میں خانقاہی آداب کا بڑا لحاظ رہتا تھا آپ شریعت و طریقت میں جامعیت کے قائل تھے۔

Marfat.com

متوسلیں اور معتقدین کا آئینۂ دل آپ کے پرتو نور سے چمک اٹھتا تھا اور آپ کو یہ میراث اپنے بزرگان سلف سے ملی تھی۔ ان کی محفلوں سے بھی آدمی فرشتہ بن کر نکلتا تھا۔ حضرت شاذ و نادر ہی کسی کو مرید کرتے تھے لیکن دو چار خوش قسمت ایسے بھی تھے جنھوں نے آپ سے خلافت حاصل کی اور مرید ہوئے۔ آپ کے خلفا میں شیخ ہدایت اللہ نامی بہت مشہور ہیں۔ یہ شاہ نذر محمد صاحب کانپوری کے بھتیجے ہیں۔ افسوس ہے کہ جناب والا نے اپنی عمر کی صرف چالیس بہاریں دیکھیں ۱۲۶۵ھ میں تپ دق اور سل کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر انتقال فرمایا۔ اور اپنے پروردگار سے جا ملے۔ شیخ محمد قاسم صاحب مرحوم میر منشی محکمہ کفٹنٹی نے اپنے اس قطعہ سے آپ کی تاریخ وفات نکالی ہے ۔؎

صوفی صافی کہ بود شاہ محمد حسن | عابد عزلت گزین عارف عرفاں پناہ
عاشق حق حق پرست و مست از جام الست | ساغر وحدت بدست ساقی کجا دنگاہ
حیف کہ بست و دوم از مہ شعبان بود | رفت بگلگشت خلد وائے ازیں بزم گاہ
زود دل دردمند گفت ز روئے الم | سال وصالش ہمن واصل ذات اللہ

۱۲۶۵ھ

ممدوح کی یادگار ایک صاحبزادہ ہیں۔ یہ صاحبزادہ بھی اپنے والد نامدار کے نقش قدم پر ہیں۔ ان میں بھی وہ اوصاف ہیں جو ان کے اجداد

میں تھا ان کا نام شاہ سید حیدر حسن ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے اور یہ دنیا کی آفتوں سے محفوظ رہیں۔ یہ بھی خدا کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔

(۵) حضرت والا کا پانچواں فرزند یہ خاکسار ہے۔ میرا نام فخر الدین احمد ہے اور عرف عام میں مجھے حکیم بادشاہ کہتے ہیں۔ میں بھی حضرت کا دست گرفتہ ہوں۔ اور سلسلہ (سہروردیہ قادریہ) میں مجھے سجادہ نشینی کا فخر بھی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک فرزند۔۔۔ حکیم سعید مسیح الدین احمد عطا کیا ہے۔ ماشاء اللہ وہ اپنے آباؤ اکرام کے نقش قدم پر ہے علوم ظاہری اور باطنی سے بخوبی بہرہ یاب ہو کر خانقاہ کے مدرسہ میں درس و تدریس کے مشغلہ میں مصروف ہے۔ میرا یہ اکلوتا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے تا صد و سی سال جلائے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے اور آخرت میں دنیا سے زیادہ اسے سرفرازی دے۔

۶۔ حکیم سید علی حیدر عرف حکیم نواب صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے آپ طبیب حاذق ہیں۔ خدا نے آپ کو دو اولادیں دی ہیں۔ بڑے صاحبزادے (۱) سید شاہ اولاد حسن ہیں۔ یہ بھی صاحب صاحب اولاد ہیں (۲) چھوٹے صاحبزادے سید شاہ محمد ظہور ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھیں۔

Marfat.com

۷۔ سید شاہ مولوی محمد عباس صاحب۔

مدتوں آپ نے انگریزی حکومتوں میں رہ کر جلیل القدر عہدے حاصل کئے۔ پیشکاری اور سرشتہ داری سے لے کر تحصیلداری تک ترقی کی مگر انقلاب ۱۸۵۷ء کے بعد سے خانہ نشین ہو گئے۔ اب صرف یاد الٰہی ہی شب و روز کا مشغلہ ہے اور اوراد و اشغال خاص کہ سلسلہ قادریہ کے معمولات کا خاص التزام ہے۔ تقریبًا پانچ ہزار درود شریف کے ورد کا روزانہ معمول ہے اور سلسلہ نقشبندیہ میں میرے مرید ہیں۔ لطائف ستہ کی تعلیم لی اور سلطان الذکر یعنی اسم ذات کے عمل کی تحصیل کی مجھ سے مجاز بیعت بھی ہیں۔ ان کی ذات سے سلسلہ رشد و ہدایت جاری ہے ان کے دو صاحبزادے ہیں۔ بڑے صاحبزادے سید شاہ محمد علیم فارسی کے دبیر ہیں۔ اردو، فارسی دونوں زبانوں میں مشق سخن جاری ہے۔ بے تکلف فارسی نثر لکھنے پر قادر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اولاد سے بھی نوازا ہے۔ دوسرے صاحبزادے سید شاہ محمد یوسف ابھی کم سن ہیں غالبًا بارہ سال کی عمر ہے۔ قرآن شریف حفظ کر رہے ہیں۔

(چھٹی فصل آپ کے مریدین اور تلامذۂ خاص کا تذکرہ)

میں یہ بات کئی بار لکھ چکا ہوں کہ حضرت والا نے عنفوان شباب میں جذبۂ

Marfat.com

عشق حقیقی طاری تھا۔ اس لئے باقاعدہ اور رسمی تعلیم کا موقع نہ مل سکا۔ بھلا دوسروں کو کیا درس دیتے۔ لیکن آپکے مریدین اور مسترشدین کی تعداد بہت بڑھی ہے۔ بعض مریدوں کا تذکرہ گذشتہ اوراق میں کہیں نہ کہیں آچکا ہے۔ آپ کے خاص مریدوں میں شیخ احسان علی صاحب مرحوم تعلقہ دار سیدسراواں بہت مشہور ہیں۔ یہ بڑے ذاکروشاغل اور متقی وپرہیزگار بزرگ تھے۔ شب بیداری اور سحر خیزی ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ یاد الٰہی میں ہمیشہ اشک ریز رہتے۔ حضرت والا کو بھی آپ سے خاص تعلق تھا۔ اور ہمیشہ آپ ان سے راضی رہے۔ ابھی حال ہی میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔ آپ کے مشہور مریدوں میں شیخ ثابت علی صاحب ساکن سیدسراواں بھی ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ابھی زندہ ہیں۔ ابھی ان کا عنفوان شباب ہی تھا کہ حضرت والا کے جلیل القدر خلیفہ سید شاہ محمد حسن صاحب نے اپنی تربیت میں لے لیا۔ وہیں انھوں نے کمالات درویشی حاصل کئے۔ بزرگوں میں ان کا شمار ہونے لگا۔

شیخ نذیر علی صاحب ساکن سیدسراواں بھی حضرت کے مریدوں میں قابل ذکر ہیں۔ بہت ہی دیندار بزرگ ہیں۔ اور اپنے معمولات پر سختی سے پابند ہیں۔ فرداً فرداً تمام مریدوں کا ذکر میرے لئے باعث طوالت ہے اسی لئے چند خلفا و مریدین کے تذکرہ پر اکتفا کرتا ہوں۔

Marfat.com

فصل ہفتم ساتویں فصل

(حضرت والا کا مدفن اور آپ کے وفات کے حالات)

جس سال حضرت والا نے وصال فرمایا خاکسار لکھنؤ میں زیر تعلیم تھا۔ درس نظامی کی تقریباً ساری کتابیں پڑھ چکا تھا صرف مسلم الثبوت کا پڑھنا رہ گیا تھا۔ تعلیمی سال بھی ختم ہو رہا تھا۔ رمضان شریف کی تعطیل ہونے والی تھی۔ اسی اثنا میں برادر محترم سید شاہ علی حسن صاحب مرحوم کا خط کانپور سے میرے نام آیا۔ بھائی صاحب نے مجھے کانپور بلایا تھا چونکہ مجھے کوئی خاص کام نہ تھا، چھٹیاں بھی تھیں اس لئے اس خط کو دیکھتے ہی کانپور پہنچ گیا۔ کانپور میں میرا قیام زیادہ نہ رہ سکا ابھی مجھے آئے ہوئے چند دن ہوئے تھے کہ حضرت کا والا نامہ میری طلب میں صادر ہوا۔ بسر و چشم تعمیل ارشاد کی جلد از جلد اپنے کو الہ آباد پہنچایا قدم بوسی کی عزت حاصل ہوئی۔ حضرت والا اس وقت مراقبہ فرما رہے تھے۔ میں جیسے ہی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے آنکھیں کھول دیں۔

بشوق دیکھو بس مرگ بھی تجلی نے
کفن شق کھول دیں آنکھیں سنا جو یار آیا

بے ساختہ اٹھ کر میری پیشانی چوم کر زبان فیض ترجمان سے فرمایا

"خوب آمدی کہ ایام فرصت و وقت قلیل ماندہ"

حضرت کے یہ الفاظ میرے لئے سرمایۂ سعادت ہیں میری خوش نصیبی

Marfat.com

لکھیئے۔ میں نے حضرت والا کے آغوش تربیت میں پرورش پائی تھی۔ کان ان باتوں سے آشنا تھے۔ میرا خمیر ہی ان عاشقان پاک طینت کی محبت سے بنا تھا۔ ہمیشہ سے ان بزرگوں کے عارفانہ اداؤں کا دیوانہ تھا۔ حضرت والا کا اس وقت فرمانا "خوب آمدی" از سر نو میری سرفرازی کا باعث ہوا۔ ورنہ میں تو اپنے کو فراموش کر چکا تھا۔ اس نعمت خداوندی کا شکریہ زبان قلم نہیں ادا کر سکتی۔ رفتہ رفتہ رمضان شریف کا مہینہ گزر گیا میں نے دوبارہ لکھنو جانے کی درخواست پیش کی۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ ابھی میری تعلیم مکمل نہیں ہوئی مجھے مسلم الثبوت کا درس لینا ہے۔ فرمایا بیٹے کچھ اور انتظار کرو خدا نے چاہا تو جلد ہی تمہیں رخصت کر دوں گا۔ اتفاق دیکھئے کہ کئی بار میں نے اجازت چاہی اور حضرت والا نے ہر بار ٹھہرنے کیلئے کہا اور آئندہ رخصت کرنے کا وعدہ فرمایا اسی امروز و فردا میں شوال کے بیس دن گذر گئے۔ بیس تاریخ کو مجھے حضوری میں طلب کیا گیا اور ارشاد ہوا کہ لو میاں یہ روپئے تمہارے زاد سفر کے ہیں۔ اب تم سواری وغیرہ کا انتظام کر لو۔ میں نے حسب ارشاد تعمیل کی اور سواری کی تلاش کرنے لگا۔ ابھی میں ان ہی فکروں میں تھا کہ حضرت والا نے ۲۲ شوال کو عصر کے بعد مجھے اپنے حضور میں طلب کیا۔ اسی وقت تفصیل سے وحدۃ الوجود کی بحث سمجھائی اور اس سلسلہ

Marfat.com

میں جو اشکالات تھے انھیں رفع کیا۔ ساتھ یہ فرمایا کہ تم نے چونکہ اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ لہٰذا اگر کچھ اشکال ہوں تو انہیں میرے سامنے پیش کرو تاکہ میں ان اعتراضات کو بھی رفع کر دوں اگر تم نے خود اپنے علم ظاہر کے ذریعہ ان مسائل کی گرہ کشائی کی تو کامیابی ناممکن ہے۔ اس عقیدہ پر خاص توجہ کرو اور ہمیشہ اس کی گرہ کشائی کی جستجو میں رہو۔ ایک دن ایسا آئے گا جب کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ اور منزل جاناں پا لوگے۔ حضرت والا کی اس تلقین نے میرے منطقی ذہن سے اس نظریہ کے خلاف سارے شکوک رفع کر دیئے اور مجھے مسئلہ میں شرح صدر نصیب ہو گیا۔ اسی دن آپ نے فرمائش کی کہ رات کو باجرہ کی کھچڑی پکائی جائے حکم کی تعمیل ہوئی۔ آپ نے گھر والوں کو بلا کر ایک ایک لقمہ خود دست مبارک سے تقسیم کیا۔ اس کے بعد حسب معمول عشاء کے بعد آرام فرمایا تہجد کے وقت بیدار ہوئے، حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر نوافل میں مشغول ہو گئے، نفلوں کے بعد اوراد و اذکار کا سلسلہ جاری رہا۔ صبح صادق کے قریب آپ دوبارہ چوکی پر تشریف لے گئے اور وضو کیا۔ وضو کے بعد ہی قلب کا دورہ پڑ گیا۔ پہلے بھی کئی بار آپ پر یہ دورہ پڑ چکا تھا۔ حضرت والا کو جیسے یہ احساس ہوا کہ اب دم واپسیں ہے،

Marfat.com

باواز بلند کلمہ توحید پڑھنا شروع کیا۔ آواز سے پتہ چل رہا تھا کہ غیر معمولی تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔ اب یہ اتفاق دیکھئے کہ بھائی صاحب قبلہ ہمیشہ دیوان خانہ چلے جاتے تھے اور وہیں ذکر و شغل فرمایا کرتے تھے۔ اس دن خلاف عادت محل سرا میں آرام کیا۔ حجرۂ خاص میں نہ جا سکے۔ حضرت والا کے کراہنے سے گہری نیند سے جاگے اور بیتابانہ اپنے کو حضرت تک پہنچایا۔ دریافت کیا کیا مزاج ہے، ارشاد ہوا نزع کا عالم ہے اس وقت میں بجز کلمۂ لا الٰہ کے کسی قسم کی گفتگو نہ کروں گا۔ چنانچہ حضرت والا اور بھائی صاحب قبلہ اللہ اللہ کہتے ہوئے مسہری تک پہنچے جو دالان کے اندر لگی ہوئی تھی۔ بھائی صاحب نے مسہری پر کھڑے ہو کر اسم ذات کا ورد شروع کیا اور حضرت والا جو نہی مسہری کے قریب پہنچے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ یہ دیکھکر بھائی صاحب قبلہ بڑی بے تابی سے میرے پاس پہونچے اور مجھے بیدار کیا (اس دن میں دیوان خانہ میں موجود تھا) اور فرمایا محل سرا میں جاکر حضرت والا کو دیکھو کیسی طبیعت ہے میں نے آکر یہ ماجرا دیکھا کہ نبض ساقط ہو چکی ہیں۔ اور حضور کا وصال ہو چکا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ـــــ رہے نام اللہ کا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

حضرت کا وصال ۲۲ شوال ۱۲۵۷ھ کو ہوا اسی روز خاندانی مقبرہ میں اپنے جد امجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔ جنازہ میں ایسا ہجوم کم نظر آیا مجمع کیا تھا انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ بہت سے لوگ اس تمنا میں رہ گئے کہ جنازہ کو کاندھا ..... دیں۔ معلوم ہوتا تھا ہوا میں جنازہ جا رہا ہے۔ یہ آپ کی کرامت تھی ورنہ اتنی غیر معمولی تعداد میں آدمیوں کی شرکت حیرت انگیز ہے۔ لطف یہ ہے کہ اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جن کا مجھ سے کوئی تعارف نہ تھا

حضرت والا کی تجہیز و تکفین کے بعد فاتحہ سوم (جیسا ان اطراف میں دستور ہے) کی تقریب میں شریک ہو کر میں نے لکھنؤ کا قصد کیا اور حسب معمول تعلیمی مصروفیات شروع ہو گئیں۔ سلم الثبوت کا درس دوبارہ شروع ہو گیا۔

(صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین)

برحمتک یا ارحم الراحمین

حضرت کی تاریخ وفات حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب مغفور نے سپرد قلم کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے ؎

Marfat.com

شاہ محمد زماں قدوہ اہل صفا — زبدۂ خاصان حق تبصرۂ عارفان
صوفی صافی دروں پاک ز شرک و ریا — قطب حقیقت گزیں تاج سر مقبلاں
مجمع زہد و ورع چشمۂ جود و کرم — تارک دنیا و دوں شاہ ریاضت کشاں
ہادی راہ یقین مرشد تقوی شعار — بادہ کش معرفت حضرت شبلی نشاں
خسرو ملک فنا مست ز جام بقا — ذاکر اسمائے حق کاشف سر نہاں
شوق وصال خدا چوں بدلش جوش زد — بست قریب سحر رخت سفر زیں جہاں

سال وفاتش خرد از سر افسوس گفت
قبلۂ اہل وفا رفت بدار جناں

۱۲۵۴ھ

ولکن هذا آخر ما اوردته فی هذه العجاله
وصلی الله علی سیدنا محمد و آله وسلم فی
الاولی والآخرة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خود نوشت سوانح

(حضرت مولانا سید شاہ فخر الدین احمد محمد حکیم بادشاہ)

حضرت اقدس شاہ محمد زماں کے حالات لکھنے کے بعد دل چاہتا ہے کہ کچھ اپنے حالات بھی بیان کروں۔ یہ میری زندگی کے ابتدائی حالات ہیں۔ اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر کرے۔

والد ماجد کو خدا غریق رحمت کرے باوجود پیرانہ سالی کے میری تعلیم و تربیت کا بڑا خیال تھا۔ میری خوش قسمتی تھی کہ میں نے ایسے عارف وقت کی آغوش میں آنکھیں کھولیں۔

اولیاء اللہ کی پیاری اور دلکش باتوں سے میرے کان بچپن سے آشنا...... تھے۔ بزرگوں کی محبت کا بیج جو اس وقت بویا گیا تھا وہ آج ایک تناور درخت ہے۔

میری تعلیم کا ڈول کچھ اس طرح ڈالا گیا کہ پہلے مجھے قرآن مجید کے

Marfat.com

کچھ یا حضرت نے لفظاً بہ لفظ یا سبقاً سبقاً پڑھائے ــــ اس طریقے سے بہت جلد اس قابل ہو گیا کہ بغیر استاد کی مدد کے قرآن شریف آسانی سے پڑھ سکتا تھا۔ ناظرہ قرآن شریف میں نے یوں ہی ختم کیا۔ قرآن شریف پڑھنے کے بعد فارسی کی ابتدائی کتابیں شروع ہوئیں، "کریما" اور "ماقیماں" کو میں نے دیکھتے دیکھتے ختم کر دیا۔ اسے حضرت والا کا فیض کہیے کہ یہ کتابیں اس قدر جلد کیسے پڑھ ڈالیں۔ اب گلستاں پڑھنے کی باری تھی حضرت نے عنایت خاص فرماتے ہوئے گلستاں کچھ دن پڑھائی پھر مجھے دوسرے استادوں سے پڑھنے کا حکم ہوا آپ ہی کی شفقت کا نتیجہ تھا کہ انشاء ابوالفضل نیز انشاء طاہر وحید وغیرہ فارسی کی بہترین کتابیں ساتھ ہی صرف ونحو کی بعض مختصر کتابیں پڑھ کر انشاء پردازی کا سلیقہ سیکھا۔ اب میری عمر کا چودھواں سال تھا۔ آغاز شباب ہی میں میری شادی خاندان ہی کی ایک صاحبزادی سے کر دی گئی۔ شادی کو ابھی چھ ماہ ہوئے تھے کہ کچھ زر نقد اور زاد راہ دیکر اعلیٰ تعلیم کی غرض سے بھائی صاحب قبلہ سید شاہ محمد حسن صاحب (یہ حضرت والا کے عالی مرتبت خلفاء میں تھے) کی سمرہی میں لکھنؤ جانے کا حکم ہوا۔ لکھنؤ اسوقت شاہان اودھ کا دارالسلطنت تھا۔ اور فرنگی محل کی وجہ سے اس کی علمی شہرت دور دور تھی۔ اس علمی سفر میں میرے عزیز دوست حاجی محمد صاحب

Marfat.com

میرے ہمراہ تھے۔ یہ جناب شاہ محمد سیف اللہ محب اللہی کے صاحبزادے تھے۔ لکھنؤ پہنچ کر شیخ میر علی صاحب وکیل سے ملاقات ہوئی۔ میر صاحب مرزا حیدر بیگ کے املاک کے مختار عام تھے۔ انھیں کی کوششوں سے یا یوں کہیے کہ ان کے وسیع تعلقات کی بنا پر ایک مکان مل گیا۔ مکان استاذ محترم مولانا مولوی محمد حیدر صاحب مرحوم کی محل سرا کے مقابل تھا۔ اس زمانہ میں میرا زیادہ وقت کافیہ یاد کرنے میں صرف ہوتا تھا آپ اکثر مولانا خادم احمد صاحب کے بنگلے کے دروازہ پر تشریف فرما ہوتے اور مجھ سے کافیہ سنانے کی فرمائش کرتے تھے۔ میرے دوست شاہ حاجی محمد صاحب سے مولانا کی پرانی شناسائی تھی اسی رشتہ سے آپ مجھ پر بھی شفقت فرماتے تھے۔ جب انھیں میرے تفصیلی حالات معلوم ہوئے تو فرمایا صاحبزادے تو علم کے شوقین معلوم ہوتے ہیں اگر یہ میری محل سرا میں اٹھ آئیں تو کیا کہنا۔ لیجیے میری دلی تمنا بر آئی میری دیرینہ خواہش تھی کہ کاش فرنگی محل میں میرا داخلہ ہو جاتا اس لیے اس پیشکش کو فوراً قبول کر لیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر مولانا کی قیام گاہ میں ڈیرہ جمایا۔ مولانا نے بھی (خدا ان کی قبر کو ٹھنڈا رکھے) الطاف و نوازش کی حد کر دی۔ میں چاہتا تھا کہ فرنگی محل ہی میں کسی سے شرف تلمذ حاصل کر لوں۔ اسی جستجو میں شہر کے بیشتر علماء کی خدمت

Marfat.com

میں حاضری دیتا رہتا تھا۔ ایک دن ظہر کی نماز کے لئے اس مسجد میں حاضر ہوا جو بیرون فرنگی محل ہے، وہاں مولانا محترم خوندشیر محمد صاحب ولایتی کا درس ہوتا تھا۔ نحو کی مشہور کتاب مصباح زیرِ درس تھی ایک صاحبزادے عبدالغفور نامی پڑھ رہے تھے۔ میں بھی ادب سے بیٹھ کر لکچر سننے لگا۔ کسی مقام پر عبدالغفور صاحب اٹکے۔ مولانا نے کئی بار سمجھانے کی کوشش کی مگر صاحبزادے کے پلّے کچھ نہ پڑا یہیں سے میری قسمت کا ستارہ چمکتا ہے میں نے اپنی جرأت رندانہ سے کام لیا۔ عرض کیا اگر اجازت ہو تو فدوی کچھ عرض کرے۔ مولانا کو میری جرأت رندانہ پسند آئی۔ ارشاد ہوا کہیے۔ میں نے بڑی قابلیت سے اس مسئلہ کی وضاحت کی اور ما لہ و ما علیہ پر اس انداز سے روشنی ڈالی کہ صاحبزادہ کی سمجھ میں سب کچھ آگیا۔ مولانا محترم بیحد خوش ہوئے اور اسی دن سے اسی خاکسار پر خاص توجہ دینے لگے۔ (مصباح پر اس سلیقہ سے تبصرہ کرتا یا نحو کے باریک مسئلے سلجھانا میرے لئے چنداں مشکل نہ تھا۔ میں اس کم عمری میں مصباح پڑھ چکا تھا۔)

اب میں ہر روز باقاعدگی سے جانے لگا کہتے ہیں عشق اور مشک چھپا نہیں رہتا۔ میرے شوق اور والہانہ شغف نے مولانا کو بیحد متاثر کیا

Marfat.com

ایک دن خود ہی فرمانے لگے کہ کیا میرے درس میں شرکت کا ارادہ ہے ۔ عرض کیا فدوی کی تمنا ہے ۔ فرمایا کل سے میاں عبدالغفور کے اسباق کی سماعت کیا کرو کچھ دن یہی سلسلہ رہا ۔ خیر سے عبدالغفور صاحب کچھ کند ذہن واقع ہوئے تھے ان کے دوسرے ساتھی بھی ان سے عاجز تھے اس لئے اب شرح ملا پر لکچر شروع ہو گئے مولانا کے لکچر کا کیا کہنا علم کا دریا بے پیدا کنار تھا ۔ صرف دو ماہ میں کتاب ختم ہوئی اسی کتاب کو میں نے تبرکاً حضرت مولانا برہان الحق صاحب سے بھی پڑھا جس قدر میں پڑھتا تھا اسے مولانا خادم احمد صاحب کو سناتا تھا ۔ اسی طریقہ کو اصطلاح میں تکرار کہتے ہیں ایک دن کسی مسئلہ پر مولانا خادم احمد صاحب اور مجھ سے بحث ہو گئی بحث خالص علمی اور فنی تھی ۔ مولانا کے پاس جو دلائل تھے میں انھیں ماننے پر تیار نہ تھا اس طرح مولانا بھی مجھ سے مطمئن نہ تھے اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مولانا خادم احمد صاحب بارہا اپنے حلقۂ احباب میں یہ فرما چکے تھے کہ یہ صاحبزادے علمی مسائل میں مجھ سے مذاکرہ نہیں کرتے بلکہ میرے سامنے باقاعدہ زانوے شاگردی تہہ کر چکے ہیں (حالانکہ یہ خلاف واقعہ تھا میں مولانا کا شاگرد نہ تھا) بہرحال مولانا مجھ سے خفا ہو کر فرمانے لگے آپ کو اپنی قابلیت پر جب اس قدر ناز ہے

Marfat.com

تو مجھ سے مذاکرہ کی کیا ضرورت ہے میں نے کسی نہ کسی طریقہ سے مولانا سے پیچھا چھڑایا۔ اب اس کتاب کے بجائے شرح وقایہ شروع ہوئی، اس کتاب کو میں نے جناب مولانا محمد حسین صاحب سے پڑھنا شروع کیا اور بہت جلد یہ کتاب ختم ہو گئی۔

میری تعلیم میں جن علمائے نامدار نے مرکزی کردار ادا کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ درس نظامی کی تقریباً تمام کتابیں خواہ وہ منطق کی ہوں یا ریاضی کی فلسفہ کی ہوں یا ادب کی تفسیر کی ہوں یا علم کلام کی۔ میں نے اخوند صاحب سے پڑھیں اخوند صاحب کو خدا غریق رحمت کرے (بڑے پایہ کے عالم تھے) انھیں مولانا رشید الدین خاں صاحب دہلوی اور حضرت مولانا ظہور اللہ صاحب جیسے یگانۂ روزگار سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ ریاضی کی معیاری کتابیں میں نے مولوی اسمٰعیل لندنی سے پڑھیں۔ فقہ کی آخری کتابیں جیسے ہدایہ وغیرہ جناب مفتی محمد اصغر صاحب اور جناب مولوی ولی اللہ صاحب نے پڑھائیں علم کلام کی مشہور کتاب شرح مواقف کا کچھ حصہ مولانا نعمت اللہ صاحب نے پڑھایا بقیہ کتاب اخوند صاحب نے ختم کرائی۔ حدیث کی سند مولانا حسین احمد صاحب ملیح آبادی نے مرحمت فرمائی میرے عزیز دوست مولانا معین الدین کرڑوی نے اسی زمانہ میں حدیث کی سند

Marfat.com

مولانا ممدوح سے حاصل کی ہے مولانا حکیم اسد علی صاحب سے میں نے فن طب حاصل کیا۔ مطب کا سلیقہ انھیں کے دار الشفاء میں سیکھا

میں نے اپنی زندگی کے دس سال لکھنؤ میں گزارے لکھنؤ اس وقت اودھ کا پایۂ تخت تھا۔ یہ میری زندگی کے سنہرے دن تھے ان کی تفصیل یہ ہے کہ تقریباً پانچ سال مولانا محمد حیدر صاحب کی مجلس میں رہا اور تین سال اس مسجد کے حجرے میں قیام رہا جو مولانا محمد حیدر صاحب کے والد قبلہ کا تعمیر کردہ ہے اور بیرون فرنگی محل واقع ہے نیز دو سال شیخ اسد اللہ صاحب تیرانداز کے مکان میں گذرے یہ مکان محلہ پاٹانالہ میں تھا۔ یہ دس سال میں نے اپنے شفیق اساتذہ کی توجہ سے ضائع نہیں کئے ہر لمحہ کارآمد بنانے میں صرف ہوتا رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے اپنی محنت کا پھل پایا درسیات (یعنی درس نظامیہ) پر خدا کے فضل وکرم سے مجھے عبور حاصل ہو گیا۔ اس طویل مدت میں والد قبلہ بھی مجھ سے غافل نہیں رہے ان کی توجہ میری باطنی صفائی پر رہتی تھی۔ جب تک پاکیزگی نفس حاصل نہ ہو امور عالم غیب منکشف نہیں ہو سکتے اور تجلیات عالم بالا پرتو فگن ہو سکتی ہیں۔ یعنی سب سے پہلے انسان کا نیک نفس، پاک طینت ہونا ضروری ہے حضرت اقدس نے ملکہ اشراقیت سے آئینہ کی طرح میرے دل کو صاف کر دیا تھا۔ اس کا

Marfat.com

خاص سبب اکل حلال تھا۔ میرے والد کی اس پر بڑی تاکید تھی حالانکہ خدا کے فضل سے آج تک میں لقمہ حرام سے محفوظ ہوں۔ مگر اس وقت بات ہی کچھ اور تھی۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ سننے کے لائق ہے۔ شیخ اسداللہ صاحب تیرانداز ایک دن یوں گویا ہوئے کہ خان علامہ تفضل حسین خاں صاحب نائب جناب عالی کے صاحبزادگان کی اگر آپ اتالیقی پسند فرمائیں تو بڑی دولت ہاتھ آئے فضل علی اور اس کے بھائی کو پڑھانا ہے اس کے لئے کچھ وقت دیجیے۔ میں لکھنؤ میں اتالیقی کرتا پھروں یہ مجھے زیب نہیں دیتا۔ سوا میرے دل میں یہ خیال آیا شیخ صاحب کی دل شکنی ہوگی۔ بہرحال دونوں صاحبزادے میری قیام گاہ پر آنے لگے کچھ دیر پڑھ کر واپس چلے جاتے یہ روز کا معمول تھا۔ اب سنئے پہلے دن کی کیفیت چاشت تک میں نے مطب کیا۔ مطب سے فارغ ہو کر میں صاحبزادوں کے قیام گاہ سے گزرا یہ قیام گاہ شیخ صاحب کے مکان سے متصل تھی۔ میاں فضل علی دروازہ ہی پر کھڑے تھے۔ مجھے دیکھ کر بڑے ادب سے کہنے لگے میری دلی خواہش ہے کہ حضور غریب خانہ پر کچھ دال دلیا تناول فرما کر دردولت پر تشریف لیجائیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اب دسترخوان لگنے لگا۔ قسم قسم کے کھانے آنے شروع ہوئے۔ لیکن دسترخوان پر بیٹھتے ہی نا قابل

برداشت بدبو محسوس ہوئی۔ ایسی کہ دماغ پراگندہ ہوگیا۔ ذرا سوچیے تو محل سرا میں گندگی کا کیا سوال۔ وہ بھی امراء کی بارگاہ سجی سجائی جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے آراستہ لیکن بدبو تھی کہ حواس پراگندہ کیے دیتی تھی۔ خلاصہ یہ ہے کہ دسترخوان سے یوں ہی اٹھنا پڑا۔ ایک لقمہ کھائے بغیر اپنی قیام گاہ پر واپس آگیا۔ یہی واقعہ تین دن مسلسل پیش آتا رہا۔ یعنی جوں ہی دسترخوان سجتا ناقابل برداشت بدبو محسوس ہوتی رہا اور میں کھانے سے دستکش ہوجاتا۔ چوتھے دن محل سرا نہ جاسکا کھانا میرے گھر پر آگیا لیکن بدبو کا وہی حال تھا۔ اب مجھے احساس ہوا خدانخواستہ یہ مال حرام تو نہیں؟ دریافت جو کیا تو میرا خیال صحیح تھا۔

میرے والد ماجد کو خدا نے وہ دولت لازوال عطا کی تھی جس سے سیکڑوں بندگان خدا فیضیاب ہوئے اور آپ کی تربیت باطنی سے بہرہ یاب ہوئے۔ آپ کی نگاہ کیمیا اثر ہی تھی جس نے مجھ ہیچمداں کو بھی کسی قابل بنایا مجھے جو کچھ ملا اسی در سے ملا ؎

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل نسیم صبح تیری مہربانی

میری تعلیم و تربیت کا آپ نے حق ادا کردیا۔ تصوف و سلوک کے مراحل آپ ہی کے ذریعے طے ہوتے رہے۔ میں سمجھتا ہوں آج بھی آپ کا فیض جاری ہے۔

Marfat.com

قرآن شریف میں نے آپ کے انتقال کے بعد یاد کرنا شروع کیا پانچ منزلیں ختم ہو گئی ہیں۔ پروردگار عالم سے دست بدعا ہوں کہ بقیہ دو منزلیں بھی پار کر لوں اگرچہ کثرت مشاغل کی بنا پر وقت ہی نہیں ملتا مگر۔

ہمت مرداں مدد خدا

ہاں خوب یاد آیا میری ولادت ۱۳۲۳ھ ہجری کی ہے اب میری بیعت کا قصہ سنیئے۔ جس زمانہ میں میں لکھنؤ میں مسلم الثبوت پڑھ رہا تھا رمضان المبارک عالم اسلام کے لیئے پیغام مسرت بن کر آیا۔ رمضان شریف کی تعطیل میں برادر محترم سید شاہ علی حسن صاحب کے پاس کانپور جاتا ہوا (بھائی صاحب قبلہ اس زمانہ میں کانپور میں تحصیلدار تھے) وہاں پہنچ کر بھائی صاحب کی قدم بوسی حاصل ہوئی۔ والد محترم کو میرے کانپور جانے کی جب اطلاع ہوئی تو بھائی صاحب کے نام آپ کا رقعہ پہنچا کہ صاحبزادہ کو الٰہ آباد روانہ کر دو۔ اس خط کا ملنا تھا کہ میں سراپا شوق بن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضرت والا اس وقت مراقبہ فرما رہے تھے۔ میں جیسے ہی آپ کے حضور میں آیا۔ مراقبہ سے سر اٹھایا نگاہ لطف مجھ پر ڈالی اٹھ کر گلے سے لگایا۔ پیشانی پر بوسہ دیا اور زبان حال سے یہ ارشاد فرمایا

اے آتش فرقت دلہا کباب کردہ ۔۔۔ سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

اس وقت میرے آنے سے جیسی مسرت حضرت کو حاصل ہوئی میں نے

Marfat.com

پیشتر کبھی نہیں دیکھی۔ شاید رمضان شریف کی پندرہویں تاریخ تھی جس روز حضور کے جمال جہاں آرا کی زیارت سے مشرف ہوا تھا اس تاریخ سے میں نے محسوس کیا کہ حضرت کی خاص عنایت مجھ پر ہے اب آپ زیادہ تر اپنی خدمت میں اس خاکسار کو حضوری کا موقع دیتے اور کلمات عارفانہ یا حکایات عاشقانہ سے نوازتے جیسا کہ حضرت والا کی عادت تھی ایک نئی بات میں نے یہ دیکھی کہ اب یہ باتیں میں دلچسپی سے سننے لگا تھا آپ کی ہر بات دل میں اترتی ہوئی معلوم ہوتی تھی ورنہ اس سے پہلے شاید فلسفہ سے مرعوب تھا یا فقہ کے زیر اثر رہا تھا۔ حضرت کے ان اقوال کو جنہیں وحدت الوجود سے متاثر ہو کر آپ فرماتے تھے۔ صوفیا کی بدعات گردانتا تھا بلکہ سرے سے جائز ہی نہیں سمجھتا تھا۔ اب یہ حال تھا کہ حضرت کی ان ہی عارفانہ اداؤں پر عاشق تھا اور آپ کے ملفوظات کو شرع ہی کی ایک نئی توجیہ سمجھتا تھا۔ اب اپنے علمی مزاج کے موافق قرآن وحدیث سے تصوف کے ان مسائل کو مدلل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ واقعی یہ حضرت کا تصرف تھا ورنہ من آنم کہ من دانم۔ پلک جھپکتے ہی رمضان شریف گذر گیا میں نے عرض کیا مجھے ابھی اپنی تعلیم مکمل کرنی ہے۔ اجازت ہو تو واپس جاؤں فرمایا جلدی کیا ہے کچھ دن اور ٹھہر جاؤ رخصت تو مل ہی جائے گی۔ آپ کے جواب سے مطمئن ہو کر میں ۲۱ شوال تک ٹھہر گیا۔

Marfat.com

اس وقت آپ نے حسب وعدہ زاد راہ بھی عنایت فرمایا لیکن چلتے چلتے مجھے طلب فرمایا اس وقت خود بدولت مسہری پر تشریف فرما تھے جو آنگن میں لگی تھی مجھے سامنے بیٹھنے کا حکم ہوا اب راز و نیاز کی باتیں شروع ہوئیں جس کے بیان سے زبانِ قلم قاصر ہے۔ مختصراً یہ عرض ہے ؎

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق عقل ہے محو تماشائے لبِ بام ابھی

میں بھی کسی کی زلفوں کا اسیر ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی غلامی میں لے لیا میں نے عرض کیا ؎

نا بعشقِ تو نہ امروز گرفتار شدم کہ گرفتاریِ مایا تو ز روزِ ازل است

پھر میں نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور آج مجھے خانوادہ عالیہ قادریہ کی نسبت خاص عطا ہو اور میری باضابطہ دستگیری فرمائیں۔ ارشاد ہوا کہ میں ہمیشہ سے تمہاری دستگیری کرتا رہا ہوں۔ اب موافق سنت کے ضابطہ بھی پورا کر رہا ہوں۔ بالآخر آپ نے مجھے بیعت سے سرفراز فرمایا۔ اس وقت آپ نے جو کچھ کہلوایا وہ میں نے کہا۔ بیعت سے فارغ ہو کر مجھے محبوب حقیقی کے سپرد کیا ؎

ہمیں خواہم کہ ہمچو خاک کردی مگر در زیر پائے پاک کردی

میں نے جس خانوادہ عالیہ میں بیعت کی اور جس مقدس ہستی سے میرا روحانی تعلق قائم ہوا وہ قطب الاقطاب سلطان السلاطین،

Marfat.com

محی الدین غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی ذات والاصفات تھی۔ واقعی آپ بزم صوفیا کے صدر نشین ہیں۔ اگر کوئی قطب ہے تو آپ قطبوں کے قطب اور تاج اولیا رہیں۔ محی الدین کا لقب آپ ہی کو زیب دیتا ہے۔ آپکی ذات سے اسلام میں تازگی آئی اور ملت کفر پراوس پڑگئی، غوث اعظم آپ کو اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ساری دنیا خواہ خاکی ہو یا نوری آپ ہی کے سایۂ عاطفت میں ہے۔ میں نے تو بس اسی در کا سہارا لیا ہے آپ کی عنایت خاص اور نگاہِ لطف کا امیدوار ہوں۔ اس موقعہ پر اپنے چند اشعار یاد آتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں ؎

۱	دستگیر دو جہاں حضرت غوث الاعظم	ہادی گمشدگاں حضرت غوث الاعظم
۲	مظہر ذات خدا سر رسول دوسرا	نور عینین حسن حضرت غوث الاعظم
۳	ہمہ غوثان جہاں یافتہ غوثیت ازو	فخر اقطاب جہاں حضرت غوث الاعظم
۴	دیں کہ بد مردہ حیات ابدی یافت ازو	بود عیسی نفسی حضرت غوث الاعظم
۵	روزی در خواب نبی در دہنش انداخت لعاب	زاں سبب بود فصیح حضرت غوث الاعظم
۶	سامع از سرعت گفتار جہوریش پر عب	میشد از ہیبت آں حضرت غوث الاعظم
۷	می شنیدند کلامش ہمہ از دور و بعید	چوں بگفتار شدی حضرت غوث الاعظم
۸	وقت گفتار ہمہ خلق شدندی خاموش	آں قدر بود مہیب حضرت غوث الاعظم
۹	مشتعل بود بامرش ہمہ کس از رہ شوق	حبذا شاہ جہاں حضرت غوث الاعظم

Marfat.com

اولیا بندۂ درگاہ وے انداز رہ شوق ۱۰ خواجۂ جملہ ولی حضرت غوث الاعظم

نام تو چوں بمریدانش نوشتند اے فخر
(۱۱)
شکر کن شیخ تو شد حضرت غوث الاعظم

(۱) حضرت غوث پاک سارے جہان کے والی ہیں راہ حق میں جو سرگرداں ہیں آپ ہی انھیں سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔

(۲) آپ کی ذات خدا کا مظہر ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کے حامل اور حضرت حسن کی آنکھ کے تارے ہیں۔

(۳) ساری دنیا کے اولیا آپ کے مرتبہ شناس ہیں واقعی آپ طبقۂ اولیاء کے لئے سرمایۂ افتخار ہیں۔

(۴) آپ کے طفیل میں اسلام نے حیات جاوداں پائی واقعی آپ نے مسیحائی کی۔

(۵) سرور کائنات نے عالم رویا میں اپنا لعاب دہن آپ کو بخشا ہے۔ یہ غیر معمولی قابلیت زباں دانی اور قادر الکلامی اسی کے طفیل میں ہے۔

(۶) آپ کا پُروقار لہجہ، الفاظ کی بندش اس پر مستزاد شیریں زبانی یہ ساری صفتیں آدمی کو مسحور کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(۷) انداز گفتگو ایسا صاف اور دلکش ہے کہ ہر شخص خواہ دور ہو یا قریب آسانی سے آپ کا مفہوم سمجھ لیتا ہے۔

Marfat.com

(۸) آپ جس وقت مصروف گفتگو ہوتے ہیں ہمہ تن خاموشی سے آپ کے ارشادات کو سنا جاتا ہے۔ کیا کہنے ہیں غوث پاک کے رعب و دبدبہ کے

(۹) ہر شخص کی تمنا ہے کہ کاش کسی بات کی فرمائش ہو یا کوئی حکم ہو تو اس کی بجا آوری اسکے لئے سرمایہ آخرت بنے۔ یہ بات ہم جیسا ہوں کو کہاں نصیب۔

(۱۰) آپ کے آستانہ کی جبہ سائی اولیا کے لئے باعث فخر ہے۔ اقلیم ولایت کے آپ ہی تاجدار ہیں۔

(۱۱) یہ میرے لئے باعث صد افتخار ہے کہ میں بھی غوث پاک کے دامن سے وابستہ ہوں۔ آپ کے غلاموں کی فہرست میں میرا بھی نام ہے اس بات پر میں جس قدر شکر کے سجدے کروں کم ہے۔

بادشس بخیر لکھنؤ سے جب فارغ ہو کر آگیا اور میری تعلیمی مصروفیات ختم ہو چکیں میں نے دائرہ میں ہی رہنا شروع کیا (اب میں ایک سند یافتہ عالم تھا) پروردگار عالم کا شکر یہ کس زبان سے ادا کروں۔ اس واقعہ کے غالباً ایک سال بعد سید السادات منبع البرکات مصدر فیوضات گزیدہ اوقات سراپا خلق والحسنات۔ تارک دنیا و دوں، باہمہ و از ہمہ بروں صاحب کشف و کرامات آیۃ من آیات اللہ سیدنا و مرشدنا سید محمد عاشق نقوی نقشبندی (اللہ تعالیٰ انھیں کروٹ کروٹ جنت

نصیب کرے) نے مجھے اپنی فرزندی میں قبول کرلیا۔ آپ صاحب قبلہ سلسلۂ نقشبندیہ کے بلند پایہ بزرگوں میں سے تھے آبائی وطن آپ کا کڑہ کا مشہور اور مردم خیز قصبہ تھا۔ سادات نقویہ سے آپ کو شرف انتساب حاصل تھا۔ ع مستم ز غم عشق تو مستم مستم

میری خوش قسمتی تھی کہ ایسا مرشد کامل ہاتھ آیا۔ اپنی قسمت پر جس قدر ناز کروں کم ہے۔ آپ کی عنایت سے دل کے حوصلے نکالنے کا موقعہ ملا اور سارے ارمان پورے ہوتے نظر آئے۔ حضرت والا نے اپنی ساری شفقتیں مجھ پر مبذول کردیں۔ میں نے بھی اس عنایت بے پایاں سے بھرپور فائدہ اٹھایا میری تمنا تھی کہ خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے بھی اپنا رشتہ قائم کروں۔ چونکہ حضور کی خدمت میں گستاخ تھا بے تکلف اس راز کا افشا کردیا۔ یہ سنکر حضرت نے کانوں پر ہاتھ رکھکر فرمایا۔ حاشا میری مجال نہیں کہ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں دخل اندازی کروں۔ ایاز قدر خود بشناس

اس جواب سے میرے خوابوں کا محل ٹوٹ گیا۔ اور اس قدر رنج ہوا کہ میرا چہرہ غم پنہاں کی عکاسی کرنے لگا حضرت نے میری اس کیفیت کو ملاحظہ فرمایا۔ چونکہ مجھ سے والہانہ محبت کرتے تھے مجھے دلگیر نہ دیکھ سکے

Marfat.com

مراقبہ فرمایا کچھ دیر کے بعد مجھے طلب فرمایا۔ اپنے روبرو بیٹھنے کا اشارہ کیا میں نے تعمیل ارشاد کی۔ "بیک توجہ آئینہ خاطرم را از زنگ ماسوا پاک وصاف ساختند" آپ کی ایک نگاہِ کیمیا اثر نے میرے دل سے نقش ماسوا مٹا دیا۔ "کلاہِ گوشہ دہقاں با آفتاب رسید"

بہت جلد میں نے وہ مدارج عالیہ طے کر لئے جہاں تک خیال کی رسائی ناممکن ہے۔ فرمایا ذکر نفی واثبات خاندان نقشبندیہ کا طرۂ امتیاز ہے اس کی جس قدر پابندی ہو سکے کرنی چاہئے۔ گوہر مقصود اسی سے ہاتھ آئے گا۔

تم دیکھنا کہ اس اسم اعظم کی برکت سے مقامات تصوف تک کیسی تمہاری رسائی ہوتی ہے اور وہ رازہائے سربستہ خواہ وہ ولایت صغریٰ ہو یا ولایت کبریٰ، ولایات علیا ہو یا مقامات اولیا نیز حقیقت صلوٰۃ اور حقیقت کعبہ وغیرہ تم پر کس طرح منکشف ہوتے ہیں

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

(پروردگار عالم تیری کریمی کے صدقے) حضور نے اپنی زبان فیض ترجمان سے جو ارشاد فرمایا تھا میں نے بچشم خود ان کا مشاہدہ کیا۔ میں اس دولت لازوال کا (جو مجھے حضرت کے طفیل اور حضرات نقشبندیہ کے صدقہ میں ملی) شکریہ کس زبان سے ادا کروں کیسی

Marfat.com

نے کیا خوب کہا ہے سلسلہ نقشبندیہ کے اکابرین کی قافلہ سالاری کی داد نہیں دی جا سکتی۔ قافلہ منزل مقصود (یعنی حرم) تک پہنچ گیا لیکن کس آسانی سے کہ اہل قافلہ کو منزلوں کی صعوبت کا احساس تک نہ ہوا)

حضرت والا کے اس احسان سے میں سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ میں نے اس جذبۂ تشکر کو اشعار میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے۔

"میرے مرشد نے اپنی نوازشوں سے مجھے اپنا غلام ناخریدہ بنا لیا ہے خدا ان کے روضہ کو شاداب اور ان کی تربت کو ٹھنڈا رکھے۔ سر اس فخر سے اونچا ہو رہا ہے۔ سبحان اللہ کس عالی تبار شیخ سے مجھے شرف بیعت حاصل ہوا ہے"

تقریباً بیس سال مجھے خدمت اقدس میں رہنے کا موقع ملا۔ میری خوش نصیبی ہے اس طویل مدت میں عنایات کی بارش مجھ پر ہوتی رہی آپ کے فیض سے یہ خاکسار کبھی محروم نہیں رہا اس کے باطنی مدارج بڑھتے رہے۔ کبھی کبھی اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس فقیر کی کٹی کو بھی سرفراز فرمایا۔ اس وقت میں سوچتا تھا کہ یہ شعر میرے حسب حال ہے

زمیں جس کی چہارم آسماں ہے | یہ کس رشک مسیحا کا مکاں ہے

آپ کی نگاہ میں موہنی تھی۔ نگاہ کی ایسی تاثیر میں نے کسی دوسرے

شیخ میں نہیں دیکھی شاید آپ ہی کے لئے کہا گیا ہو ع

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اس موقع پر شیخ سدو عرف سدو میاں کا واقعہ یاد آیا۔ شیخ صاحب کرٹے کے رہنے والے تھے۔ دہلی جاکر تعلیم حاصل کی تھی تعلیم سے فراغت کے بعد حضرت شاہ محمد سعید مجددی قدس اللہ سرہ کے مرید بھی ہوئے اور کافی وقت آپ کی صحبت میں گذارا مگر بجز ذکر قلبی کے آگے نہ بڑھ سکے۔ دہلی سے واپسی میں حضرت والا سے بھی نیاز حاصل ہوا۔ ایک بار عرض کیا حضور کو سر مراد سے ابھی تہی داماں ہوں۔ فرمایا کچھ دن اسی ہیچمدان کے پاس بیٹھو۔ اور انھوں نے حسب ارشاد خدمت اقدس میں رہنا شروع کیا۔ بہت جلد شاہد غیبی کے تجلی نور سے ان کی آنکھیں خیرہ ہونے لگیں اور اپنے مطلب کو پہنچ گئے۔ آخروہ گھڑی آپہونچی جو سب کو پیش آنے والی ہے یعنی ۱۲۷۶ھ میں حضرت کا وصال ہوا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آپ کی زندگی قابل رشک تھی، صبر و شکر قناعت اور سیر چشمی آپ کی سیرت کے نمایاں پہلو ہیں۔ بظاہر کوئی خاص آمدنی نہ تھی مگر خدا اتنے

Marfat.com

فضل سے چار آدمیوں سے اچھا کھاتے اور اچھا پہنتے تھے۔ میں نے ہمیشہ آپ کو خوش حال ہی دیکھا۔ دو ایک مہمان یا مسافر بلا ناغہ دسترخوان پر موجود رہتے۔ آپ کا دسترخوان بھی معمولی نہ تھا قلیہ اور قورمہ سے خاطر ہوتی تھی۔ دوسروں کو کھلا کر آپ کو دلی مسرت ہوتی تھی۔ سچ ہے ؎

قلندراں کہ بہ تسخیر آب و گل کوشند　　بشاہ تاج ستانند و خرقہ می پوشند

کشف قبور کا خاص ملکہ تھا۔ فرماتے تھے کہ دادا پیر حضرت شیخ مراد اللہ تھانیسری کا طفیل ہے میں نے ہمیشہ حضرت کی جوتیاں سیدھی کی ہیں جس زمانہ میں عبداللہ خاں قندھاری رسالہ دار تھے میں لکھنؤ میں مقیم تھا۔ آپ مجھ پر خاص توجہ فرماتے مجھے تو جو کچھ ملا وہ حضوری کے صدقہ میں ملا یہ ایک طویل داستان ہے لیکن گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را، میں نے جب بیعت کی درخواست کی فرمایا اب میرا آخری وقت ہے۔ اگر بجائے میرے مولانا ابوالحسن نصیرآبادی سے یہ نعمت ملے تو مے دو آتشہ کا لطف آئے۔ مولانا میرے خلیفہ خاص ہیں ان کی تربیت اور میری صحبت سے تمہاری زندگی میں نکھار پیدا ہوگا بہر حال میں نے آپ کے حکم کی بجا آوری کی اور مولانا ابوالحسن نصیرآبادی کی خدمت سے مستفید ہوا۔ فرماتے تھے حضرت شاہ مراد اللہ صاحب تھانیسری کا

Marfat.com

جب وصال ہوا اور آپ سپردِ خاک کر دیئے گئے میں اسی وقت بڑے ادب سے حضرت کے مزار کے قریب مراقبہ میں مشغول ہوا۔ ناگاہ چشمِ دل نے یہ دیکھا کہ حضرت اقدس اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ جلوہ افروز ہیں

دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

بس اسی وقت کشفِ قبور کا ملکہ ہو گیا یہ ہے طریقہ نقشبندیہ میں بیعت کی داستان

مجھے تصنیف و تالیف کے لیئے کبھی اطمینان و فرصت نہ مل سکی میری مصروفیات بیحد تھیں۔ درس و تدریس کے مشاغل، طبابت کے فرائض اور اس پر خانہ داری کی ذمہ داریاں...... مجھے سکون ہی نہ مل سکا اسی عالم میں میں نے چند علمی یادگاریں چھوڑی ہیں ان میں زیادہ تر وہ مختصر رسالے ہیں جنہیں میں نے اپنے معاصرین کی کسی علمی فروگذاشت پر یا ان کے نظریہ سے نامتفق ہو کر لکھا ہے۔ بعض کتابچے میری نومشقی کے زمانہ کے ہیں۔ لیجئے یہ ہے میری تصنیفات کی فہرست

۱۔ تفرقۃ السنۃ والبدعۃ (۲) برہان فی تعین الزمان لسماع الدعوی من السلطان (مولوی عبدالرحمٰن مرزاپوری کے کتابچہ کا جواب) (۳) قدم الصمیق فی رد التبصرۃ التی انفہا الشفیق (مولوی حافظ رحمت اللہ الہ آبادی کے کتابچہ کا جواب) (۴) تبذیر البشیر لکافۃ الناس من الصغیر والکبیر فی اثبات مولد البشیر (اس کتاب میں میلاد شریف کا جواز

ثابت کیا گیا ہے۔ یہ کتابچہ مولانا محمد بشیر سہسوانی کے کتابچہ کی تردید میں ہے (۵) مناسک حج یہ ایک مختصر سی کتاب ہے (۶) ستر عورت، یہ بھی ایک مختصر سی کتاب ہے (۷) اثبات مولد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم (مولانا محمد طاہر صاحب بریلوی کی مختصر کتاب کا جواب (۸) ایک کتابچہ مولوی سیف الدین نبیرہ مولوی محبوب علی دہلوی کی کسی کتاب کی تردید میں (۹) مولانا محمد فصیح غازی پوری روافض کے کفر کے قائل تھے ایک کتابچہ میرا اسی نظریہ کی تردید میں ہے (۱۰) تقسیم میراث پر ایک مختصر سی کتاب (مولوی شاہ محمد ولایتی کی تردید میں) (۱۱) میلاد شریف پر بھی میری ایک مختصر سی کتاب ہے۔

مندرجہ بالا تصنیفات میں سے صرف دو کتابیں شائع ہو سکیں یعنی میلاد شریف اور ستر عورت۔ بقیہ کتابیں غیر مطبوعہ ہیں

اب .... اپنی اولاد کا بھی کچھ تذکرہ کر دوں۔

جیسا کہ پہلے کہیں لکھ چکا ہوں کہ تقریباً ۱۵ سال کی عمر میں جب کہ آغاز شباب تھا والد صاحب قبلہ نے میری شادی کر دی تھی۔ شادی کو ابھی چھ مہینے ہوئے تھے کہ مجھے اعلیٰ تعلیم کے لئے لکھنؤ جانا پڑا چند سال کے بعد میری اہلیہ مختلف امراض میں مبتلا ہوئیں اور اسی میں ان کی جان گئی ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ کئی سال بعد جب میں اپنی تعلیم مکمل کر کے

Marfat.com

گھر آیا تو عقد ثانی کا ارادہ ہوا۔ آخر ایک سال بعد میری دوسری شادی ہوئی۔ ان بی بی سے خدا کی عنایت سے ایک بیٹا اور سات بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ صاحبزادہ کا نام میں نے سید مسیح الدین احمد تجویز کیا۔ میری سات اولاد میں تین کا انتقال حالت شیر خوارگی ہی میں ہو گیا تھا اتفاق سے تینوں صاحبزادیاں تھیں۔ بقیہ خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے۔ صاحبزادہ بلند اقبال اور ان کی دو بہنوں کی شادی ہو چکی ہے۔ یہ تینوں ماشاء اللہ صاحب اولاد ہیں۔

اولاد کا تذکرہ ہو چکا اب شاگردوں کا حال سنئے۔ میرے بیشمار شاگرد ہیں۔ ان میں ممتاز ترین شاگرد مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مولوی فرید الدین احمد (الہ آباد میں وکالت کرتے ہیں)۔

۲۔ مولوی رفیع الدین احمد (لکھنؤ میں پریکٹس کر رہے ہیں)

اگرچہ ان دونوں نے میرے علاوہ دوسرے اساتذہ سے بھی پڑھا ہے۔ بہرحال ان کا شمار میرے تلامذہ میں ہوگا۔

۳۔ مولوی شیر علی (یہ سید سراون کے باشندہ ہیں الہ آباد میں پریکٹس کرتے ہیں۔

۴۔ مولوی عبد الغنی (یہ سید سراون کے رہنے والے ہیں اور الہ آباد میں وکالت کرتے ہیں

Marfat.com

مولوی شیر علی اور اُن کے لڑکے مولوی عبد الغنی صاحبزادہ نے علمی دنیا میں کوئی خاص شہرت نہیں حاصل کی خود مولوی شیر علی پایہ کے عالم تھے اور از ابتداء تا انتہا مجھ سے پڑھا تھا۔

۵۔ میرے ممتاز شاگردوں میں میرے فرزند ارجمند مولوی حکیم سید مسیح الدین احمد سلمہٗ بھی ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے کم عمری میں علوم عالیہ سے فراغت حاصل کر لی تھی۔ ۱۸ سال کی عمر میں دستارِ فضیلت حاصل کی اور مستند حکیم کی حیثیت سے زخیر اداد صلاحیتوں کی بنا پر اپنی آبائی مسند پر متمکن ہو گئے۔ میرے بجائے درس و تدریس پر مطب کی ذمہ داریاں اب یہی سنبھالتے ہیں۔ ان کے معاصرین میں ان سے زیادہ لائق اور فائق کوئی نہیں، یہ ہر فن میں طاق ہیں، کسی مسئلے کو دریافت کریئے پھر دیکھیے "انداز گل افشانی گفتار" ہے۔

باوجود اس علم و فضل کے انتہائی خلیق، متواضع اور ملنسار ہیں مجھ سے بیعت ہو چکے ہیں یہ رنگ بھی بہت چوکھا آیا مگر عدیم الفرصتی یا یوں کہیے کہ درس و تدریس کے مشاغل سے فی الحال اتنا وقت نہیں نکال سکتے کہ تصوف اور سلوک کے مراحل بھی طے کر لیں۔ لیکن خدا نے چاہا تو میرے بعد میرا اور میرے بزرگوں کا نام روشن کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور انھیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

Marfat.com

۶۔ میرے شاگردوں میں جن لوگوں نے علم میں کمال حاصل کیا کہ ان میں مولوی حاجی عبدالرؤف قندھاری کی ذات غنیمت تھی۔ حاجی صاحب نے درس نظامی کی آخری کتابیں مثلاً مطول، ہدایہ اور بیضاوی مجھ سے پڑھ کر حرمین شریفین (زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً) کا رخ کیا۔ حج و زیارت کی سعادت حاصل کی۔ نصیبہ کے سکندر تھے حج سے جیسے ہی فارغ ہوئے پیغام اجل آ پہونچا اور انھوں نے وہیں جان جاں آفریں کے سپرد کی۔ قسمت دیکھیے دفن کہاں ہوئے جنت المعلیٰ میں۔ واقعی وہ عالم باعمل تھے اور سونے پر سہاگا یہ کہ اہل دل میں سے تھے حضرت شاہ غلام علی قدس اللہ سرہ کے خاص خلیفہ شاہ عبدالرحمٰن شاہجہاں پوری سے بیعت ہو کر میری خدمت میں حاضر ہوئے اور رفتہ رفتہ اس علمی مقام پر پہنچے تھے۔ (۷) میرے شاگردوں میں مولوی محمد مزمل ولایتی بھی تھے۔ ان کا تعلق حضرت شاہ سلیمان تونسوی سے تھا۔ درس نظامیہ کی آخری کتابیں مجھ سے پڑھ کر وطن واپس گئے۔

مولوی محمد نذیر جائسی کا شمار بھی میرے شاگردوں میں ہے انھوں نے درس نظامی کی آخری کتابیں مثلاً شرح مواقف مجھ سے پڑھی تھی۔ فارغ ہونے کے بعد جائس میں رہنے لگے۔

۹۔ میرے شاگردوں کی فہرست میں مولوی لطف اللہ لکھنوی کا نام آتا ہے۔ فلسفہ و منطق میں انھیں بڑا امتیاز حاصل تھا۔

Marfat.com

۱۰۔ مولوی فتح الدین ساکن سیدسراواں بھی میرے شاگرد ہیں۔

مندرجہ بالا شاگردوں کے علاوہ دوسرے حضرات نے بھی مجھ سے پڑھا ہے لیکن کوئی دینی یا دنیاوی شہرت نہ حاصل کر سکے اس لئے ان کے تذکرہ سے قطع نظر کرتا ہوں۔

۱۱۔ میرے شاگردوں میں ممتاز ترین شاگرد کا تذکرہ نبلئے یہ ہیں مولوی حکیم حافظ محمد عبد السبحان صاحب موضع نارہ میں ان کی بود و باش ہے۔ علوم متداولہ میں خواہ علوم عقلیہ ہوں یا نقلیہ، ریاضی ہو یا طب یہ اپنے تمام معاصرین میں ممتاز تھے۔ صرف ریاضی مجھ سے نہیں پڑھی ورنہ تمام علوم کی تکمیل میری ہی نگرانی میں ہوئی۔ طب کی تعلیم بھی میں نے دی ہے۔ آخر زمانہ میں مطب بھی میری نگرانی میں شروع کر دیا تھا۔ تعلم سے فارغ ہو کر وطن جانے لگے۔ مجھ سے مرید ہونے کی خواہش ظاہر کی چونکہ ان کے خاندان میں عام طور پر لوگ مولوی معین الدین اور ان کے آباء واجداد کے مرید ہوا کرتے تھے اس لئے میں نے مرید نہ کیا۔ وطن پہنچکر خواب دیکھا جیسے کوئی کہہ رہا ہو جاؤ حضرت کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ صبح ہی صبح الہ آباد روانہ ہو گئے افتاں وخیزاں اپنے کو مجھ تک پہنچایا۔ مجھ سے بیعت کے طالب ہوئے میں نے ٹالنے کی کوشش کی مگر جب زیادہ اصرار دیکھا تو داخل سلسلہ کر لیا۔ یہ بڑے بایہ کے مقرر تھے۔

Marfat.com

وعظ بہت عمدہ کہتے تھے علم ریاضی اور علم میراث پر عبور تھا۔ شعر بھی اچھے کہتے تھے ایک قصیدہ میری شان میں کہا ہے دیکھئے شاعری اسے کہتے ہیں

منزل عالی حضرت را ببیں ای آسماں — در بہ بوسی آستانش را بنہ صد نردباں
لطف و خلق و آدمیت جمع شد در سیرتش — وصف او را کی تواند تا بیارد در بیاں
یاد حاتم رفت از دلہا کہ حاتم گر بودے — حکمت فیض و کرم آموختی زو بیگماں
کار او دائم توکل ہم رضا و شکر ہست — یاد حق گردید شغلش در نہان و در عیاں
مرشد کامل برائے گمرہاں او ہست و بس — سید عالی نسب کس و ندید مثلش در جہاں
یافتہ دین نبی از ذات او تجدید باز — در جبینش نور می تابد چو خور بر آسماں
شد چو نشو فیض او از زرہ چرخ بریں — ابر گریاں شد ز حسرت چرخ گرداں شد ازاں
ہم بفن طب تفوق برد بر لقمان و ہم — فخر می سازند از نامش ہمہ پیر و جواں
خیر و برکت را بنائے نیست جز در کار او — رحمت حق میشود نازل براو در ہر زماں
آفتاب چرخ عظمت ماہتاب برج فیض — لذت ایماں ازو گیرید اے صاحبدلاں
دردمندی نہ کہ نزدش رفتہ و محروم شد — یک نگاہ لطف او کافی بود دارو آں
نیکی و حلم و مروت ختم شد بر ذات او — آفریں گویند بر حالش تمامی مومناں
حبذا تو اے علوم چاردہ خوش آمدی — با سن و تو نیست جائے جز در والائے آں
در دل ممدوح ما صد گنجہائے علم ہست — مخزن اسرار سبحانی شدہ بیشک ہماں

Marfat.com

دست جود او کمند انداختہ در بحر و بر — ظل فیض و فضل او مبسوط شد در دو جہاں
لب نہ جنباند مگر وقتی کہ ساز و ذکر خیر — جز دے ایں کارش نیابد بگماں از دیگراں
چوں ادب گفتہ کہ ذکر او بیاد در زباں — اسم او را گر بخواہی حرفی از مصرع بخواں
یا خدا دارش سلامت با ہزاراں خرمی — تا زمیں چرخ تازہ انجم است خاک از مرداں
از درش راجی رجا دارد بصد ہا التجا — کہ بچشم لطف او منظور باشد جاوداں

شاگردوں کے تذکرے کے بعد اسی مناسبت سے مریدوں کا بھی تعارف کرادوں پیر و مرشد قدس اللہ سرہٗ نے جب مجھے مسند آرائے خلافت کیا اس موقعہ پر لوازمات خلافت بھی عطا کئے۔ خرقہ و تسبیح نیز عصا عطا فرما کر یہ فرمایا تھا کہ اب سلسلۂ رشد و ہدایت تمہاری ذات سے شروع ہونا چاہئے میں اپنے کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا مگر مرشد کے حکم کی تعمیل بھی ضروری تھی بیعت و ارشاد کا آغاز حضرت کی زندگی میں ہو گیا تھا۔ ان کے بعد بھی یہ فیض جاری رہا۔ دور دور سے لوگ آتے رہے اور گوہر مراد سے اپنا دامن بھرتے رہے۔ چنانچہ اس شہر الٰہ آباد اور اس کے مضافات ونگڑھا شیخ پور رام گڈھ چندہ وغیرہ میں میرے سیکڑوں مرید ہیں۔ نیز مرزا پور، بنارس کانپور، بریلی حتیٰ کہ کلکتہ میں میرے بہت سے ماننے والے ہیں، حماز غلفار و مریدین کی تعداد بھی کچھ کم نہیں۔ چند صاحبوں کا تذکرہ کرنا جو علم و عمل میں نمایاں ہیں مناسب ہے۔

۱۔ مولوی حکیم سید مسیح الدین احمد۔ یہ میرے فرزند جگر بند ہیں اور یہی میرے جانشین ہیں۔

۲۔ مولوی سید شاہ محمد عباس یہ میرے برادر عزیز اور میرے ممتاز مرید اور خلیفہ ہیں۔

ان کی ابتدائی تعلیم میری ہی نگرانی میں ہوئی برسوں سے میری خدمت میں رہ کر راہ سلوک طے کرتے رہے سلسلۂ قادریہ اور سلسلۂ مجددیہ سے بھی فیض یاب ہوئے اور اب خود اس قابل ہیں کہ ایک عالم کی رہنمائی کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے تاکہ وہ اطمینان و سکون سے رشد و ہدایت میں مشغول رہیں۔

۳۔ سید محمد عبدالقادر۔ میری پھوپھی کی اولاد میں ہیں بھائی صاحب قبلہ نے انھیں اپنی دامادی میں لے لیا ہے۔ صبر و قناعت ان کی خاص صفت ہے۔ تصوف کے منازل سے گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں صراط مستقیم پر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۴۔ اب میں اپنے عزیز ترین مرید اور خلیفہ کا تذکرہ کروں گا۔ یہ ہیں حافظ محمد عباس علی خاں صاحب۔ مجھے ان پر ناز ہے۔ یہ مشہور مردم خیز قصبہ امروہہ کے باشندے ہیں۔ سلسلۂ قادریہ و سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ میں مجھ سے بیعت ہیں۔ مجھ سے بھرپور فائدہ اگر کسی نے اٹھایا ہے

Marfat.com

تو وہ عباس علی خاں کی ذات ہے۔ برسوں یہ میری خدمت میں رہ کر راہ سلوک طے کرتے رہے بالآخر کامل ہو کر نکلے۔ امروہہ اور اس کے اطراف میں ہزارہا آدمیوں نے ان کے دست حق پرست پر توبہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے اور فیض کا یہ دریا یوں ہی رواں رہے۔

۵۔ میرے جلیل القدر خلفاء میں سید علی منظور خاں صاحب رئیس امروہہ بھی ہیں۔ یہ امروہہ کے بڑے معافی دار ہیں تقریباً پچاس ہزار سالانہ کی آمدنی ہے، نسبی حیثیت سے بھی ممتاز ہیں۔ حضرت شاہ ولایت امروہوی کی یادگار ہیں اور سادات ہنڈیا سے ان کا تعلق ہے، ہنڈیا کی تلمیح بہت دلچسپ ہے۔

روایت ہے کہ حضرت شاہ ولایت کے صاحبزادے تحصیل علم کی غرض سے دہلی میں رونق افروز ہوئے۔ قیام گاہ سے کہیں دور کھانے کا انتظام تھا وہاں سے دونوں وقت کھانا آیا کرتا تھا ایک طالب علم بھی ناخواندہ مہمان کی حیثیت سے آ پڑے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ صاحبزادہ کا کھانا چلنے ہی آتا چٹ کر جاتے۔ آپ جب تشریف لاتے تو کھانا کب کا ختم ہو چکا ہوتا آخر نیت شب بخیر کہہ کر سو رہتے کچھ دن یوں ہی کٹے مگر تا کجے۔ ایک بار فرمایا۔ تکلف برطرف، میاں طالب علم تم شوق سے میرا ایک وقت کا کھانا کھا لیا کرو مگر دوسرے وقت کا کھانا میرے لئے

Marfat.com

چھوڑ دیا کرو۔ کم از کم ایک وقت تو مجھے کھانا نصیب ہو سکے گا مگر یہ نہیں وہ کس مٹی کے بنے ہوئے تھے اس تقسیم پر بھی ان سے عملدرآمد نہ ہو سکا اور حسب معمول کھانا غائب ہوتا رہا۔

ایک بار صاحبزادے صاحب بھوک سے بیتاب ہو رہے تھے بدقسمتی سے وہ طالب علم بھی سامنے بڑا جہاں تھا جلال کے عالم میں فرمایا کہاں ہے میرے والد کا شیر (یہ کہہ کر طالب علم کی طرف آپ نے اشارہ کیا) جا اسے کھالے۔ اچانک ایک شیر نمودار ہوا اور طالب علم کو چٹ کر گیا۔

اس کرامت کی بڑی شہرت ہوئی دہلی میں بچہ بچہ کی زبان پر یہ عجیب و غریب واقعہ تھا۔ وہاں کی شاہزادی آپ پر فریفتہ ہو گئی اپنی سہیلیوں سے کہا میں شادی کروں گی تو انہی صاحبزادہ والا قدر سے شاہزادی کے عشق کی خبر بادشاہ تک پہونچی۔ اس نے ہر چند شاہزادی کو اس خیال خام سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر شاہزادی صاحبزادہ کی محبت میں سرشار تھی۔ دن بدن اس کا عشق بڑھتا ہی گیا۔ آخر بادشاہ نے شاہزادی کا عقد آپ سے کر دیا شاہزادی رخصت ہو کر آپ کے پاس آگئی۔ رفتہ رفتہ یہ خبر آپ کے پدر نامدار حضرت شاہ ولایت تک پہونچی فرمایا میرے بیٹے نے میرا راز فاش کر دیا ؎

"منصور کو حریف نہ ہونا تھا راز کا"

Marfat.com

یہ کہکر آپ کے حق میں بد دعا کی۔ بد دعا کا اثر تھا کہ صاحبزادہ نے جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ شاہزادی نے اس حادثہ جانکاہ کے بعد آپ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا کہ بندی کو خدمت اقدس میں حاضری کا شرف بخشا جائے۔ حضرت کی اجازت ملتے ہی شاہانہ کروفر سے امروہہ پہنچی دوبارہ اجازت طلب کی حضرت اقدس نے فرمایا اس جاہ و حشم کے ساتھ یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر کار شاہزادی خود بنفس نفیس سکھ پال میں بیٹھ کر آپ کے دربار میں حاضر ہوئی کچھ دنوں کے بعد شاہزادی کو زچہ خانہ میں داخل ہونا پڑا بچہ جو ہوا وہ انسانی اعضاء کا ایک خاکہ تھا بلکہ مضغہ، گوشت سمجھئے۔ شاہزادی کو اس واقعہ سے بڑا دکھ ہوا۔ اس کے زخم ہرے ہو گئے آخر کار حضرت شاہ ولایت کو شاہزادی پر ترس آگیا۔ فرمایا اسے کسی مٹی کے برتن میں احتیاط سے رکھ دو تاکہ چالیس دن گزر جائیں۔ اب یہ کرامت دیکھئے کہ چالیس دن بعد اس برتن سے ویسی آواز آنے لگی جیسے بچہ کی پیدائش کے بعد ہوتی ہے۔ دیکھا تو واقعی بہت خوبصورت، متناسب الاعضا بچہ (جس کا بدن سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا) مسکرا رہا ہے، یہ بچہ بڑا ہو کر گبھرو جوان نکلا۔ انہی کی نسل میں جو لوگ پیدا ہوئے وہ سادات ہنڈیہ کہلائے۔ سید شاہ علی مظفر علی خاں اسی خاندان کے چشم و چراغ

ہیں۔

۶۔ میرے مریدوں میں حافظ سراج الدین اور ان کے صاحبزادے شیخ وہاج الدین بنارسی بھی قابل ذکر ہیں۔ یہ حضرات حضرت عبدالحق توشوی کی اولاد میں ہیں۔ انھوں نے ابھی کوئی خاص امتیاز نہیں حاصل کیا مگر امید ہے کہ ایک دن اپنے جد امجد کے طفیل میں اور خاص کر حضرت غوث پاک اور حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند کے صدقہ میں تصوف کے مدارج عالیہ پر پہنچیں گے۔

۷۔ میرے مریدوں میں شیخ عبدالقوی بھی ہیں یہ حکیم عبدالغفور صاحب کے لائق فرزند ہیں۔ موضع نارہ میں ان کی سکونت ہے سلسلہ نقشبندیہ میں ریاض کر رہے ہیں۔ ماشاءاللہ کافی ترقی کی ہے ان کے حالات بڑے امید افزا ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے نوازے۔

۸۔ عبدالرحمٰن خاں صاحب بھی میرے مرید ہیں۔ یہ غازی الدین حسین خاں صاحب تحصیلدار شہر الہ آباد پرگنہ چائل کے بھتیجے ہیں۔ پابندی سے میری محفل میں آتے ہیں یہ ان کا روز کا معمول ہے۔ میری ان پر خاص توجہ ہے۔ تصوف کی منزلیں طے ہو گئی ہیں۔ امید ہے کہ جلد کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔ اگر خدا کا فضل شامل حال رہا۔

Marfat.com

مندرجہ بالا مریدین کے علاوہ میرے بے شمار مرید ہیں لیکن سب کا فرداً فرداً تذکرہ کرنا میرے بس سے باہر ہے۔ بس اسی پر اکتفا کرتا ہوں یہ تو جناب والا کی فرمائش تھی جو پوری ہوئی۔

اب اسی امید پر اس کتابچہ کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

شاہ محمد شبیر عطا
خانقاہ کریمیہ سلون

ماہِ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۷۵ء

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

شجرۃ العارفین

منشی محمد علی الفت الٰہ آبادی

حسب فرمائش

شیخ بہار علی و شیخ گلزار علی رئیسان امروہہ مطبع قیصری الٰہ آباد

بار اول

[illegible]

بار ثانی

منجانب

مظفر حسن

Marfat.com

نام کتاب ———— شجرة العارفین

کتابت ———— محمد عرفان قاسمی

مطبع ———— نامی پریس لکھنؤ

بار ثانی ———— رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پس از حمد و نعت خدا و رسول | کنم وصف آن فرعهای اصول
که از نخل حیدر کشیدند سر | بشاخ حسین ع آوریدند بر
پی رستگاری از بند غم | کنم شجرهٔ شیر مردان رقم
به بندم به بازوی جان بهر آن | که باشد بروز جزا حرز جان
پس اول از آن هادی راه دین | کاو زنده جاوید گرد این زمین
درین شهر طرح اقامت نهاد | در فیض بر شهریان بر گشاد
چو پرسی ز من نام شهر و دیار | کنم بر تو با طرز خوش آشکار
دیاری که آبادیش از خداست | ز بس شهرها کش بهر شهرهاست
زمینش همانا که رشک سماست | سوادش تو گوئی که مینو فضاست
بسه جانبش بحرهای جزیل | روانند چون چشمهٔ سلسبیل
بنام اله است آبادیش | ز وادی ایمن بهین وادیش
مکانات این شهر مینو سواد | برفعت ز کیوان ز دل برده یاد

Marfat.com

خصوصاً دوائر کہ از کاملاں — بنا یافتہ چوں فضائے جناں
باعداد و صنع بروج فلک — مکینش موصوف بوصف ملک
کہ ہر یک بلند از بروج سماست — تو گوئی یکے از بروج سماست
ز برج فلک رتبہ ہائش جداست — کہ ہر دائرہ مرکز اولیاست
درین شہر فرخ بسمت جنوب — زمینے لبسے زندہ جائے خوب
کہ یحیی چو بابو رسازیم ضم — شود صاف نام محلہ علم
درین خاکِ پاک آن ولایت پناہ — بنا کرد کیواں نشاں خانقاہ
بہ جھونسی وچائل کیوای دمہ — لبسے قریہا نذر ایں خانقہ
ز آوان اکبر بوجہ کفاف — بنام ہمیں شاہ دیں بد معاف
اگر حاصلش را شوی خواستگار — بدان شانزدہ الف اند بشمار
چو نزد و ہست ایں خانقہ را بنا — لہذا بنامش کنم ابتدا
چو سازی ہدایت بہ اللہ ضم — شود اسم پاکش عیاں چوں علم
طریقت مآب و فضیلت پناہ — ہدایت کن خلق سوئے الٰہ
ازاں بعد آں مفخر عارفاں — ملقب بشاہ بدیع الزماں

Marfat.com

که در عہد سلطان فرخ سیر | رسید آں معانی بہ ایں نامور
سوم آنکہ بر رفعتش آسماں | برد رشک یعنی رفیع الزماں
کہ بیعت در ابوداز خال خویش | از و رونق خانقہ گشت بیش
بحدیکہ شہرت بنامش گرفت | ہمہ شہر فیضان عامش گرفت
سن رحلت او کہ اشرف بگفت | ازیں بعد آنرا نباید نہفت
نگارم من آنرا پے یادگار | کہ باشد سن رحلتش را شمار
رفیع الزماں شاہ عالی مقام | بدیع الزماں و سر اہل دید
زخمخانہ عشق در جام شوق | جو او کس مئے وصل کمتر کشید
ہمہ دیدہ از بہر دیدار حق | چو او عارفے چشم گیتی ندید
گذشت از جہاں بر تمنائے وصل | ندائے خدا چوں بگوشش رسید
بتاریخ آں کرد اشرف چو فکر | بگفتم بلے در بہشت آرمید ۱۲۰۸ھ
دریں جا چو ذکر آمد از خال او | مناسب نماید کہ از حال او
برانم سخن از پے آگہی | کہ او را چساں بود فرّہی
ز سادات و از خاندان شریف | لطیف النسب شاہ عبد اللطیف

Marfat.com

بعہد جلال الدین اکبری — سرافراز بود دست در سروری
قوی بازو دست چنگال بود — طرفدار صوبات بنگال بود
کہ در ہفت صوبات ہندوستاں — نبیر ز دیگے ہم بیک دانگ آں
بوسعت چو فکر زباں اوراں — بفسحت چو نطق فصیح البیاں
بآبادی و کثرت مال و زر — بہر صوبۂ ہند بد نامور
ہماں ملک آبادر اصوبہ بود — خداوند تدبیر منصوبہ بود
ولیکن چو بس دور اندیش بود — دراں منصب و جاہ درویش بود
بآخر چو خوف خدا برفزود — بیکبارگی ترک منصب نمود
چو شاہ بلخ ترک شاہی نمود — توکل بفضل الٰہی نمود
بچشماں کم دید آں جاہ را — پسندید ازیں ترک آں راہ را
بکندہ ز بر خلعت اکبری — فگندہ ز سر تاج نام آوری
لباس فقیرانہ در بر گرفت — یکے تاج مردانہ بر سر گرفت
بپائے طلب با دل پر ز نور — ازانجا گرفتہ رہ جون پور
بر شاہ راجو محمد برفت — ازایشاں کلاہ خلافت گرفت

Marfat.com

ازان پس بہ تعمیل ارشاد شان — رسیدہ بایں شہر میمون نشان
بران زندہ جائے کہ ذکرش گذشت — بیاد خدا بر توکل نشست
دمے کایں وقایع باکبر رسید — غمے گشت وچوں چارہ خود ندید
بنام نکو بیش بہ بہر کفاف — لبسے کالک وده نموده معاف
مثالش فرستاده ومنت نمود — بہ تسلیمش اوراچو ذلت نمود
سپش باز پس واو بعد از دعا — نوشتش کہ بر زر قلم فی السماء
مرا اعتقادے قوی شد شہا — کنونم بحال خودم کن رہا
غرض کرده از آن ذل سلطان ابا — زخود کرد عہد قناعت وفا
چوں زیں دار فانی بسوئے ارم — سفر کرد آں شاه عالی ہمم
سن رحلت آں ملائک شیم — رقم کرده شاہ رہاے شیخ عجم ۱۰۴۹ھ
سر اورا پسر بود قائم بنام — محمد بفرقش گرفتہ قیام
بفرقش محمد بقلبش خدا — درون و برونش ز دنیا جدا
چوں منظور حق نشر نسلش نمود — بنا چارے نسل رحلت نمود
یکے فاضلے بود صاحب جمال — شہ سومی راہماں بود خال

Marfat.com

ہمیں گونہ نواب عبد اللطیف
که بود ست چوں شاہ ادہم عفیف

برادر زن حبدا این شاہ دیں
بہ نواب او نیز ہمراہ بود

باین وجہ آں شاہ عالم پناہ
معلی لقب نامور بادشاہ

کہ نامش بزرگ ست و جاہش بزرگ
جلالش چو خور پایگاہش بزرگ

ہمایوں سیر شاہ اکبر بنام
جلال رخ دیں خیر الانام

بنامش سیورغال رانقش لبست
کہ او شوہر ہمشیر نواب ہست

کنوں حیف از گردش روزگار
ازاں حاصل صد صد وشش ہزار

فزوں چار صد ماند بر یک ہزار
بمقسوم اولاد آں نامدار

کجا الغت او قت ضائع کنی
کہ از کار دیگر وقائع کنی

بیا وز آہنگ خارج گزر
سرود شہر چار میں ساز سر

کہ بود او کمی شہر سلاں
فدائے محمد محمد زماں

زبس صاحب خرق عادات بود
خداوند کشف و کرامات بود

اگرچہ لیسے ہست از کشف او
ولیکن منم لبکہ اعجاز گو

بہ بہر نمونہ ازاں اندکے
زبسیار کم یعنی از صد یکے

Marfat.com

بطور یکے خوردست در گوش ام — بلا کاست و کم می نمایم رقم

بعاشورهٔ شہر اندوه زا — بیوم بکا و برونِ عزا

گزیں بانوِ شاه عالیجناب — کہ لبس پارسا بود عفت مآب

سبوہائے شربت پر از رائحہ — بر خوانده از صدق دل فاتحہ

نگہ داشتہ بود از بہر آں — کہ سیراب سازد لب تشنگاں

رساند بروح شہیداں ثواب — کہ ایزد بہ بخشش کند کامیاب

ز پیرانہ سالی و ضعف بصر — بناگہ ز پائے شتر نامور

چو واژوں سبو گشت شربت فتاد — بایستاد خاموش آں خوش نہاد

ازیں ماجرا بانوِ نیک تن — برسمے کہ گویند با شوئے زن

بدو گفت خندہ زناں کیں چہ شد — بچشم تو اے لامکاں بیں چہ شد

کہ شد شربت پاک مقسوم خاک — جوابش بفرمود شہ با تپاک

عجب شور کردن ترا عادت است — بہ بیں ایں سبو چہ پر از شربت است

بگیر و بہ ہر کس کہ خواہی بده — بمن عیب کوتہ نگاہے منہ

نظر چوں فگندند سوئے سبو — خود آں بود پر از شربت مشکبو

Marfat.com

بدیں گونہ اکثر کرامات شان | بدارند مردم بسے برزبان
لہذا بریں میکنم اکتفا | کہ مشتے نمونہ ز خرِدار ہا
نویسم کنوں قطعِ تاریخ آں | کہ آنرا نوشت اشرف خوش بیاں

آن محمد کو ملقب بود بادشاہ زماں
نقل فرمود از جہاں بر طارمِ اعلیٰ برفت
ہمچو بلبل مست بر بوئے گل گلزار قدس
روح از جسمش بدست قدسیاں بالا برفت
واقفِ راز نہاں و کاشف سرِ خفی
جاں پاکش ناگہاں در پردۂ اخفا برفت
چوں بگوش قلب او آمد صدائے ارجعی
جست از یں بند قفس شاداں سوئے مولا برفت
زیں خراب آباد عالم بر فضائے لامکاں
از پئے دیدار جاناں با دل شیدا برفت
قطب عالم ہادی دیں قدوۂ اہل صفا

Marfat.com

زیں حسن خاکی بر اوج منزل علیا برفت
آفتابے کز وجودش بود روشن ایں جہاں
وائے زیر تودہ خاکی ز فرق ما برفت
گفت لبیک اجابت چوں ندائی اجل
زود بر وقت سحر در جنت الماوی برفت
سال تاریخش چنیں گفت اشرف زار و حزیں
ہائے وا ویلا جنید عصر از دنیا برفت

کنوں سوئے کار خود آرم رجوع	بگویم ز حق باخشوع و خضوع
کہ یارب تو بر تربتش ہر بہار	بفضلت کہ باران رحمت ببار
ازیں نخل کو سر کشید آنچناں	کہ بگذشت از قصر ہفت آسماں
کشیدند سر ہفت پیکر کہ زاں	چو سیارہ و ثابت در آسماں
لبے ماہ و انجم پدید آمدند	در علم دیں را کلید آمدند
سخن رانم از وصف ہر ہفت تن	کہ ہر ہفت گردد عروس سخن
کنم کاغذ نامہ عنبر فشاں	زمین سخن را کنم آسماں

Marfat.com

ہمیں و بزرگند زاں ہفت تن — شہ خلد مسکن ظہور الحسن

کمالات او راست ادنیٰ دلیل — پئے عاجزاں بود نعم الوکیل

بسے پارسا بود و پرہیزگار — ریاضت کشاں و تہجد گزار

نوشت است قاسم چو تاریخ آں — وہم از سن رحلت او نشاں

ظہور الحسن شاہ اہل صفا — زہے زاہد پاک و قدسی نژاد

بتاریخ بستم زماہ صفر — دریغا سفر کرد سوئے معاد

سن وصل آں واصل ذات حق — بگفتا فلک داخل خلد باد ۱۲۷۶ھ

بریں نخل کو بود سدرہ مثال — شگفتند سہ گل بعز و جلال

بپا آنکہ ترتیب ماند بجا — بگویم شرح وصف گل غنچہ را

از آں ہر سہ یکے حافظ نیک تن — شہ با صفا یعنی احمد حسن

ستودہ میر عالم با عمل — بہر علم آبائے خود بے بدل

ہمیں فرع را عترت پاک ہمیں — چہار نر گلہا مبین و متین

سوم را چو سردار دیں دیدہ اند — خطابش بہ پاسبیں پسندیدہ اند

ازیں سا خطاب گل چہارمیں — پسندیدہ شد زینت صدر دیں

Marfat.com

هنوز این گل نورس و تازه تر | دهد دایه راز نیت دوش بر
ازان سه دو راه پدر رفته اند | که حافظ بایں خورد سالی شدند
بفضل خدا قادر کردگار | برین شاخ گل آب برکت ببار
نهال دگر کو صنوبر قدست | سهی سرو شاه حسین احمدست
جوانے سعید است شبیر بیان | شده سالک مسلک خاندان
ورا نیز دو تازه گل آمدند | طفیل احمد و هم عزیز احمد اند
هنوز ارچه طفل اند الا ذکی | بحدیکه گفتن توان اصمعی
خدایا تو این سرو شمشاد را | برومند دار از پئے مصطفےٰ
سهی سرو سوئم که از اخوتین | بود کوچک و نامش احمد حسین
جوان سعید است و صاحب تمیز | بخویش خوبی خویش سر دلعزیز
هنوز این سهی سرو آزاد ست | بیکتائی خویش دلشاد ست
امید است لیکن بفضل بهار | شود سرو بارور شکسار
دوئم پیکر پاک زان هفت تن | ستوده سیر شاه نور الحسن
فروغ رخش رشک حور و ملک | خصائلش همیں از صفات ملک

Marfat.com

برایں نخل سرسبز را دو ثمر — بفضل حق آں ہر دو ہم نامور
برادیں شاہ ابن حسن — کہ نام گل اولش بوالحسن
گل دیگرش کوست زرنگ سمن — علمش بعالم بلطف حسن
بر دوم آں سرور انجمن — شہ شمع روئے سراج الحسن
بآں شمع رو ہم گل غنچہ رو — ریاض الحسن نام فرخندہ خو
خدایا مر ایں نخل و فرع و ثمر — بفضل تو بادا بسے بارور
سوئم بیکر از پیکر ہفتگاں — مسمّیٰ اب و ابن شاہ بلاں
علی باحسن چوں کنی انضمام — شود نام آں شاہ جنت مقام
پے حج حرمین احرام بست — بشوق دلی بر جہازی نشست
چو مطلوب را طالب آمد پسند — نفرمود جائز کہ باز آ ورند
چو تا حشر در قسمتش بود حج — جہازش تبہ کردہ شد از بیں ہیچ
چو محو رضا بود زیستا بغرق — بہ بحر رضائے خدا گشت غرق
نوشتست تاریخ غرقی او — محمد علیم شہ نام جو
حضرت عمّ من براہ حجاز — شد ہم آغوش موجہ رحمت

Marfat.com

برکشم آه و گویمش تاریخ — که فرو شد به لجهٔ رحمت
۱۲۷۷ھ
بآن نخل پیرایهٔ باغ عدن — شده پنج گلها وز آن پنج تن
یکی مفتی شرع دین متین — که اسم شریفش شده میر دین
صفات کمالش ندارد حساب — همین بس که در ابتدای شباب
ز تحصیل علمی فراغت نمود — تصاعد بر اوج بلاغت نمود
نه بر مسند انست بالانشین — که سبقت گرفتست بر همنشین
بر این نوجوانی چو پیران پیر — شده مجمع مومنان را امیر
همین نخل شاداب را یک ثمر — ز گلهای ورد و سمن تازه تر
چو آثار رشد و بزرگی آن — پدیدند بس بر جبینش عیان
کبیرش به تضمین دین خوانده اند — بفرقش زر و گوهر افشانده اند
ازین نخل بار دو بهار آفرین — بر آور هزاران گل یاسمین
دگر آنکه او راست عالم مطیع — مقامش رفیع است و نامش رفیع
ز نامش چو دین سر برفعت کشید — بفرق خودش جای او برگزید
مر این ماه را اختر اسعد است — که نام سعیدش نیاز احمد است

Marfat.com

بفضل خود اے قادر ذوالجلال / کن این ماہ نوراچو بدر کمال
سوم آن رضیہ خصال گزین / کہ نامش رضی است بالائے دین
تمامی کلام خدا بر زبان / بدارد بخواند بہ ترتیل آن
چہارم کہ شد دین حق را نصیر / پس نام او دین شدہ جائے گیر
قوی حافظہ ہست و طبعش لطیف / کہ شد حافظ خوش کلام مجید
مہ پنجمیں کوست دیں را معین / بر آمد بہ پشتی او کار دین
ازاں پنج سہ سرو آزادہ اند / خدایا بکام دل خود رسند
چہارم ازاں ہفت گردون جناب / محمد حسن شاہ اشرف خطاب
لطیف و بدیع و رفیع المکاں / چراغ سمی نبی زماں
سر سالکان افسر عارفاں / شدہ زیب بخش سریر جہاں
فلک رفعت و آسماں آستاں / ملک خصلت و سرور راستاں
بر دور ریاضت ولایت ستاں / بدیں پرورِ فخرِ ہندوستاں
بر اورنگ دین شاد آزاد بود / خداوند تسبیح و سجادہ بود
طریقت پناہے ولی کاملے / ہدایت کن خلق و صاحب دلے

Marfat.com

زلطف مضامین بے ساختہ — بسے شہرہ در خلق انداختہ
خداوند دیوان حمد خدا — ثناخوان شان امام الہدیٰ
مرایں را تصانیف فیضانی است — کہ آں معدن فیض و کیدانی است
دگر ماحریفان تصنیف چند — بعلم تصوف ز فکر بلند
بنظم آمدہ چوں دُرِ شاہوار — کنوں ند آں شاہ را یادگار
دریغا بعمر سن اربعین — سوئے خلد گردید رحلت گزین
خوشا ملتفی قاسم نیک خو — بوصلش نوشت است تاریخ او
کہ آنرا نیابید پروردگار — نویسم دریں جابے یادگار
صوفی صافی کہ بود شاہ محمد حسن — عابد عزلت گزیں عارف عرفاں پناہ
عاشق حق حق پرست و مست از جام الست — ساغر وحدت بدست ساقی جادونگاہ
حیف کہ بست و دوم از مہ شعبان بود — رفت بگلگشت خلد وائے ازیں بزم گاہ
زود دل دردمند گفت ز روئے الم — سال وصالش ہمں واصل ذات الٰہ
۱۲۶۵ھ
ہم ایں شاہ را ہست شہزادۂ — بباغ سخا سرو آزادۂ
شجاع جہان و دلیر زمن — کہ نامش علم گشت حیدر حسن
کہ او از نژاد دل خیبر است — ہمہ سیرتش سیرت حیدر است

Marfat.com

مرا اورا گلِ ہست رشک سمن | رخ روشنش چون ضیاء الحسن
لہذا بایں نام موسوم ہست | ہنوز ایں پسر طفل معصوم ہست
ولیکن بتائید ذہن رسا | شدہ حافظ خویش بفضل خدا
خدایا تو ایں نخل نوبادہ را | بافضال خود بخش نشو و نما
بسجادۂ پاک جدین اُو | نشان وفیوضش رسان چار سو
چو سہ سال آمد بہ ایں نامہ بر | بہ باغ امید ایں شہ نامور
برآورد سہ تازہ سرو سہی | جنبیش پر از نور فرہی
بتاریخ ہفتم ربیع نخست | دریں باغ ایں سرو رعنا بُرست
چو دیدند روشن جبیں از سمن | خطابش نمودند مظہر حسن
زفکر شہ میر دیں نام جو | شد ایں اسم تاریخ میلاد او
چو ایں دُر ز کان صفا گوہر است | خطاب خوشش بندہ حیدر است
کہ یعنی بہ تضمین لفظ غلام | بہ حیدر ز تاریخش گشت نام
۲۲۲ ۱۲۹۳ھ
بفضل خداے قادر بے نیاز | بعمر و با اقبال ایں سرو ناز
بیفزائے برکات لا انتہا | طفیل شہ اشرف الاولیاء
ازاں ہفت خورنیر نجمیں | کہ بر نام او میکند فخر دیں

Marfat.com

جبینش پر از نورِ فضل و کمال — سہی سرو از جوئبارِ جلال
طریقت مآب و شریعت پناہ — بملکِ فضیلت یکے بادشاہ
رہِ معرفت را شہِ سالکاں — سمند افگن عرصۂ لامکاں
مفسر، محدث، فقیہ و کلیم — ادیب و لبیب و طبیب و حکیم
گزین نائب سید المرسلین — حسینی نسب سالکِ راہِ دیں
طبیبِ مریضانِ دردِ دلی — دلش گنج سرِّ خفی و جلی
چو با فخر رازی و از بو علی — و ہم نسبتش باشد از جاہلی
کہ بودند آنہا ادیب و طبیب — یکے را نبد علم معنی نصیب
نہ نازم کہ حکمت پناہی کند — کہ در فقر خود بادشاہی کند
وقارش فزوں تر ز قطبِ سماست — پئے خیمۂ دیں چو اوتاد ہاست
ستونِ شریعت ز دستش بپا — محلِ سلوک از رخش پر ضیا
ز قلزم فزونست فیضانِ او — کہ تشنہ لباں از رہِ چار سو
چہ ڈھاکی چہ بنگالی و ہوگلی — چہ سندھی چہ کشمیری و کابلی
چہ مدراسی و مرہٹ چہ گجراتیاں — چہ از وسطِ ہند و چہ سیواتیاں
چہ نیپال و لاہور و ملتانیاں — چہ سلہٹ چہ بلوچ و مکرانیاں

Marfat.com

بسے غزنوی و خراسانیاں	بسے مشہدی و صفاہانیاں
ارادت بدیں چشمہ آوردہ اند	بدل خواہ خود فیضہا بردہ اند
باقلیم جاں شاہ آزادہ اند	خداوند و تسبیح و سجادہ اند
مرا ایں شاہ را ہم یکے شہریار	چو دُرِّ یتیم آمدہ یادگار
کہ طبعش بلیغ و کلامش فصیح	رخِ اُو ملیح ست و نامش مسیح
حذاقت چو بدر از جبینش عیاں	ملقب شدہ با مسیح الزماں
فضیلت پناہ ست و حکمت مآب	ازیں رو مسیحاست اورا خطاب
چو آبا و اجدادِ صاحب طریق	بفضل و علوم ست بحرِ عمیق
بہ طفلی شد علامۂ روزگار	ہمہ دانی اش بر ہمہ آشکار
شہ صرفیان و سر نحویاں	امام ادیبان نادر بیاں
بعلم معانی و فن بیاں	سبق بُرد بر ذہن پیشینیاں
بعلم فرائض بہ فتوائے دہی	بہ پیش از شباب آمدش آگہی
درایدوں بفضل خدائے کریم	جوان است و درد دلی را حکیم
بہ تشخیص او بسکہ نازد دوا	کہ بر دست او کرد بیعت شفا
بگویند اورا حکیم ہمام	کہ بر ذات او گشت حکمت تمام

Marfat.com

خدایا تو ایں شاہ و شہزادہ را — کز و زینت ہست سجادہ را
بفضلت کہ بر فرق مستر شداں — لبسے سالہا ظل گستر بماں
پس از ختم ایں نالۂ دل کشا — شدہ ایں شہ دیں چو صاحب لوا
کہ یعنی بہ شہزادۂ کامگار — بفضل خدا آمدہ یادگار
پس سال دو ایں گزارش گری — بسال و مرور و زینک اختری
بہین و مہین و بہ آوان خوش — تولد شدہ پور خورشید وش
جبینش چو انوار دیں تافتہ — ز بشر نام ملا حسن یافتہ
ز سال ولادت چو خواہی نشاں — بہ شمس و بدین امیرش بخواں
ولیکن بترکیب طرز مصاف — کہ باشد بتو نام نامیش صاف
ششم آنکہ از ہفتگاں یکسراست — مخاطب بنام علی حیدر است
فلاطون منش ہست عیسیٰ نفس — بحکمت بدار دلبسے دست رس
بتحصیل ایں علم و کسب سترگ — شدہ مستفیض از اخی بزرگ
کہ نامش عیانست چوں مہر و ماہ — باقلیم حکمت یکے بادشاہ
بریں شاخ ہم سہ گل خوشنما — دمید نداز فضل رب العلا
ازاں ہا یکے ہست فولاد تن — علی دار برکافراں تیغ زن

Marfat.com

چوں اولاد را ضم کنی با حسن | شود نام آں دست دشمن شکن
ہم او را گوی ہست بزرور دلیف | چو فرحبد اُو نامش عبد اللطیف
دگر ہست زاں شاہ عشرت حسن | کہ نیس عرق ریز است در علم و فن
ذکی و ذہین ست و دقت پسند | الٰہی بعلمش کند بہرہ مند
بداں پور سوم تو اے ذی شعور | کہ نامش بخوانی محمد ظہور ۱۲۸۸ھ
اگرچہ ہنوز آں پسر کم سن است | جبینش ز آثار دیں روشن است
الٰہی تو ایں جملہ را شاد دار | بدہ ہر یکے را بسے یادگار
ازاں ہفت کاں اشرف الناس است | علمدار دین شاہ عباس است
ورائے کمالات آبائیش | بہی کار بینش ست و دانائیش
بہ تنظیم و تنسیق و فرماں دہی | بدارد بسے دانش و آگہی
دمے کاندریں ملک زرریز بود | سرآمد بحکام انگریز بود
بکرسی سررشتہ داری نشست | بسے بود حکام را پیش دست
بہ تحصیلداری نمود آں چناں | کہ کردند حکام تحسین آں
درایدوں کہ نزدیک دو سال ہست | کہ او ناظم ملک بھوپال ہست
بایں ہفتمی ماہ ہفتم سپہر | بفضل الٰہی دو خورشید چہر

Marfat.com

درخشنده گشتند با عز و جاه — یکے غیرت خورد گر رشک ماه
همانا که این هر دو مهر و مه اند — باقلیم اخلاق شاهنشه اند
خطاب نخستین محمد علیم — علم گشت و شد کنیت بوسلیم
سخن سنج طور سخن را کلیم — علیم علوم ست و طبعش سلیم
سخنداں چو حسان فخر عرب — چو سحبان وائل بعلم ادب
حریری مقام و نظیری نظیر — شهید بیانش قتیل و اسیر
چه نثر ظهوری چه نظم ظهیر — کلامش چو خورشید آفاق گیر
نه از انوری نور سخنش فزود — که گوی بلاغت ز سعدی ربود
درین دم که جز دے کم از سال هست — نمک خوار سرکار بهوپال هست
هم این ماه وارد سه اختر سعید — بران بادیوماً فیوماً مزید
سلیم سلیم الطبع اولین — سلامت بدارش جهاں آفرین
بود شاه منظور احمد دگر — سوئم مولوی محمد بفر
الهی تو این انجم و ماه را — بر اوج سپهر سعادت رسا
چنین برکت افزا باولاد شاه — که رشک آورد بر زمین و زماں
مه دوم آں آسمان ارتقا — عزیز جهاں شاه یوسف لقا
چه سازم بیاں وصف این رشک ماه — که نامش بود برکمالش گواه
هنوز این مه برج نیک اختری — نه برخورد با زهره و مشتری
بفضلت که اے قادر کردگار — چو این مه بزهره شود همکنار

Marfat.com

پے یوسف آں حسن اسلوب کن — کہ نسل در انسل یعقوب کن
درود خدا بر رسول کرام — کہ شد شجرۂ شیر مرداں تمام
صفات بزرگاں کہ سنجیدہ ام — زبس اختصارے پسندیدہ ام
لیے ہست لیکن پئے اختصار — ہمیں مختصر کردہ ام اختیار
کہ ہر در رہ نظم ار کشیدہ شود — بترسم کہ شجرہ قصیدہ شود
لہٰذا چنیں مختصر گفتہ ام — بیک رشتہ صد ہا گہر سفتہ ام
بدانی تو دانائے سر نہاں — کہ ایں معقلان ترا مدح خواں
نہ از بہر دنیائے دوں گفتہ ام — نہ بہر نمود و نمو گفتہ ام
ہمیں نژاد تیس کہ اے کردگار — طفیل ہمہ ہا بروز شمار
بخدمت پسندیش آزاد کن — بمقبولیٔ خدمتش شاد کن
طفیل رسول کریم اے کریم — باد سہل کن روز امید و بیم
بالفت بفرمائے محبوب خویش — کہ شافع شود الفت سینہ ریش
ادب گیر و خاموش شو الفتا — بکن توبہ و عذر از وزرہا
چو شد شجرۂ پاکبازاں تمام — شدہ آرزو ہم بتاریخ و نام
رسید از لب زہد در گوش ام — کہ شد شجرۂ نیک و زیبا رقم

۱۲۸۲ھ

ہم از بہر آگاہیٔ شائقین — شدہ نام او شجرۃ العارفین

Marfat.com

سبع سیارہ

یعنی

تاریخ وفات حضرات اعمام و والد علام نور اللہ مرقدہٗ

مع

منتخب قطعات تاریخ

از

شاہ محمد علیم الہ آبادی

Marfat.com

سبع سیارہ

غم واندوہ کے قصے بہت ہیں
نہیں ان سب کی گنجائش بیاں میں

غضب ہے آگئی آنکھوں کے آگے
سنا کرتے تھے جو کچھ داستاں میں

خزاں نے کردیا برباد اُن کو
ابھی پھولے تھے جو گل بوستاں میں

لٹی بازار گیتی میں یکایک
متاعِ نیک تھی جو ہر دکاں میں

نہیں کانوں میں اب بانگ جرس بھی
عجب وحشت ہے راہ کارواں میں

ہوئے تھوڑے دنوں میں سب روانہ
بڑی عجلت کی ٹھہری رہرواں میں

یہ ثابت تھا کسے ساتوں برادر
بنیں گے سبع سیارہ جہاں میں

کروں تفصیل بھی گر تھام لو دل
غم جانکاہ ہے میرے بیاں میں

محمد باحسن تھا نام جن کا
جو سجادہ نشیں تھے خانداں میں

ولی جن کو سمجھتا تھا زمانہ
گنے جاتے تھے جو کامل جہاں میں

جو لکھتے تھے کلام عارفانہ
فصاحت جن کے تھی طرز بیاں میں

ہوئی شعبان کی بائیسویں جب
وہی پہلے ہوئے داخل جناں میں

سن رحلت کہا یہ عارفوں نے
وہ فائق تھے علوم عارفاں میں

۱۲۶۵ ھجری

Marfat.com

ظہور اول حسن کا لفظ من بعد — جو یوں موسوم تھے اہل جہاں میں
ہوئی جب بیسویں ماہ صفر کی — بھر آئے اشک چشم خونفشاں میں
حلیم و عابد و پاکیزہ خصلت — معظم سب کے تھے جود و دہاں میں
جو یہ بھی ہوگئے جنت کو راہی — ہوا کہرام برپا انس و جاں میں

لکھی تاریخ یہ ماتم زدوں نے
فسانہ ہے دل ہر نوحہ خواں میں

۱۲۷۶ ہجری

علی کا نام ضم کر کے حسن سے — جو تھے مشہور ارباب زماں میں
جہاں میں جو نہایت تھے جوانمرد — جو تھے مضبوط وضع صادقاں میں
مآل اندیش حق گو مرد صوفی — مسافر دوست تھے تو کن فکاں میں
گئے وہ حج بیت اللہ کرنے — وفور شوق سے اس درمیاں میں
مہینہ آگیا شعبان کا جب — مقام جدہ جنت نشاں میں
ہوئے دم میں یہ غریق بحر رحمت — شہیدوں سے ملے وہ کارواں میں
لکھی تاریخ اس کی ناخدا نے — یہ کس کا شور ماتم ہے جہاں میں

۱۲۷۷ ہجری

بالفاظ محمد اور عباس — ہوئے تھے نامور جو اس جہاں میں
جہاں میں جو مرے مشفق پدر تھے — یہ نیش ہے جن کے غم کی جسم و جاں میں

Marfat.com

خلیق و ذی مروت با سخاوت — بڑے کامل تھے جوہر امتحاں میں
ہوئے تھے جو ازل کے روز پیدا — طریق نیک و وضع راستاں میں
زمانہ جن کا تھا مداح دل سے — نہ تھا جن کا کوئی ثانی جہاں میں
جو لوٹے سیندھیا کے شہر سے وہ — تو آئے بھرت پور آتش فشاں میں
تلاوت کرتے تھے جامع میں ہر دم — اسی سال غم و کلفت نشاں میں
ہوئی جو بیسویں جس دم رجب کی — لگی لوں سخت جسم ناتواں میں
بروز جمعہ اس کے دوسرے دن — جگہ کی اپنی جنت کے مکاں میں
پڑھا تو سو نمازی نے جنازہ — اثر تھا یہ قلوب مومناں میں
گئے تھے زاد راہ حج کے دھن میں — ثواب حج کو پایا درمیاں میں

لکھی تاریخ ارباب وطن نے
سفر کرتے ہی لو پہنچے جناں میں

۱۳۰۱ ہجری

ہوئی پھر بیس وہ شوال جس دن — اسی سال الم کے درمیاں میں
علی حیدر جو تھے نواب صاحب — بہت مشہور ہر پیر و جواں میں
وہ عابد ہی نہ تھے حکمت کے ماہر — مسیحا تھے مریضان جہاں میں
سوئے جنت غرض وہ بھی سدھارے — غم و رنج فراق رفتگاں میں
سن تاریخ رضواں نے بتایا — ہوئے داخل رفیقان جناں میں

۱۳۰۱ ہجری

Marfat.com

پھر اس کے بعد ہی نورالحسن بھی — جو تھے شمع تجلی دودماں میں
رفیق القلب و خوش خواہل ہمت — معاون تھے جو کار ایں و آں میں
ہوئی ذی الحج کی جب تاریخ ہفتم — گئے خنداں ارم کے گلستاں میں
چراغ زندگی جب ہو گیا گل — سیاہی چھا گئی چشم جہاں میں

لکھی تاریخ رحلت کی فلک نے
اندھیرا سا ہے قطع خاکداں میں

۱۳۰۲ ہجری

قیامت آگئی یہ اور سر پر — رہے یہ بھی نہ باقی جب جہاں میں
وحید عصر و علامِ زمانہ — جو فخر دین احمد تھے جہاں میں
طبیب و حافظ و درویش و حاجی — بڑے ممتاز تھے جو عز و شاں میں
حکیم بادشہ جن کا لقب تھا — جو حاذق تھے اطبائے زماں میں
فرشتہ خصلت و چرخ ہدایت — جو سجادہ کے زینت تھے جہاں میں
ربیع آخری کی بست و سوئم — گئے تفریح کو باغ جناں میں
ہوئی تاریخ رحلت کی مجھے فکر — جو مدفن سے میں لوٹ آیا مکاں میں

درون زار سے نکلی یہ آواز —
سحاب علم تھے ہندوستاں میں

۱۳۰۲ ہجری

Marfat.com

نظر کرتا ہوں میں اب جس طرف کو ۔۔۔ گل پژمردہ ہیں سب اس خزاں میں
مکان رہرواں وحشت کدہ ہے ۔۔۔ عجب عالم ہے ہوکا دود ہاں میں
جو کچھ صدمے ہیں دل پر کچھ نہ پوچھو ۔۔۔ لگی ہے آتشِ اندوہ جہاں میں
نہیں جز صبر لیکن کوئی چارہ ۔۔۔ عبث مصروف ہوں شور و فغاں میں
یہی ہیں عالم فانی کے قصّے ۔۔۔ بڑے جھگڑے ہیں دور آسماں میں
رہے گا الغرض باقی نہ کوئی ۔۔۔ سبھی ہیں چند روزہ اس جہاں میں
وہی ہے لایموت و حی و قیوم ۔۔۔ یہ جلوے دم کے ہیں سب انس و جاں میں
خداوندا ترے فضل و کرم سے ۔۔۔ رہیں دائم یہ سب باغ جناں میں
علیم زار پر بھی ہو ترحم ۔۔۔ کہ وہ رسوا نہ ہو کون و مکاں میں
کہاں تک کیجیے شرح مصیبت ۔۔۔ کہ اب باقی نہیں طاقت بیاں میں
بس اب اس نظم کی تاریخ آگئے ۔۔۔ میں لکھدوں ہے عجائب غم بیاں میں

١٣٠٣ ہجری

Marfat.com

انتخاب قطعات تاریخ فارسی از شاہ محمد علیم الہ آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ تاریخ ولادت نور چشم سید شاہ محمد سلیم سلمہ الکریم بتاریخ بست و دوم ماہ رجب وقت نواخت دہ ساعت بروز پنجشنبہ بمقام الہ آباد متولد شد۔

نور چشمم چو از ولادت خویش　　شد بہر جان دل مسرت زا
سالِ میلادِ او علیم بگفت　　باعث راحتِ دل و جانہا
۱۲۸۲ھ

ایضاً

پے سالِ میلاد طفل سلیم　　کہ مسعود بودہ ز وقت ازل
بگفتم علیم از سرِ انبساط　　زہے طفلک نیک بخت ازل
۱۲۸۲ھ

ایضاً

سن تاریخ این مولود مسعود　　بما در گشت ہر گہ زیب آغوش
بسال عیسوی خورشید انور　　چراغ خانہ فرمود از سر ہوش

۱۸۶۰
۵
۱۸۶۵ء

Marfat.com

قطعہ تاریخ ولادت برخوردار سید شاہ حافظ ضیاء الحسن فرزند برادر صاحب قبلہ سید شاہ حیدر حسن صاحب

در مہ خورداد تاریخ یکم
چوں تولد طفل نیک انجام شد
شد مسرت زا دل حیدر حسن
غیرت عیدین صبح و شام شد
سبزا نور نظر کز جلوہ اش
غیرت خورد یدۂ ایام شد
شار باسم سال او فکرم علیم
میر خیبر الدین حسینش نام شد
۱۲۸۳ھ

قطعہ تاریخ ولادت فرزند دلبند برادر عزیز القدر مولوی حکیم سید شاہ مسیح الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ

چوں ز میلاد نور چشم مسیح
مژدۂ جاں فزا رسید بگوشش
از ظہور مسرت خاطر
فرط شادی مرا ربود ز ہوشش
آں قدر شاد شد علیم حزیں
کہ بزد بانگ تہنیت بخروشش
بحیات جناب حضرت خضر
اے مجیب الدعا دعائے بنوشش

تا بود بزم زیستن قائم | نشود شمع زندگیش خموش
ناگہاں بہر سال تاریخش | بدلم زد چو بحر فکرم جوش

بسبیل دعائے طول حیات
زندگیش بخش گفت سروش
۱۲۹۵ ھجری

قطعہ تاریخ ولادت پسر بخانہ سید محمد سلیمان خلف محمد عبدالحکیم
خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مرحوم

یوم آدینہ و بوقت حسن | روئے خود ماہ و قمر ز شرم نہفت
از وجود پسر سلیماں را | شد دل و جاں بشادمانی جفت
پاسباں چوں سعادتش گردید | دیدۂ فتنہ در زمانہ بخفت
از مضامین سال میلادش | گوہر تازہ چوں علیم بہ سفت

از لب خویش دیو چرخ کہن
لعل انگشتر سلیماں گفت
۱۲۹۲
۴
۱۲۹۶ ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ ولادت برخوردار سید بشیر الدین احمد خلف برادر عزیز مولوی سید شاہ امیر الدین احمد

مشتاق ہر دو عالم سید امیر دیں را — فرزند نور چشم و لخت جگر عطا کرد
فکر سن ولادت چوں شد علیم ما را — آمد ندا از ہر سو خالق پسر عطا کرد

۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ ولادت پسر مولوی ابو الخیر محمد مکی صاحب خلف جناب مولوی سخاوت علی صاحب مرحوم جونپوری

حق چو محمد مکی را — کرد عطا زیبندہ پسر
سجدۂ شکر آورد بجا — آں کہ بگوشش ایں خورد خبر
یارب بخش پسر را ہم — علم و تقویٰ ہمچو پدر
زینت و زیب حیات جہاں — ہست مسلم چوں ز پسر
گفت علیم سن از سر زیب — راحت روح و روان پدر

۱۲۹۹ ہجری

Marfat.com

قطعہ تاریخ ولادت فرزند سعید نجانہ برادر سید آل حسن سلمہٗ

چوں نیمہ از ربیع اول — آمد بشمردن زمانہ
یکشنبہ دو پاس شب کہ بگذشت — از فضل و عنایت یگانہ
از آل حسن نجانۂ او — شد جلوہ گرے چراغ خانہ
چوں دید سعادتش بگیتی — نکہت شدہ از جہاں روانہ
زہرہ چو شنید مژدۂ او — انگیختہ از طرب ترانہ
بگذشت چو شب بایں مسرت — شہرت بگرفت ایں فسانہ
آخر بصباح از دف جوش — بنواختہ مہر شادیانہ
کیں نور نظر باد یارب — صیقل کن دیدۂ زمانہ
وز چشم بد و حوادث دہر — یارب دارش بر کرانہ
از سال بگوشش گفتگوی — آمد چو علیم در میانہ
خورشید سال عیسوی گفت
تاریخ زہے چراغ خانہ

۱۸۸۴ء

Marfat.com

قطعۂ تاریخ تولد فرزند نجابتہ برادر عزیز سید عزیز حسن سلمہ اللہ تعالیٰ

بخشید حق عزیز حسن را چو بخت دل | مانند غنچہ خاطر پژمردہ ام شگفت
بردم چو سر بزانو فکر خودم خرد | از بہر سال آں کہ با اقبال باد جفت
در عین انبساط دل شاد من علیم | سرمایۂ ہمیشہ بہار حیات گفت
۱۳۰۴ھ

ایضاً

آں عزیز من کہ ہست نامش عزیز | حق ورا بخشید طفل نیک خو
سال میلادش اگر خواہی علیم | قوت دل راحت جانش بگو
۱۳۰۴ھ

ایضاً

بہ عزیز الحسن برادر من | از خدا طفل نیک انعام است
گو بفصلی علیم گر پرسند | مظہر الدین احمدش نام است
۱۲۹۳ فصلی

قطعۂ تاریخ حفظ قرآن شریف برائے برخوردار رسیدہ حافظ محمد سلیم سلمہ الکریم

آں سلیمے کہ سلیم الطبع است | ورزازل ہست سعادات سرشت
چوں نگیں نقش حروف مصحف | بر سر لوح دل خود بنوشت
در جوانی کہ بحفظش پرداخت | دانہ حسن عمل نیکو کشت
بارک اللہ تعالیٰ فی الخیر | دور تر باد از و خصلت زشت

Marfat.com

سر خرو بر دبزانو چو علیم — دید خنداں گل مضموں چو بہشت
خامۂ او سن تاریخش باز — حافظ مصحف نیکوئے نوشت

١٣٠٣ھ

دائرہ غرق بہا حضرت عمی محترمی قبلہ و کعبہ جناب سید شاہ علی حسن مرحوم و مغفور

بسم اللہ الرحمن الرحیم الودود الحی الکریم

١٢٧٧ھ

حضرت عم من براہ حجاز — قطعہ — شد ہم آغوش موجۂ رحمت

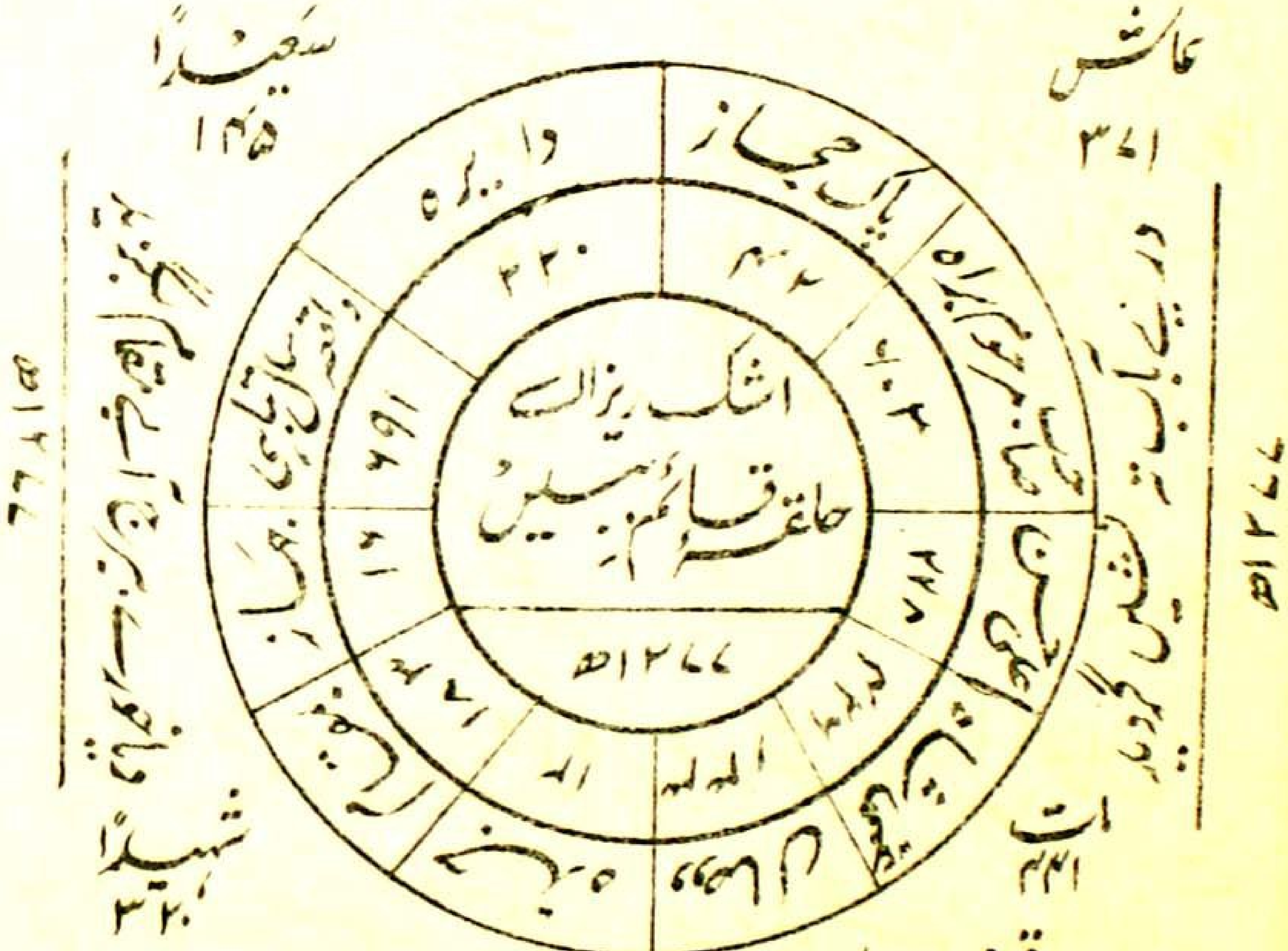

سال غرقش ای علیم حزیں — گو فرود شد بلجہ رحمت

١٢٧٧ھ

کتبہ ابو سلیم المدعو بشاہ محمد علیم

١٢٧٧ھ

قطعہ تاریخ وفات والدہ ماجدہ جناب قبلہ وکعبہ ام مولوی سید محمد عسکری خانصاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشن یافتہ

کہ شب یکشنبہ تاریخ ۱۳ جمادی الاول ۱۲۸۶ھ جان بحق شدند

عن قضاءِ اللہ ماتت جدتی
رب ادخلہا بجنات النعیم

اقتضا فکری لحول الارتحال
قال روحٌ قل غفرہا من علیم
۱۲۸۶ھ

قطعہ تاریخ خالہ صاحبہ مغفورہ طاب اللہ ثراھا

چو روزِ ماہ محرم شمار گشت بہفت
بیوم شنبہ وہنگام نیک وقبل ضحیٰ

پس از وفات ولیدے بروزِ ہشتم او
چو سی وہفت بدنیا گذشت سال لقا

ہزار حیف کہ آں خالۂ من محزوں
سفر گزید زدنیا بعالم عقبیٰ

بفضل خویش خدائے کریم آمرزید
کہ گشت روح بنام خدا بجسم خدا

بحق احمد مختار وآل اصحابش
بیاد رحمت حق بر روانش صبح ومسا

علیم حضرت باری چو کرد مغفرتش
برائے سال وصالش بس است اغفرہا
۱۲۸۱ھ

قطعہ تاریخ وفات حضرت والدہ ماجدہ ادخلہا اللہ فی الجنان

نمی دانم کہ اے چرخ ستمگر
چہ بید اگشت سامان قیامت

چہ نازل شد بلائے تازہ برسر
چہ بخشا دہست یاب رنج وآفت

Marfat.com

که روز شانزده از شهر ذیقعد | به یکشنبه بوقت هفت ساعت
چو امّ مهربان من دریغا | روانه شد ز گیتی سوئے جنت
ز فرط ماتم او چون شب تار | بچشمم تیره شد روز مسرت
مپرسید اے انیسانم مپرسید | که دارم من چه در دل داغ حسرت
نباشد درد ما را انتہائے | سخن رانم چه از رنج و مصیبت
بوقت واپسیں پابوسیٔ او | نبود از روز اول چون بقسمت
رسیدم بر مزار او ز بھوپال | بروز سوم از ایام رحلت
بیفشاں اے فلک بر فرق من خاک | بریز اے ابر بر من اشک حسرت
دریغا حسرتا کے مادر من | پسندیدے مرا در رنج فرقت
ربودی سایہ شفقت ز فرقم | کجائی مادرا من خاک پایت
چه می نالی علیم زار خاموش | دعائش کن بمحراب اجابت
خداوندا بافضال خدائی | برو نازل بکن باران رحمت

اگر خواهی سن رحلت ز هجری
بیار اندر شمار از لفظ رخصت
۱۲۹۰ھ

Marfat.com

قطعۂ تاریخ وفات جناب قبلہ میر فرخ علی صاحب مرحوم جد فاسد

برادر عزیز مولوی سید شاہ مسیح الدین احمد صاحب

چوں آں فرخ علی پیر طریقت | کہ از ذاتش ظہور رسم دیں شد
شب پنجم ز رمضان المبارک | دریغا زیں جہاں رحلت گزیں شد
برائے طالبان راہ ایقان | ظہور حشر بر روئے زمیں شد
علیم از سال وصل او بپرسید | فلک گفتا سوئے خلد بریں شد

۱۲۷۶ھ

قطعۂ تاریخ وفات زوجہ عمی معظمی قبلہ و کعبۂ دو جہاں مولانا و مرشدنا نوی حافظ حاجی حکیم سید شاہ فخر الدین احمد صاحب عرف حکیم بادشاہ

ز ماہ صفر چوں شب شانزدہ شد | اثر گشت معدوم رنگ شفق را
بیا دخدا زوجۂ حضرت عم | کہ مشہور با فخر دیں شد بدنیا
بصد اشتیاق بقائے الٰہی | بخلد بریں رفت محو تمنا
علیم حزیں گفت سال وصالش | شدہ صاحب عصمت از دار دنیا

۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ وفات جناب قبلہ و کعبہ حاجی سید شاہ غلام علی صاحب مرحوم جد فاسد برادر صاحب مرحوم سید شاہ حیدر حسن صاحب

معدن تقوی مصدر حلم | مخزن عرفاں آل نبی

Marfat.com

قبلهٔ ایقان مظہرِ دین | کعبۂ ایمان مردِ ولی
گرم روے در راہ فنا | تارک ایں دنیائے دنی
بست و دوئم از ماہ رجب | رفت ز دنیا استغنی
در شبِ شنبہ وقت حسن | شد ز جہاں آں جانِ سنی
سال وفاتش جست علیم | گفت معاذ و عقل جلی
نامش خوانی از سرآہ | سید حاجی غلام علی

۱۲۷۸ھ

قطعہ تاریخ وفات استادی معظمی میر اعظم علی صاحب اعظم الہ آبادی

کیست تا بشنودہ فسانۂ غم | بکہ گویم ز حسرت استاد
خاک بر فرق زندگانی من | ترک جہاں بہ بفرقت استاد
بسخن خیر یاد باید گفت | کز جہاں گشت رخصت استاد
بس علیسوی شود منظور | اگرت سال رحلت استاد
سال نقلش علیم زار بگو | از سرآہ حضرت استاد

۱۸۶۵

قطعہ تاریخ وفات جدہ میر احسان علی صاحب

روز جمعہ جدۂ احسان علی | از جہاں چوں مائل فردوس شد
سال وصل او بگوشش من علیم | گفت رضواں داخل فردوس شد

۱۲۷۹ء

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات والدہ برادر عزیز سید حافظ ولایت حسین سلمہ

زوجہ میر عسکری زکٹرا — رفت بہر علاج الہ آباد
روز یکشنبہ ہشتم شوال — بتہ خاک مہر رو چو نہاد
حیف زیں منزل دیار فنا — بست رخت سفر بسوئے معاد
سال رحلت علیم زار بگفت — رحمت حق بروح پاکش باد

۱۳۰۲ھ

قطعہ تاریخ وفات مولوی غلام امام شہید

نصف مہ چوں شد از مہ شوال — ہم ز یوم الخمیس صبح دمید
عاشق مصطفےٰ غلام امام — آں کہ بود از سنان عشق شہید
آں کہ بوداست شاعر بےمثل — آں کہ بوداست در زمانہ وحید
اے دریغا کہ در الہ آباد — سال عمرش باختتام رسید
حیف بارش اماں ندا داجل — ناوک درد چوں بسینہ خلید
شد بیک لحظہ راہی از دنیا — وز تن پاک مرغ روح پرید
صبر و تسکیں چو رخت بست از دل — از دو چشم سرشک غم بچکید
ہر کہ بشنید حال رحلت او — نوحہ کرد و گریست و نالید
سر بزانو دراں زماں چو علیم — بہر تاریخ رحلتش گردید
مصرع سال او سروش بگفت — شد اے وائے ارتحال شہید

۱۲۹۶ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات مولوی شاہ محمد نقی صاحب خلف مولوی شاہ تراب علی صاحب کاکوروی

حسب فرمائش سید حسن بلگرامی

مولوی شاہ نقی عارف — خلف الصدق تراب اکرم
زاہد و عابد و محبوب خدا — جامع فضل و کمالات اتم
گفت لبیک بداعی اجل — وز غمت گرد دو چشم پرنم
من کہ باشم کہ چکانم اشکے — خون چو بگریست بہجرش عالم
صبر کن صبر علیم محزوں — کہ شود شاد غفور اعظم
بہتر این است کہ سال وصلش — فکر کن در دل و برگیر قلم
کن رقم در سن ہجری تاریخ — ہائے شد راہی بستان ارم

۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ تعمیر چاہ مسجد دائرہ

چاہ نو در احاطہ مسجد — شدہ تیار خوں بفضل کریم
سال تاریخ او بطرز دعا — چشمہ فیض ساز گفت علیم

۱۳۰۶ھ

قطعہ تاریخ وفات شاہ معظمی مولوی عبد السبحان صاحب ساکن قصبہ نارہ ضلع الہ آباد شاگرد رشید مولانا و مرشدنا سیدہ شاہ حکیم فخر الدین احمد صاحب حکیم بادشاہ

چو شد روز ششم از نیم محرم — کہ از آغاز سالش بود پیوند

Marfat.com

دریغا عبد سبحاں فاضل دہر | کہ شغلش وعظ بود و کار او پند
سوئے ملک بقا رخت سفر بست | بشوق وصل یزداں آرزو مند
چو استاد من و تلمیذ عم بود | دلم اندر غمش نالید یکچند
ندیدم اندریں چوں چارۂ کار | ازیں کردم در کلفت بر و بند
پئش سر را فرد بردم بزانو | علیم از بہر سالش چوں دمے چند
بگفتا فاتحہ خوانے بگورش | بگن آمرزشِ اولے خداوند
۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ وفات حضرت پیشوائے سالکین مولانا و مرشدنا عم مکرم قبلہ دین و ایمان جناب حافظ حاجی سید شاہ حکیم فخر الدین صاحب عرف حکیم بادشاہ

ماہ ربیع الثانی سطے | کرد چو روز بست وسوم
حضرت عمی فخر الدین | فیض و ہدایت را قلزم
نیر علم و حکمت و فقر | گشت چو زہر مغرب گم
در غم ہجرت شد ز زمیں | نالہ من بر چرخ نہم
مصدر حکمت خاکش باد | نشر شود تا شور قم
جوش بگورش زد چو علیم | خون سرشکم چوں مے خم
سال وصالش پرسیدند | گفتم نور ترتہم
۱۳۰۴ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات سید محی الدین صاحب حسب فرمائش برادرم سید لطف اللہ صاحب

آں کہ در دسرِ محی دین بود — زاہد و زبدۂ ارباب ھمم
خلق سید حسینیش می خواند — بود کاں آل رسول اکرم
صد و دو نیم بروز جمعہ — چوں گذشت از سن عمرش بیھم
روز سوئم ز محرم ہیہات — سوئے فردوس شدہ زیں عالم
سال او گفت علیمِ محزوں — وائے شد راہی بستان ارم

۱۲۹۱ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب مفتی اسد اللہ خانصاحب صدر الصدور ساکن محلہ چتر ساری شہر جونپور از یکے اعزائے دائرہ شاہ اجمل

چو زِ شہر جمادی الاولیٰ — روز اول قدم بدہر نہاد
صدر اعلیٰ و مفتیِ ذی فضل — اسد اللہ خانِ نیک نژاد
وا دریغا کہ بعد نصف الیوم — رخت یکشنبہ را بسوئے معاد
قرب ہفتاد سال از عمرش — کہ گذشتہ بعالم ایجاد
چوں بذکر خدا بسر بُردش — زیں دم مرگ ماند نامش یاد
سر چو بردم فرو بزانوِ فکر — بہر تاریخ با دلِ ناشاد
مصرعہ سال او علیم نوشت — منزلش از جوار رحمت باد

۱۳۰۰ھ

Marfat.com

قطعۂ تاریخ وفات اہلیہ برادر عزیز سید شاہ رفیع الدین سلمہ اللہ تعالیٰ

زوجۂ بود رفیع الدین را — پاک داماں وزنے با عفت
بست و ہشتم ز جمادی دگر — جائے خود کرد بقصر جنت
بود دوشنبہ و قرب مغرب — کز جہاں کرد بعقبیٰ رحلت
پدرش فخر جہاں فخر الدین — زار نالید بدل از حسرت
شد ندائے ز سر بالینش — منزلش باد بجوار رحمت

۱۲۹۴ھ

قطعۂ تاریخ وفات حضرت استاذی جناب مرزا امداد بیگ که بتاریخ بستم ذیقعدہ رحلت فرمودند

آں حضرت میرزا امدادا — کز تیغ غمش دلم دو نیم است
روز بستم زماہ ذی قعد — زیں دار فنا جو رخت بربست
بنگاشت علیم سال نقلش — یا رحمت حق بجان پیوست

۱۲۹۵ھ

فقرۂ تاریخیہ

بجوار رحمت منزلش بادہ

۱۲۹۵ھ

قطعۂ تاریخ عقد برخوردار حافظ منظور احمد مد عمرہٗ

چو منظور احمد سعید ازل — ولید سعید خجستہ نہاد

Marfat.com

به بست و چهارم زماه رجب — به هنگام شب با دل شاد شاد
شده منعقد خوش بعقد نکاح — زمانه به رخ باب عشرت کشاد
الٰہی با آفاق داماد یش — به لطف و عنایات مبارک کناد
کنوں اے علیم از پے سالِ عقد — بگو اے خدا کامرانش کناد
۱۳۰۳ھ

تاریخ عقد اول برادر عزیز رفیع الدین احمد سلمہ

وقت احسن روز جمعہ بست و چہارم از رجب — کہ خدا شد چوں رفیع الدین احمد نیک خو
خوش بگفتم مصرع تاریخ عقد او علیم — شاہد مقصود آمد در کنار آرزو
۱۲۸۴ھ

قطعہ تاریخ عقد ثانی سید محمد فاضل ساکن محلہ قضیانہ قصبہ کڑا

چوں محمد فاضل از فضل خدا — بادہ پیمودہ زجام انبساط
سکہ عشرت زدہ بارِ دگر — ہمچو نوشاہاں دریں کہنہ رباط
از برائے یادگار سال عقد — فکر را شد با دل من ارتباط
از لب جم خورد در گوشم علیم — باز حاصل گشتہ آوان نشاط
۱۲۸۵ھ

قطعہ تاریخ زفاف شادی اول سید محمد فاضل

فاضل ام شب زریزۂ الماس — دُر ناسفتہ راچو دُر سفتہ

Marfat.com

از سر انبساط سال زفاف — بلبلے گفت غنچہ لشگفتہ
۱۲۸۳ھ

قطعہ تاریخ عقد برادر عزیز سید آل حسن سلمہ اللہ تعالیٰ

اے خوشا روز عقد آل حسن — کہ شدہ سال و مہ قرین نشاط
می سزد گر بہ بارگاہ سرور — جبہ سائیم بر زمین نشاط
اے فلک بہر زیب دستارش — طرہ سازی زیاسمین نشاط
دست برداشتہ بحضرت حق — می نمائیم دعا بحین نشاط
کز مئے عیش تا ابد در فلک — باد لبریز ساتگین نشاط
اختر بخت ارجمند بہا — باد تابندہ از جبین نشاط
ہم دریں وقت شادمانی ہا — کہ بگوئی ز بہترین نشاط
ناگہاں از علیم پرسیدند — مصرع سال او بحین نشاط
سال او گفت ہاتف امید — ماہ با زہرہ شد قرین نشاط
۱۲۹۱ھ

قطعہ تاریخ طبع رسالہ مقالہ الحزین من تصنیف مولوی عبد السبحان صاحب

خدائے پاک دہد اجر عبد سبحان را — کز و بماند درون جہاں مقالۂ خیر
برائے رد عجالہ چو در سخن آمد — گرفت جلوے چو حق ہر زباں مقالۂ خیر
چناں کہ حسن کمال است جوہر ذاتش — نگاشت است نکو ہمچناں مقالۂ خیر

Marfat.com

چو نام نیک کہ ماند بصفحۂ گیتی | بماد یارب من بر لساں مقالۂ خیر
علیم از تو اگر سال طبع او پرسند | نیس از رسالۂ زیبا بخواں مقالۂ خیر

۱۳۰۲ھ

قطعۂ تاریخ رسالہ دگر مؤلفہ مولوی عبد السبحان صاحب

آں جامع فضل عبد السبحان | آں مخزن فضل متقی مرد
چوں کرد رقم دلیل قاطع | رنگ رخ منکران شدہ زرد
خواہی چوں علیم سال طبع اش | سالیکہ بود بوصف خود فرد
گو از سر انبساط تاریخ | تحقیق فریق ناجیہ کرد

۱۳۰۲ھ

قطعۂ تاریخ طبع میلاد شریف مؤلفہ
جناب عمی قبلہ و کعبہ مولانا و مرشدنا سیدی حافظ حکیم فخر الدین احمد صاحب

چو میلاد پیمبر گشت مرقوم | ز کلک فکر فخر دین و دنیا
بطرز نو مرا شد فکر تاریخ | کہ باشد در جہاں مرغوب دلہا
علیم از راہ علم خویشتن گفت | بکن نشر حبیب اعلا و کتب را

۱۲۶۶ھ

ایضاً

آں نشر والا فخر الدین | از قلم اعجاز رقم
کرد چو ایں تحریر کتاب | رفعت سالش گشت علم

Marfat.com

نام خود اشد وہ چہ کتاب | چشمۂ فیض و عین کرم
گوہر درج حسن قبول | مہر سپہر فضل اتم
گل علی بر طبع رسالش | آن گہ در اگر دراست رقم
جست علیم چو تاریخش | آرد تا در زیر قلم
از سر مینش بگفت خرد | دفتر حال شفیع امم

قطعہ تاریخ تالیف کلام اشرف من تصنیف عمی قبلہ و کعبہ سیدہ شاہ محمد حسن صاحب متخلص بہ اشرف ۱۲۶۶ھ

چہ کلام اشرف با صفا | شدہ منتخب بصد آرزو
کہ شنید ہر کہ معانیش | شدہ تر زبان بصفات او
پئے علیم ز امتحان | پئے سال کرد چو جستجو
بہ کلام الاشرف اشرف | خردش بگفت سخن نکو

قطعہ تاریخ طبع دیوان حضرت عموی قبلہ و کعبہ سید شاہ محمد حسن صاحب متخلص بہ اشرف ۱۲۸۴ھ

چہ رنگیں طبع شد دیوان اشرف | کند مطبوع خلق ایزد تعالیش
بود زیبا چو بار نگیں معانی | دہم از رنگ مانی را مثالش
سعادۃ الشر بار نگینیٔ او | رسد از رنگ مانی کے مجالش
کجا از رنگ مانی و کجا این | اگر لعلش بود باشد سفالش

Marfat.com

علیم از بہر سال طبع دیواں | دل من کرد جون اندک خیالش
زبہر تعبیر ہاتف بگوشم | بگفتہ طبع دیوان گفتہ سالش

۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ دیوان حضرت استادی میر اعظم علی اعظم اعظم الہ آبادی

چہ نام خدا گشت دیوان اعظم | پس از طبع مطبوع طبع سخندان
ہر آنکس کہ حسن مضامینش دیدہ | بحیرت فتادہ ز چیشمان حیران
زہے بندش لفظ و معنی ابیاتش | کشاید نہ سحبان نہ از دست حسان
چو تاریخ اورا بمضمون رنگیں | علیم از رہ فکر گردید جویان
نکو مصرع سال طبعش بگفتم | عجب رونق طبع بگرفت دیوان

۱۲۸۵ھ

قطعہ تاریخ طبع رسالہ حل العقود مولوی محی الدین صاحب قائم مقام مدرس اول گورنمنٹ ہائی اسکول الہ آباد حسب فرمائش ممدوح

محی الدین با فرہنگ و دانش .... | کہ از رمز معانی ہست ماہر
چہ خوش فرہنگ نظم و نثر سعدی | زجلباب طبیعت کرد ظاہر
علیم از بہر سال انطباعش | چو طبع نکتہ سنجاں ماند قاصر
بگوشم گفت ہاتف بے سر میم | بگو فرہنگ مطبوع خواطر

۱۲۹۸
۲
۱۲۹۶ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ اختتام حفظ کلام اللہ برائے برادر عزیز رشید حافظ رضی الدین احمد سلمہ

چون ز فضل خدا رضی الدین — حفظ کردہ کلام پاک ودود
ہاتفے سال ختم او ز علیم — حافظ مصحف نکو فرمود۔
۱۲۸۳ھ

قطعہ تاریخ تعمیر تاج محل بنا کردہ جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال دام اقبالہا

خوشا عمارت ایوان شہ زچرخ برین — گذشت کز سر گردوں بنائے تاج محل
عمارتے کہ چو پرسیدم از لطافت او — زتاج گنج شنیدم ثنائے تاج محل
عمارتے کہ شکست است رفعت افلاک — کلاہ گوشۂ خود بر ہمائے تاج محل
عمارتے کہ بخلد بریں کند رضواں — بجائے کوشک والتجائے تاج محل
عمارتے کہ بود حرز جاں بصبح و مسا — منجمان فلک را دعائے تاج محل
مکین او ست چو سر تاج کشور بھوپال — زمانہ فرق نہادہ بپائے تاج محل
کسیکہ دید بگلگشت او بہارش را — شگفت غنچۂ دل از ہوائے تاج محل
بس است بہر تماشا بہ گلشن تاریخ — برائے مردم چشم فضائے تاج محل
علیم سر چو بزانوئے خویشتن بردم — بفکر مصرعہ سال از برائے تاج محل

بگوش من ز سر افتخار گفت فلک
بعہد شاہجہاں شد بنائے تاج محل
۱۲۹۶ھ

Marfat.com

قطعۂ تاریخ دیوان محمد جان خانصاحب حیرت شاگرد رشید میرا عظم علی صاحب اعظم الہ آبادی

دیوان چہ نگاشت است حیرت — مطبوع جہاں پسند عالم
لبریز زبادۂ مضامین — ہر لفظ درو است کاسۂ جم
باشد اگرت علیم منظور — تاریخ بسال عیسوی ہم
دوبار بخواں کلام حیرت — کن دز بس ہردو است راغم
۱۸۷۹ع

تاریخ وفات ابو الحسنات حافظ حاجی مولوی محمد عبد الحئی صاحب فرنگی محلی

شد ختم مہ ربیع الاول — چوں از رہ حکمت الہی
علامہ دہر و نادر العصر — برگزیدۂ حضرت الہی
با کثرت شغل ہم دل او — خمخانۂ وحدت الہی
عمرش چو رسید قرب چہل سال — از حسن مشیت الہی
آں مظہر نور ایزد پاک — آئینۂ قدرت الہی
بگذشتہ علائق ظواہر — پیوست برحمت الہی
پرسید علیم کشتۂ ہجر — تاریخ ز وصلت الہی
جاں و دل زار من بپاسے — گفتند ارادت الہی

۱۳۰۴ھ

Marfat.com

فاضل یکتا عبدالحیٔ | ایضاً از سر شوقِ وصل ودود
وائے دریغ از دار فنا | جانب جنت زو بنمود
نیست عجب گر ہمیں صدمۂ غم | گرز سرم برآرد دود
باصد درد علیم حزیں | چوں پئے سالش لب بکشود
گفت لب افسوس گزاں | ماہ سپہر شریعت بود

قطعہ تاریخ وفات غفرانمآب جناب حضرت والد ماجد مولوی سید شاہ محمد عباس صاحب طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

اشتیاق زیارت کعبہ | گشت پیدا چو از رہ الفت
تا بدست آورد برائے حج | زاد راہے بباز دے ہمت
جانب شہر سند صبا آخر | پدرم از دیار شد رخصت
طرف بھرت پور بعد ازاں | دارسانید خاکش از قسمت
بست و چارم گذشت چو ز ماہ رجب | شد کشادہ بروئے در کلفت
لختے مصحف بہ مسجد جامع | پارۂ خواند درہماں حالت
گشت ساری درون جسم لطیف | باد تند و تموز از حدت
پاس انفاس اندرون دردن | بر زبان نام خالق العزت
روز دو ہم بہمدریں اشغال | روح او شد ز کالبد رخصت

Marfat.com

هشت و نہ صد نمازی جمعہ — کردہ بروئے نماز یک رکعت
بست و پنجم پس از ادائے صلوٰۃ — شدہ مدفوں بہ منزل غربت
ملکہ ہست چوں زدر ویشے — خاک او گشت بستر راحت
ہست مشہور چوں در متھرا — قرب دارد ز قبر آں حضرت
وادریغا کہ ناز بر دارم — از سرم برد سایۂ شفقت
بسکہ محرومی از زیارت ماند — نشدہ حاصلم بجز حسرت
تا قیامت نصیب شد حجش — از خدا ایش بہ ثمرۂ نیت
یا الٰہی بخاک پاک او — سایہ افگن بداماں رحمت
سر فرو برد چوں بزانو فکر — دل زارم پے سن رحلت

گفت رضوان علیم در گوشم
بسفر کرد زو سوئے جنت
۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ وفات مولوی سید وحید الدین احمد صاحب مرحوم

آں مولوی وحید دین شائے — ذی فضل و لو صنع نیک باشد
پاکیزہ خصال و متقی مرد — در ذوق علوم شاد و خورسند
از وجہ ملازمت ز نواب — بُد وارد رام پور یک چند
دور از وطن الٰہ آباد — ہیہات کہ شد بخاک پیوند

Marfat.com

بنوشت علیم مصرعِ سال
آمرزشش وے کند خداوند
۱۳۰۵ھ

قطعۂ تاریخ ولادت فرزند برادرم شاہ رفیع الدین احمد از بطن زوجۂ دیگر

شب بست و دوئم زماہِ صفر
باب عشرت چو بر رحم بکشاد
پسر دیگرِ رفیع الدین
مادر دہر زاد نیک نژاد
نام تاریخی و سنش ہر دو
کرد خواہش دلِ علیم شاد
گفتمش منظر نقی من بعد
فضلِ جاں آفرین سن میلاد
۱۳۰۵ھ

Marfat.com

انتخاب قطعات تاریخ (اردو)
از شاہ محمد علیم الہ آبادی

قطعۂ تاریخ عقد اوّل سید محمد فاضل رضی اللہ عنہ ساکن قضبیانہ قصبہ کرّا

طبع عاجز نے مری کی جو علیم | فکر تاریخ عقد با دل شاد
از سر ابتہاج لولی چرخ | بولی فاضل میاں مبارکباد

۱۲۸۳ھ

قطعۂ تاریخ عقد ثانی

عقد فاضل کا ہو چکا جو رم | بج گئے شادیانے گو در گو
خوب لکھی علیم نے تاریخ | بانگ ہے تہنیت کی سراک سو

۱۲۸۵ھ

قطعۂ تاریخ شادی برادرم حافظ سید ولایت حسین سلمہ

خدا کا بڑا شکر و احسان ہے | کہ دولہا بنے ہیں ولایت حسین
عزیز و قریب و محبان کو | خصوصاً جو دولہا کے ہیں والدین

Marfat.com

مبارک ہو اُن سب کو یہ سال جشن | بصد حشمت وجاہ و بازیب و زین
بڑی آرزوؤں سے یہ دل ملے | کرو خوب دولہا میاں اب تو چین
چڑھا کر قرینہ سے چقماق عیش | مسرت کے اب داغ دو کار نین
لکھ اب مصرعۂ سال تو اے علیم | بنے خوب دولہا ولایت حسین
۱۲۹۱ھ

قطعہ تاریخ عقد عزیزی سید علی احمد سلمہ

وقت شب عشرہ رجب کو | آیا جس دم زمان فیروز
عقد علی احمد جواں بخت | ہر دل میں ہوا مسرت اندوز
باہم لگے پوچھنے سن عقد | جو لوگ تھے مخلص اور دلسوز
میں نے بھی علیم دل سے اپنے | زائد تھا جو سب سے دانش آموز
پوچھی تاریخ تو یہ بولا
تہنیت عقد کا ہے یہ روز
۱۳۰۳ھ

قطعہ تاریخ تولد فرزند بخانہ برادر صاحب قبلہ سید شاہ حیدر حسن

بنام قمر طفل حیدر حسن | جو برج حمل سے ہوا جلوہ گر
ہوئی فکر تاریخ تجھکو علیم | خرد نے کہا ہے یہ لخت جگر
۱۲۸۴ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ ولادت فرزند نجانہ برادرم سید انعام اللہ عرف جوکھو میاں

جب بلیسویں کو پہونچا شوال کا مہینہ — اتوار کا ہوا دن وقت غروب آیا
پیدا ہوا درخشاں مانند مہر تاباں — انعام حق سے گھر میں جوکھو میاں کے لڑکا
یارب رہے ہمیشہ دنیا میں باسعادت — عمر خضر ہو یارب طول حیات اس کا
پوچھے علیم سال میلاد آپ سے جو — کہدیجئے کہ تارہ آنکھوں کی پتلیوں کا
۱۳۰۲ھ

قطعہ تاریخ وفات استادی جناب میر اعظم علی صاحب اعظم الہ آبادی

ہے ہے علیم محزوں تجکو خبر نہیں ہے — کیوں ہو رہا ہے ماتم اے ہائے رنج اعظم
اعظم علی نے شاید دنیا سے کی ہے رحلت — روتے ہیں جب تو ہمدم اے ہائے رنج اعظم
کیا درد کی جگہ ہے کیا رنج کا محل ہے — خود کہہ رہا ہے ماتم اے ہائے رنج اعظم
کیا پوچھتے ہو مجھ سے رنج و الم کی صدمے — جب کہہ رہا ہو عالم اے ہائے رنج اعظم
افسوس شاعری کا کیا گھر ہوا ہے برباد — اعظم تھے رکن اعظم اے ہائے رنج اعظم
مل مل کے لفظ و معنی روتے ہیں یاد کر کے — اے ہائے رنج اعظم اے ہائے رنج اعظم
کی فکر سال رحلت احباب نے جو دل میں — آئی صدائے ماتم اے ہائے رنج اعظم
۱۲۹۱ھ

ایضاً

ہائے استاد معظم حضرت اعظم علی — آپ تو شہر الہ آباد سونا کر گئے
رحم فرماتا تھا کچھ بھی تو علیم زار پر — کس لئے کوہ الم سینہ پر اُسکے دھر گئے

Marfat.com

اب وہ مضموں ہے نہ معنیٰ ہے نہ لفظ
انجمن سے اٹھتے ہی سب بزم برہم کر گئے
دیدۂ حسرت سے خالی دیکھ کر بزم سخن
نکتہ سنجان جہاں کے دردِ دل بھر گئے
جستجو کی جب سن فصلی میں سالِ وصل کی
یہ صدا آئی لب اعظم سے اعظم مر گئے
۱۲۸۲ ف

ایضاً

میر اعظم نے ماہ ذی الحج میں
اس جہاں سے جو ارتحال کیا
بھر کے آنسو علیم نے فی الفور
مصرعۂ سال کا خیال کیا
آب ٹپکا کے رو اٹھا دل زار
میر اعظم نے انتقال کیا
۱۲۹۱ھ

قطعہ تاریخ غرقی مسمی جھگڑا خانہ زاد شیخ کمال احمد صاحب رئیس کڑا

جب کمال احمد کا جھگڑا خانہ زاد
غرق دریا خود بخود یہ جھگڑا ہوا
ہر کوئی دوڑا سوئے بازار گھاٹ
آیا ایک غواص بھی پکڑا ہوا
بیلی محسن کے اگرچہ تیج گئے
اور برآمد آب سے جھگڑا ہوا
پر نہ اوچھلا قعر دریا سے غریب
رہ گیا پانی ہی میں اکڑا ہوا
سال غرقی تب علیم زار سے
خضر بولے ختم یہ جھگڑا ہوا
۱۲۹۶ھ ہجری

قطعہ تاریخ وفات جان محمد مرید حضرت عمی و مرشدی و مولائی مولانا حکیم رشیدہ فخر الدین احمد صاحب عرف حکیم باشاہ

ہے ہے وہ مرید فخر دیں وہ جان محمد نیک سیر
سب توڑ کے بند علائق کو اس دنیا سے آزاد ہوا

تاریخ کی مجھکو فکر ہوئی او سدم جو علیم خستہ جگر
آئی یہ درون جاں سے صدا کیا باغ ارم آباد ہوا
۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ قتل ارل آف میو صاحب بہادر گورنر جنرل وائسرائے ہند

کچھ پوچھیئے نہ چرخ ستمگر کا ماجرا
کیا سر زمین شور میں کارزبوں کیا
آمادہ کرکے شیر علی کو براہ بغض
در پردہ اس نے آپ گورنر کا خوں کیا
خوں وائسرائے ہند کا ناحق کیا حلال
ظالم نے اپنے عقل کو صرف جنوں کیا
جو جو کہ خیر خواہ تھے سب نے براہ غم
جسموں پہ زیب پارچۂ نیلگوں کیا
دیکھا گزٹ میں میں نے جو یہ حال جاں گزا
تاریخ علیسوی کے لئے سرنگوں کیا
دل نے سر بکا سے یہ مجھ سے کہا علیم
شیر علی نے آہ گورنر کا خوں کیا
۱۸۷۴ع

قطعہ تاریخ رسالہ من تصنیف حضرت عمی محترمی مولانا و مرشدنا جناب سید شاہ فخرالدین احمد صاحب سجادہ نشین دائرہ حضرت سید شاہ رفیع الرحمان قدس سرہٗ

حضرت عم قبلۂ کون و مکان
فاضل بے مثل و فخر اتقیاء
یعنی سید شاہ فخرالدین نے
ردّ اقوال مضلیں جب لکھا
یادگاری کے لئے مجھکو علیم
دھیان آیا ایک بیک تاریخ کا
ہاتف غیبی نے مجھ سے سال رد
ردّ اقوال مضلیں ہے کہا
۱۲۸۶ ہجری

Marfat.com

قطعہ تاریخ اختتام رسالہ ازالۃ الشکوک والاوہام مصنفہ حضرت ممدوح

شکر یزداں کہ اس زمانہ میں
یاوری کی جو بخت اسعد نے

یعنی کہتے ہیں جن کو فخر الدین
مستجاب جناب اوحد نے

عالم با عمل یگانۂ حق
متقی و جہان کے ارشد نے

ہوگئے رفع جب شکوک بشر
کیا کہوں کیا مزے دئے رد نے

ایک عالم کو کردیا بے چین
اس رسالے کے شوق بحد نے

پھر تاریخ کھائے جب چکر
سیکڑوں گنبد زبرجد نے

لب دیں سے صدا ہوئی یہ بلند
رد کیا فخر دین احمد نے

۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ طبع دیوان جناب استادی معظمی میر اعظم علی اعظم الہ آبادی

جو دیوان استاد کا چھپ چکا
بمضمون رنگین و خط جلی

ہوا اسقدر اس کے پڑھنے کا شوق
نکل قبر سے روح فیضی چلی

ہوا جب یہ عالم تو بہم علیم
لگی پڑھنے حسّاد کی بیکلی

جلاتا جو اعدا کا منظور تھا
مرے کلک نے پھر تو مہلت نہ لی

بد یہی لکھا اس نے مصراع سال
ہوا طبع دیوان اعظم علی

۱۲۸۵ھ

Marfat.com

ہوا مطبوع جب دیوان اعظم — ایضاً — سزاوارِ ثنا و مدح و تحسین
صفائے بندش مضموں سے یکسر — بنی آئینہ چشم نادرہ بیں
کہا ہاتف نے سال طبع اس کا — یہ دیواں چھپ گیا ہے پُر مضامیں
۱۲۸۵ھ

ایضاً

ہوا طبع استاد کا جب کہ دیواں — ہوئی طبع کے سال کی فکر پیہم
بخواہش سر بیت دل سے علیم — لکھی اس کی تاریخ ارکان اعظم
۱۲۸۵ھ

قطعہ تاریخ حفظ کلام اللہ شریف برائے نور چشم سیدہ شاہ حافظ منظور احمد حفظہ اللہ الصمد

قرۂ باصرہ منظور احمد — لختِ دل ہے جو جگر پارہ ہے
للہ الحمد کہ فضل حق سے — ان دنوں حافظ سی پارہ ہے
نظر بد سے بچانا یا رب — یہ مری پتلیوں کا تارہ ہے
حفظ قرآن کی تاریخ علیم — کہہ دو یہ حافظ سی پارہ ہے
۱۲۹۷ھ

دوہا تاریخ تعمیر چاہ پختہ

ہجری سن کی کار نو ہردے ہے بنیاد — سمند سما نو بوند ماں اچرج بہلو دکھات
۱۳۰۲ھ

Marfat.com

تاریخ وفات ابوالحسنات حافظ حاجی مولوی محمد عبدالحئی صاحب فرنگی محلی رح

ہائے کمہلا گیا گلِ خوبی | زرد ہے آج رنگ باغ ہند
حضرت مولوی عبد حیٔ | جن سے لبریز تھا ایاغ ہند
پھول تھے گلشن شریعت کے | یادہی بن گئے ہیں داغ ہند
ان کے مانند کون اب ہوگا | اب کہاں اس قدر دماغ ہند

سال رحلت تو پوچھتا ہے علیم
کہہ نہ دوں بجھ گیا چراغ ہند
۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ رسالۂ نافعہ بتردید رسالۂ ناصحہ

(جو مولانا فخرالدین صاحب کے رسالۂ فائحہ فی جواز الفاتحہ کے جواب میں لکھا گیا)

واہ کیا ردّ کتاب ناصحہ ہے بے نظیر | منصفوں کو جس سے حاصل لطف ہے تردید کا
کیوں نہ ہو پر رد کنندہ بھی اسکے کون ہیں | جن کے اوصاف حمیدہ کی نہیں کچھ انتہا
کون وہ یعنی امیرالدین احمد خوشخصال | معدن فضل و کمال و مخزن فہم و ذکا
لکھیے اب از روئے دانش مصرعِ تاریخ رد | حمد خالق ہے کہ رد ناصحہ سب ہو گیا

شاہ محمد زمانؒ

اور

اُن کا دائرہ

از

مولانا سید شاہ فخر الدین احمد (حکیم بادشاہ)

Marfat.com

طباعت زیر نگرانی :- سیّد جلیل احمد
نور العین اشرف

Marfat.com

حضرت مولانا فخر الدین احمدؒ (حکیم بادشاہ) کے جو دو رسالے پیش کئے جا رہے ہیں ان کا اقتباس دوسری کتابوں میں ملتا ہے اسی لئے ان کی عرصہ سے بہت تلاش تھی اور کہیں سے دستیاب نہیں ہو رہے تھے۔ میں اپنے دوست مولانا مفتی محمد رضا انصاری صاحب کا بہت شکر گزار ہوں کہ انھوں نے حضرت مفتی محمد نعیمؒ فرنگی محل کے کتب خانہ سے اسے فراہم کیا اور غالباً یہ رسالے حضرت مفتی صاحب کے "ارشاد گرامی پر ہی لکھے گئے ہیں جیسا کہ دوسرے رسالہ کے آخر میں دیا ہوا ہے۔ ان رسالوں کے سامنے آجانے سے ان تمام باتوں کی تصدیق ہو جاتی ہے جو خاندان میں قصہ کہانی کے طور پر مشہور چلے آتے ہیں اور بعض باتیں جو ان رسالوں میں نہیں ہیں ان کی بھی بنیاد مل جاتی ہے مثلاً خاندان میں یہ دستور چلا آتا ہے کہ ختنہ کے بعد جس دن لڑکے کو نہلایا جاتا ہے اس دن لالہ جی کا فاتحہ ہوتا ہے اور یہ مشہور رہے کہ لالہ جی حضرت شاہ محمد زماںؒ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے اور انھوں نے بڑی عمر ہونے پر بھی اپنے ہاتھ سے اپنا ختنہ کیا تھا۔ اس رسالے سے معلوم ہوا کہ لالہ جی جن کا پہلے گنگا پرشاد نام تھا اور مسلمان ہونے کے بعد عبد اللہ نام رکھا گیا راجہ ٹکیت رائے

Marfat.com

کی اولاد میں تھے اور دارا گنج میں متصل دھرم شالہ راجہ صاحب مذکور ان کا قیام تھا۔ ان کے مسلمان ہونے اور حج کرنے اور حضرت شاہ محمد زمانؒ کے اجلۂ خلیفہ ہونے کا ذکر اس میں ہے لیکن اس ختنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت شاہ محمدؐ زمانؒ اور آپ کی اولاد پر جو جادو کیا گیا تھا اس کا ذکر ہے۔ لیکن اس سلسلے میں جو یہ شعر مشہور رہے کہ بعد مراقبہ کے انھوں نے پڑھا کہ ؎

اے روبہک چران نشستی بجاے خویش ٭ از شیر پنجہ کردی و دیدی سزاے خویش

وہ اس رسالے میں نہیں ہے۔

ارادہ یہ تھا کہ اس کا ترجمہ اُردو میں کرا لیا جائے اور اصل و ترجمہ دونوں ہی ایک ساتھ طبع ہوں لیکن اس میں وقت صرف ہوتا اس لئے فی الحال بغیر ترجمہ کے ہی پیش کئے جا رہے ہیں تاکہ محفوظ ہو جائیں اور بعد میں ترجمہ ہوتا رہے گا۔

رسالوں میں کوئی تاریخ نہیں دی ہوئی ہے لیکن اندرونی شہادت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مولانائے موصوف کی زندگی کی درمیانی دور میں لکھے گئے ہیں اسی لئے اس میں مولانا کے کئی اہم تلامذہ اور خلفاء کا ذکر نہیں ہے جیسے کہ جناب خواجہ محمدؐ سلطان لاہوری عرف سلطان شاہ صاحب جن سے پنجاب کی طرف سلسلہ چلا۔ حکیم سید شاہ محمدؐ رضا

Marfat.com

جن کا مزار ناصری گنج ضلع گیا میں ہے اور جن سے پورب میں سلسلے کی اشاعت ہوئی۔ اسی طرح جناب مولانا عبدالکافی صاحب کا بھی ذکر نہیں ہے۔ مولانا عبدالکافی صاحب الہ آبادی مدرسہ سُبحانیہ کے بانیوں میں تھے اور انھوں نے علاوہ اپنے چچا مولوی عبدالسبحان کے حکیم بادشاہ صاحب سے بھی کتابیں پڑھیں اور انھیں کے مرید اور خلیفہ بھی تھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ حضرت مولانا شاہ مسیح الدینؒ کے مشعورہ سے انھوں نے اپنے شجرۂ میں مولوی عبدالسبحان صاحب کا نام بھی ڈال لیا تھا تاکہ ان کا نام بھی جاری رہے (اور شاگردوں میں مولانا کے بھتیجے) خان بہادر مولوی سید شاہ امیرالدین احمدؒ حافظ سید شاہ احمد حسن اور ڈپٹی محمد عسکری جد سید صدیق حسن آئی۔ سی۔ ایس جو مولانا کے بڑے بھائی کے داماد بھی تھے کے علاوہ مولوی اشرف علی صاحب وغیرہ وغیرہ۔

رسالہ

ان رسالوں کا کوئی نام بھی نہیں دیا گیا تھا اس لیے یہ خیال کیا گیا کہ چونکہ پہلا خاص طور سے حضرت شاہ محمد زماںؒ کے حالات میں ہے اور ضمناً پورے خاندان کا مختصر حال آگیا ہی اور دوسرا رسالہ خود حکیم بادشاہ صاحب کے اپنے حالات میں ہے اور وہ بھی اسی ضمن میں آتا ہے اس لئے رسالہ کا نام "شاہ محمد زماں اور ان کا دائرہ" تجویز کیا گیا۔

حکیم بادشاہ صاحب یا دوسرے بزرگوں کی تاریخ پیدائش کا کوئی ذکر کہیں نہیں ملتا لیکن اندرونی شہادت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سال پیدائش ۱۲۲۷ھ، حالانکہ خود انھوں نے اپنا سنہ پیدائش ۱۲۳۳ھ لکھا ہے۔ سنہ وفات ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ

Marfat.com

مطابق ۲۹ر جنوری ۱۸۸۶ء ہے۔

یوں تو ان کی وفات کے سلسلہ میں بہت سی قطعہ تاریخ، نظم اور نثر لکھی گئیں۔ یہاں ایک نثر اور چند قطعات تاریخ دی جارہی ہیں۔

نثر از منشی خواجہ غلام غوث خاں بیخبرؔ

" افسوس صد ہزار افسوس موت العلماء ظلمتہ"۔ جو کانوں سے سُنا کرتے تھے وہ آنکھوں سے دیکھا کہ آفتاب فلک فضیلت وارشاد کے غروب ہونیسے الہ آباد تیرہ و تار ہو گیا یعنی ۲۳ر ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ ہجری روز جمعہ کو شام کے بعد حضرت مولانا فخر الدین احمد عرف حکیم بادشاہ علیہ الرحمہ والغفران سجّادہ نشین دائرہ حضرت شاہ رفیع الزماں نے اس جہان گذران سے عالم جاودان کی طرف انتقال فرمایا، کچھ ایسے علیل بھی نہیں ہوئے دو تین دن خفیف سا بخار آیا کچھ چھالے پڑ گئے مگر چونکہ اُن کا قلب نورانی آئینۂ حقیقت نما تھا حضرت کو پہلے ہی سے یہ مکشوف ہو گیا تھا کہ اس خاکدان پر کدورت سے دامن افشانی کا وقت آگیا ہے، چنانچہ زمانۂ علالت میں ایک دن اپنے بھتیجے مولوی امیر الدین احمد صاحب سے مزاج پُرسی کے جواب میں بلا تقریب ارشاد کیا کہ میں چلنے کو تیار رہوں مجھے کچھ عذر نہیں لوگوں کو اُسی وقت سے کھٹکا ہو گیا تھا آخر وہی ہوا جس کا تصوّر دل کو خون

Marfat.com

اور عقل کو جنوں کیے دیتا تھا سچ یہ ہے کہ جتنے صفات حمیدہ اور کمالات متعددہ حضرت کی ذات بابرکات میں جمع تھے شخص واحد میں مجتمع نہیں ہو سکتے۔ شرافت نسبی تو یہ تھی کہ اشرف الانبیاء حبیب ایزد منان حضرت پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد میں سے تھے جلالت حسبی کا احصار مشکل ہے۔ عالم تھے صاحب تصانیف تھے حافظ تھے حاجی تھے طبیب تھے صاحب ارشاد تھے کمالات باطنی کا یہ حال تھا کہ ایک ادنیٰ توجہ میں مریدوں کے قلب کو آفتاب بنا دیتے تھے تھوڑے سے تصرف میں مسترشدوں کو شاہد معنی کا جلوہ دکھا دیتے تھے غرض کیا کہوں کیا کیا تھے صبر توکل قناعت استقامت سخاوت حلم اخلاق انکسار کہاں تک لکھوں کہ کن کن محاسن اور محامد کے جامع تھے، حضرت اگر ذرا بھی خواہش کرتے تو روسار عالی حوصلہ اور جوہر شناس اپنی آنکھوں میں جگہ دیتے لیکن ہمیشہ جاہ طلبی سے نفرت رہی، دنیا کو ہر گز لائق التفات نہ سمجھا کبھی اس کی طرف توجہ نہ کی گوشۂ فقر و قناعت سے قدم باہر نہ رکھا ہیہات موت کسی کو نہیں چھوڑتی، اس سے نہ انبیاء بچے نہ اولیاء نہ بادشاہ چھوٹے نہ گدا، اُسے کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ ہم کس پھولے پھلے باغ کو ویران کرتے ہیں کبھی اس کا افسوس نہیں ہوتا کہ کس جمی جمائی بزم کو پریشان کرتے ہیں تمناؤں کو خاک میں یہی ملاتی ہے، مُرادوالوں کو

Marfat.com

ناشاد و نامراد بھی بناتی ہے اسی کے ہاتھ سے جو کل زیب جہان تھے وہ آج زیر زمین ہیں اسی کی بدولت جو کل مرجع کہین و مہین تھے وہ آج کہیں بھی نہیں ہیں۔ جن کا طنطنہ تمام دنیا کو گھیرے ہوئے تھا اُن کا افسانہ خواب فراموش ہے۔ جن کی شہرت سے گوش عالم پر تھا اُن کی یاد صفحۂ دل پر داغ خاموش ہے ہر چند ان حضرات کے واسطے موت روز عید وصال ہے مگر ہم لوگوں کیلئے ان کی صحبت سے محرومی موجب حرمان و ملال ہے آفتاب کہیں جائے اُس کی ضیا میں فرق نہیں آیا لیکن دنیا اندھیری اُس کی آنکھوں میں ہے جس سے وہ دور ہو رقت اُسی کے حال پر ہے جس کا روز روشن شب دیجور ہو، سوئم کے دن اکابر شہر مثل مولوی شکر اللہ صاحب اور مولوی وہاج الدین حیدر صاحب وغیرہ حضرات نے اُنکے خلف الصدق حکیم مولوی مسیح الدین احمد صاحب کے سر پر حضرت مغفور کا عمامہ بندھوا کے اُن کو جانشین کیا، واقعی حق نے اپنے مرکز پر قرار لیا وہ اسی کے لائق تھے ایسے جوان صالح بھی کم ہوتے ہیں وہ علوم ظاہری اور باطنی اور کمالات صوری و معنوی میں بفحوائے الولد سرٌ لابیہ قدم بقدم اپنے والد ماجد کے ہیں خداوند عالم ان کی عمر میں برکت دے اور جو فیض حضرت مبرور کی ذات سے لوگوں کو پہنچا تھا ان کی ذات سے پہنچا کرے۔" (فغان بیخبر)

Marfat.com

قطعہ تاریخ از جناب سید شاہ محمد علیم برادر زادہ حکیم بادشاہ صاحب

ماہِ ربیع الثانی طے کرچو روزِ بست و سوئم
حضرت عمی فخر الدین فیض ہدایت را ملتزم
نیر علم حکمت و فقر گشت چو مہر مغرب گم
در غم ہجر کش شد زز میں نالۂ من بر چرخ تہم
مصدر رحمت خاکش باد نشر شود تا شورِ قسم
جوش بگورش زد چو علیم خون سر شکم چو نمی جم
سال وصالش پرسید ند گفتم نوّر تربتہم
سنہ ۱۳۰۳ ہجری

ولہ

فخر دیں افتخار گیتی ۔ ملجائے شیوخ و مرجع شاب
سجادہ نشین حکیم و حافظ ۔ سیدؔ نسب افتخار انساب
بست و سوئم از ربیع ثانی ۔ قطعش شدہ از اجل خور و خواب
شد تیرہ ز رحلتش زمانہ ۔ در چشم عزیز و خویش و احباب

بنوشت علیم مصرعۂ سال
پوشید بخاک مہر اقطاب

از جناب سید محمد علی منتظم خاں ابن محمد علی مظفر خاں رئیس امروہہ

چو مولانائے فخر الدین احمد ۔ ازیں جا رفتہ در جنت قدم زد
ز نامش منتظم سال وصالش ۔ عیاں شد شاہ فخر الدین احمد
سنہ ۱۳۰۳ ہجری

Marfat.com

ایضاً

ازجناب شاہ ابرار عالم صاحب ابرارؔ

بود ابرار خلق تابع او | ازرہ فضل و عزّت و تمکین
ہم گرفتہ بزور فضل کمال | ملک عقبیٰ جناب فخرالدین

۱۳۰۳ ہجری

ایضاً

ازجناب سیّد محمد منیرالدّین متخلص بہ وحشیؔ الہ آبادی

چو فخرالدیں مسیحائے زمانہ | ازیں دارِ فنا بنمود رحلت
زفوتِ آں حکیم و عالمِ دین | شدہ ویران دارِ علم و حکمت
بخواں وحشیؔ زروئے فخر تاریخ | حکیم بادشہ شد سوئے جنّت

۱۲۲۳
۸۰
۱۳۰۳ ہجری

ایضاً

مادۂ تاریخ وفات و دفن از نظم جناب سیّد وارث علی صاحب رئیس موضع کراری ضلع الہ آباد

فکر سن وفات میں وارث نہ جان کھو | کہہ آہ آہ آہ مشائخ کا بادشاہ
۱۳۰۳ ہجری
اور دفن لاش کا ہے مجدّد یہ مادہ | آباد اب مزار ہے ویرانہ خانقاہ

۵ فارسٹنھ روڈ لال باغ، لکھنؤ - مظفر حسن - المرقوم ۲۳ ر دسمبر ۱۹۷۰ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

فصل اوّل در بیان نسب شریف حضرت ایشاں و غیر ذلک رحمۃ اللہ علیہ

مظہر انوار الٰہی مصدر آثار حضور و آگاہی قیم طریقہ قادریہ فرید العصر والدوراں حضرت سید شاہ محمد زماں رضی اللہ تعالیٰ عنہ از سادات حسنی اند نسب شریف حضرت ایشاں بہ چند واسطہ بتوسط زید بن حسن با امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ میرسد و ولادت حضرت ایشاں در سن یکہزار و یک صد و ہفتاد و دو است و نسب شریف ہنوز از عنایت الٰہی محفوظ۔ آبائے کرام حضرت ایشاں پیوستہ بر جادہ توکل ماندند و معیشت دائرہ ایشاں از معافی سلاطین تیموریہ بود ہر چند کہ سلاطین در وقت خود ہا معافی کثیرہ مقرر می فرمودند مگر چند مواضع کہ برائے قوت لایموت مکتفی شود قبول فرمودند چنانچہ تا عہد طفولیت فقیر آں ہمہ مواضع بحال بودند آخر از عرصہ قلیل بہ سرکار انگریز ضبط شدند منجملہ آنہا یک موضع کہ درسال دوازدہ صد روپیہ ازاں حاصل می شود باقی است و بصرف فرزنداں حضرت ایشاں است و قرابت حضرت ایشاں بخاندان عالی شاں سیدنا و مولانا و مرشدنا سید جلال الدین بخاری است کہ اولاً نبیرۂ شاں سید محمد نصیر الدین

Marfat.com

و سید محمد عبدالقادر در بلده الہ آباد صانہ اللہ عن الفساد را از قدوم میمنت لزوم خود مشرف فرموده و در مصطفیٰ باد عرف دارا گنج کہ قریب بقلعہ الہ آباد است سکونت فرمودند و کافراں را تہ تیغ کرده و بتخانہا شکستہ پیوستہ بیاد الٰہی مشغول و موظف ماندند و اولاد امجاد ہر دو صاحبان در مقام مذکور ہنوز باقیست چنانچہ والدۂ ماجدۂ راقم الحروف ازیں خاندان عالی است تغمدہا روحی فداہ باوصاف حمیده و فضائل گزیده موصوف بودند و بمروت و عدالت و سخاوت و کمال تقویٰ و دین داری معروف بارہا بچشم خود مشاہده کرده ام گدایاں کہ بر در حضرت ایشاں می آمدند و شکایت از نانِ شبینہ و پارچہ مینمودند اگر طعام در خانہ موجود بودی ازاں سیری فرمودند و اگر صرف ایشاں حصّہ خود غنیمۃً می دادند و خود گرسنہ می ماندند و ہمچنیں پارچہ کہ در بقچۂ حضرت ایشاں می بود یک یک عندالحاجت بفقراء عطا می کردند و خود برہنہ در خانہ می نشستند آخر والدۂ ماجده باز طیار کنانیده می دادند حتی کہ در ایام سرما لحاف و توشک بفقراء حاضرین کہ از صولت برد عاجز بودند تقسیم می کردند و خود پردۂ پلاس کہ بر در صحن و دالان شریف آویختہ می بود وقت برد شدید برخود می کشیدند و آنقدر مروت بود کہ حضرت ایشاں را مسمی حسن علی خادمی بود روزی شکایت قلت معاش خود پیش حضرت آورد مبلغ پانصد

Marfat.com

روپیہ قرض گرفتہ باو عطا کردہ فرمودند کہ ایں را بناء تجارت ساختہ ہر انچہ
کہ منفعت ازاں حاصل شود بضرورت خود صرف ساختہ اصل بجنسہ
مال محفوظ باید داشت چند سال ازاں خرید و فروخت کرد آخر
فساد نیتش جملہ مال تلف شد و چیزی بصرف خود آورد از
غایتہ وسعت اخلاق و فرط اشفاق کہ برخادمان مبذول بود چیزی
نفرمودند و عجب ترانکہ زکوٰۃ چندیں سال خود ادا فرمودند عرض کردم
کہ زکوٰۃ ذمہ حضرت نیست فرمودند کہ گو بر من زکوٰۃ نیست مگر بکدام
حیلہ چیزے براہ خدا باید داد و نیز خالی از عزیمت نیست الحق ؎
"کار بر رخصت بود حیض رجال" شعر کار پاکاں را قیاس از خود مگر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر کمال عدالت وراستے در امور
دینیہ و دنیویہ منظور نظر بود نماز آں چناں می گذارند کہ اطمینان
و تعدیل ارکان گاہی بروایت راقم حروف فوت نشدہ واگر احدی
پیش حضرت ایشاں در نماز تعجیل می کرد میفرمودند کہ ہمچو مرغان
منقار بر زمین زدہ دانہ از زمین می چنید اللہ تعالیٰ از چنیں
نماز شما بے نیاز است کلام سخت ناحق بکسی نمی گفتند وگاہی دشنام
بر زبان حضرت ایشاں نگذشتہ واگر از کسے ناخوش مشیدند بجز
مرغ مصلی زاید نمیفرمودند و حال تقوی اینچناں بود کہ طعامیکہ گاہے
ہدیتہ میرسید مادامیکہ طہارتش معلوم حضرت ایشاں نمیشد اصلا
نمیخوردند و میفرمودند کہ دریں راہ اکل حلال وصدق مقال می باید

Marfat.com

و خوش الحان بودند و حضرت قرآن شریف را به تجوید تمام و بخوش
الحانی ما لاکلام ادا میکردند بعد فراغ از نماز صبح مشغول بذکر
می ماندند چوں آفتاب بلند شدی نماز اشراق در مسجد مقبرهٔ اجداد
امجاد که متصل مکان حضرت ایشاں است ادا می فرمودند و حضرت
قران را بخوش الحانی تمام میخواندند و کسانیکه زیر مسجد مذکور
بشاهراه میرفتند چه از قسم مسلمین و چه از قسم هنود تا دیر استادہ
سماعت قراں کردہ بهرهٔ وافر میداشتند و باز می رفتند
و تا چاشت بحسب توفیق میخواندند و نماز مذکور در غایت تابش
آفتاب چنانچه در حدیث شریف حتی یرمض الفصیل واقع است
می خواندند و بعد فراغ نماز ما حضر تناول فرموده بموجب قیلوا
فان الشیطان لا یقیل و قیلوله میکردند و قبل از زوال برخاسته
بعد فراغ از حاجت بشریه و تطهیر نماز فی الزوال میگزارند و
فضیلت نماز مذکور که در حدیث وارد است اکثر بیاں می فرمودند
بعد ازاں یکساعت خواه کم و زاید بذکر و فکر مشغول بودی باز نماز
ظهر بجماعت گذاردی بعد ازاں اگر از طالبان حاضر بودی بتعلیم
ایشاں و ذکر حکایت سلف صالحین مشغول بودی و اگر احدی برائے
ملاقات حضرت ایشاں آمدی بخلق تمام پیش آمدی و آنچناں بحالش
التفات فرمودی که اصلا قصد برخاستن نمیکرد گو که آں مرد دنیا
دار و کافر بودی مگر تا زماں جلوس از دنیا و مافیها یاد نیاوردی

Marfat.com

و اگر کدام کس از اولاد امجاد خواه طلاب حاضر نبودی باز بذکر
و فکر مشغول بودی و اکثر مراقب بقلب نشستی و درود بسیار
خواندی و کم از هزار نکردی و وقت عصر نماز مذکور بجماعت خواندی
و باز تا مغرب مشغول بذکر بودی و اکثر تواصل عشائین کردی و
گاهے ترک فرمودی و اگر طعام بعد عصر خوردی بسیار خوش شدی
و میفرمودند که طعام بعد عصر موئد قیام لیل است و بعد نماز عشاء
میفرمودند که سلطان اللیل شدم و بعد نماز زود خفتی و راقم حروف
در زمانیکه کودک بودم هفت ساله خواه هشت ساله خواه کم و زیاده
خدا داند هم بستر حضرت ایشان می شدم و چون نصف اللیل میشد
از بستر شریف سبک برخواسته اولاً از حاجت بشری فراغ حاصل
ساخته تا دیر بنماز تهجد مشغول می ماندند بارها معائنه کردم که نیت
را شکسته چند قدم پیش رفته چیزی از خود دفع میکردند و کلمهٔ محیله
(لاحول ولا قوة الا باللہ) بر زبان مبارک میراندند و هم چنین
باز نیت می بستند و باز میشکستند چونکه گستاخ بخدمت حضرت ایشان
بودم عرض کردم که چرا این چنیں میفرمائید فرمودند که چه کنم مجبور
ام ابلیس لعین وقت نیت شعلهٔ آتش تا دهنم می آرد ناچار آں
را از خود دفع کرده باز از سر نو تبکبیر تحریمه پرداخته تجدید نیت
میکنم و بعد نماز قدری استراحت و آرام می فرمودند غرضیکه سحر خیز
بودند و از دیده محبت اشک ریز و در عین گریه و زاری اکثر

Marfat.com

از زبان فیض ترجمان حضرت ایشان شنیده ام که این دعا می خواندند
اللهم اغفر ذنوبی واستر عیوبی ولا تحزنی فی الدنیا والآخرة
انک علی کل شیئٍ قدیر۔ و چوں صبح صادق طلوع میشد باز بحاجت
میرفتند و وضو کرده طفلاں را بیدار ساختہ نماز صبح بجماعت گذاردی
سوز عشق و محبت خمیر مایہ طینت حضرت ایشاں بود در اوائل عشق و محبت
بر حضرت ایشاں غالب آمده ریاضات شاقہ کشیدند واز مجاہده بمرتبہ
مشاہده رسیدند با خاندان حضرت علیہ قادریہ نسبتے بکمال بود از
بنجہت از تحصیل علوم رسمیہ باز ماندند و ہرچند کہ از علوم رسمیہ
خبر نداشتند الا مالا بد منہ من مسائل الصلوة والصوم تا امانشاں
از علوم و معارف مناسب مقام میدادند بارہا از زبان دربیان
مولوی محمد شکراللہ صاحب محب اللہی الہ آبادی دام برکاتہ، کہ
برحصہ من الزماں بخدمت حضرت ایشاں اکتساب علوم باطنیہ و
حقائق و معارف الہیہ فرموده اند شنیده ام کہ کلماتیکہ از حضرت
ایشاں بمعارف عالیہ سر میزد بگوش ہوش میشنیدم و بحافظہ می سپردم
گو بحقیقت آں نرسم۔ و باز تفصیلش از کتب تصوف خواستم ہماں
می یافتم کہ اجمالش بر زبان فیض ترجمان گذشتہ بود دیوان حافظ
خوب میدانستند و در سینہ شریف آں قدر سوزش ذکر می بود
کہ اگر شخصے در پئے ادراک آں میشد تاب احتمالش نمیداشت
حکایت روزی درویشی گلیم پوش برائے زیارت و نیز بجہت

Marfat.com

ادراک نسبت حضرت ایشاں تشریف آورد چونکہ حضرت بدولت سرا
تشریف میداشتند ایشاں را باعزاز تمام نشانیده خواستم کہ اطلاعش
نمایم چوں بخانہ رفتم حضرت را مشغول بذکر و فکر یافتم لیکن از گستاخی
خود چیزی تکلم کردم کہ ازاں حضرت ایشاں مطلع شدند مگر ازیں
اطلاع کہ در عین مشغولی بطور آمده ملالے روداد و از عرض و
معروض من طوعًا و کرہًا برآمد شده و محاذی درویش مذکور
نشستند درویش بلا استفسار مزاج مبارک بجہت دریافت احوال
نسبت بحال حضرت ایشاں مراقب شد ساعتے نگذشتہ بود کہ از
گرمی نسبت باطنی حضرت ایشاں بدریائے عرق غرق گردیده برخواست
ہرچند فرمودند کہ بہ نشنید نہ نشست و راه خود گرفت ظاہرا
معلوم می شود کہ ازیں بے باکی و سوء ادبش قصد سلب نسبتش
فرموده بوند لہذا نہ نشست و راه خود گرفت و حضرت ایشاں را
معرفتہ حقیقہ وجدانیہ بود نہ استدلالے زیرا کہ آں از معرفت
عامہ است و مسلک حضرت در توحید مسلک سید الطائفہ محی الدین
بن عربی است بیانش انشاء اللہ عنقریب خواہد آمد و کراماتی و
خوارق عاداتیکہ از حضرت ایشاں صادر شده بسیار اند .. فاما
چیزیکہ فقیر بنظر خود یا بزرگانم مشاہده فرموده اند بریں اوراق
می نگارم از انجملہ ایں است کہ روزی خادمہ حضرت ایشاں زیر
دیوار نشستہ چوب نردی می سائید فرمودند برخیز کہ باراں می آید

Marfat.com

عرض کرد که بر آسمان سحاب نیست و نہ گرد و غبار ہنوز این سخن
تمام نشدہ بود کہ پارۂ سحاب بر آسمان پیدا شد و بارش شروع
گردید آں قدر بارش شد کہ اندکے از زرد چوب برنگ نماند
و ہم بر زمین ہمراہ آب افتاد ازانجملہ است کہ روزی بوقت مغرب
موذنی اذان داد فرمودند کہ نماز مغرب زیر سقف خواندہ شود و
اسباب و چارپائی وغیرہ از زیر آسمان برداشتہ زیر سقف نہادہ
شود بعضی مرداں ہیچ خادمہ مذکورہ قیل و قال باخودہا آغاز
نمودہ فرمودند کہ زود بردارید کہ باراں می آید ناچار مرداں امتثال
امرا آنحضرت فرمودند من بعد بنماز مشغول شدند آں قدر بارش
شد کہ حیراں بماندند ازاں روز عقیدت و نیاز مرداں درحق
حضرت ایشاں زاید از حد گردید و ہر یکے قلادہ اطاعت و انقیاد
در گردن خودہا انداختند و ازانجملہ است کہ فقیر بچشم خود معائنہ
نمودم کہ بتاریخ ہفتم خواہ دہم محرم الحرام شربت جہت نیاز
فاتحہ امامین رضی اللہ عنہما طیار شدہ بود بعد فاتحہ ہمہ تقسیم فرمودند
قدری ازاں در ظرفی نہادہ بود ناگاہ گذر آنحضرت ازاں
سو افتاد از صدمہ لگد ہمہ شربت بر زمین افتاد والدۂ ما جدہ
بغیظ آمدہ فرمودند کہ بار دیگر مرا تکلیف تیاری شربت بظہور
آمد آں حضرت نیز خشمگیں شدہ فرمودند کہ شما نمی بینی کہ تمام
ظرف از شربت پر و مملو است فقیر و بعض برادرانم و والدۂ

Marfat.com

شریفه در آں مجلس حاضر بودند بچشم خود معائنه نمودیم که تمام شربت بر زمین ریخت و باز ظرف شربت از شربت پر بود و از آنجمله این است که بعضی از حاسدان بعداوت ناحق که با اهل الله می باشد بر اولاد حضرت ایشاں سحر نموده بودند آں حضرت وقت ثلث شب اخیر بر آں مطلع شده فی الفور همه اهل بیت خود را بیدار فرموده ارشاد کردند که زود وضو کنید و همه نزد من به نشینید چنانچه هم چناں کردند و تا سحر آیات قرآن مجید و دیگر رقیه که معمول حضرت ایشاں بود بر هریک دم فرمودند حتی که صبح گردید بعد ازاں نماز بجماعت ادا فرموده ارشاد کردند که فلاں کس بر همه اهل بیت من سحر کرده بود مگر چونکه عنایت الهی شامل حالم بود آں سحر بر ساحر ملعون باز رفته او و اولادش را خواهد کشت همچناں بظهور آمد که فرموده بودند ازانجمله این است که رنگسازی مبروص آشنای حضرت ایشاں بود و در محلی گنج که در راه دارا گنج واقع است سکونت میداشت و گاه گاه که حضرت ایشاں بدارا گنج تشریف می بردند ازاں ملاقات می شد روزی فرمودند که چرا علاج مرض برص نمیکنی عرض کرد که جناب سیدانند که ازیں عارضه همه اطبا عاجز اند از کدام طبیب علاج کنم و چنداں استطاعت هم بخود نمی بینم عاجزیش پسند خاطر حضرت افتاد فرمودند که روزانه وقت اشراق در ظرفی طاهر قدری آب نزد من فرستاده باشند

Marfat.com

ہم چناں کرد براں آیات شفا دم می فرمودند چیزے ازاں می خورد و قدری بر داغہا طلا می نمود چلہ نگذشتہ بود کہ شفا یافت و فقیر آنرا بچشم خود معائنہ نمودہ ام کہ اولاً مبروص بود بعد ازاں اثری ازاں ہویدا نبود ازاں جملہ ایں ست کہ سالے در بارش تاخیری رو نمود مرداں بمجذوبی کہ مسمی بہ میوہ لال بود رجوع آوردند اولاً از خود مدافعت نمود چوں مرداں اصرار کردند فرمودند کہ بروز دوشنبہ انشاء اللہ تعالیٰ بارش خواہد شد من بعد رجوع بحضرت ایشاں آوردند فرمودند کہ صبر کنید انشاء اللہ تعالیٰ بروز پنجشنبہ بارش خواہد شد ہم چناں بروز دوشنبہ ترشح قلیل گردید مگر بروز پنجشنبہ بارش کثیر شد کہ مرداں ازاں سیراب شدند۔ از آنجملہ ایں است کہ ہندوی کہ از اولاد نائب راجہ ٹکیٹ رائے بود و متصل دھرم شالہ راجہ مذکور بہ مصطفےٰ باد عرف داراگنج سکونت میداشت۔ روزی بمجلس شریف آمد حضرت ایشاں را نظر عنایت بروی افتاد فی الحال زنار کفر شکستہ و خلعت ایمان پوشیدہ خود را از زیور کلمہ شہادت بیاراست و حسن را از غازۂ ایمان جلا دادہ برخاست و اولاً آں کس بہ لالہ گنگا پرشاد موسوم بود من بعد حضرت ایشاں بہ عبداللہ نامزد ساختند و تا حیات بخدمت با برکت بود و مشب و روز بہ نماز و درود و وظائف و ذکر و شغل معمول خاندان قادریہ مشغول و موظف و دو مرتبہ بزیارت حرمین الشریفین

Marfat.com

زاد ہما اللہ شرفاً و تعظیماً مشرف شد یکبار ہمراہ فقیر در ۱۲۵۰ھ
و یکبار تنہا در ۱۲۵۸ھ ہجری ہنوز بفقیر خانہ موجود است و باز قصد
ہجرت میدارد و حالا عمرش زاید از ہفتاد رسیدہ و یکے از اجلہ
خلفائی آنحضرت ایشان است اللہم ازرقنا زیارۃ بیتہ و بیت
حبیبہ و مرقد شریفہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ازانجملہ آنست کہ
روزی مولوی شیخ عطاء اللہ صاحب ساکن کڑا کہ بخدمت حضرت
ایشان رسوخ عقیدت میداشتند آمدہ عرض کردن کہ شخصے مرا
در مقدمہ خود بہ گواہان نوشتہ قصد احضار من بہ کچہری سرکار
انگریزی میدارد گواہان بسیار اند مقدمہ موقوف بر شہادت من
نیست جناب دعا فرمایند کہ نوبت گواہی من نرسد دعا فرمودند
حاکم وقت ایشان را از شہادت معذور داشت ازانجملہ آن است
کہ مقدمہ دیہات معافی حضرت ایشان بکچہری صدر شہر بنارس
دائر بود و پیرویش جناب برادر بزرگوار سید شاہ علی حسن صاحب
مرحوم میکردند روزی وقت شب سر از مراقبہ برداشتہ سہ بار ارشاد
فرمودند خاتمہ بالخیر بعد سہ روز صحیفہ جناب مرحوم دمبرد را از
بنارس در فتح یابی مقدمہ دائرہ رسید آنوقت معلوم شد کہ خاتمہ
بالخیر عبارت از فتح یابی مقدمہ مرجوعہ سرکار بود اللہم ازرقنا من
برکاتہ الینا دائی روس جمیع الطالبین من الحاضرین الغائبین بحرمت سید المرسلین
وآلہ الطیبین الطاہرین ازانجملہ این ست کہ وقتیکہ حضرت ایشان سر از مراقبہ بر می داشتند فی الفور

Marfat.com

نگہتے پیدا میشد و بہ ہوا آمیختہ بدماغ حاضرین میرسید مردماں درود میفرستند چنانچہ حضرت شاہ حبیب اللہ صاحب محب اللہی الہ آبادی تصدیق ایں معنی میفرمودند و نیز از بعض مریدین خود ایں قصہ را در مقام مدح حضرت ایشاں بیان میفرمودند و ایشاں از نقیر بیان نمودہ اند۔ ازانجملہ ایں است کہ از عرق شریف رائحہ طیبہ و ہمچنیں از ملبوس شریف نگہتے پاکیزہ یافتہ میشد ازانجملہ ایں است کہ کلاہے و مسندے کہ ہر دو مستعمل بودند و بعد وفات شریف ہر دو تبرکاً بفقیر رسیدہ چوں آنرا نیک بوئیدم بوئی پاکیزہ ازاں شمیدم و از روزیکہ در بقچہ من است پیوستہ برکتے ازاں یافتہ میشود و گاہے از پارچہ خالی نمی شود ایں است شمہ از حالات کرامت باسعادت حضرت ایشاں

فصل سوم و چہارم

در ذکر تلمذ و بیعت حضرت ایشاں مخفی مباد کہ در عنفوان ایام طفولیت حضرت قرآن را از والد ماجد خود خواندند و از دیگراں نیز و ہمچنیں کتب فارسیہ و قدری از مسائل دین خواندہ بودند کہ والد ماجد حضرت ایشاں یعنے حضرت سید شاہ محمد رفیع الزماں قادری الہ آبادی جناب موصوف را بہ بیعت مشرف ساختند اکثر اوقات بیاد شیخ جانی محبوب در ذوق و شوق میگذشت حتے کہ در اندک مدت بعد از بیعت ترک لباس فرمودہ تہمدے بستہ ردائے بر سر کشیدہ دریں سوزش ترک وطن کردہ بکوہ و صحرا میگشتند و از

Marfat.com

انعکاس کیفیات ارباب وجد و حال اشک ریزاں می شدند و از
حرارت و بیتابی مقام جذبہ گوہر اشک نقد وقت میشد چندے
دریں آہ و نالہ گذشت و از شہری بشہری میشدند ناگاہ دریں
سکر و مستے تا بہ لکھنؤ رسیدند روزے آواز چکارۂ گدائی کہ از در
بدر دریوزہ ہا میکرد بگوش حضرت ایشاں رسید از استماع نغمات
آں چناں سکر و مستے بر حضرت ایشاں غلبہ آورد کہ ہمراہش
تمام روز بیخود ماندند و ایں سکر و مستے بیہوش فرما از
ہوا گشت واحق شعر کسانیکہ یزداں پرستے کنند' بآو از دولاب
مستی کنند باز چوں از سفر معاودت فرمودند بزیارت والد ماجد خود
کہ شیخ و مرشد حضرت ایشاں بودند متبع سنن مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم متخلق باخلاق خدا سبحانہ انوار صحبت مبارک صفا بخش
دل و راحت افزای جان گردیدہ مشرف شدند بیک نگاہ تیز
نسبتیکہ عطا فرمودہ بودند سلب کردند فی الفور آتش شوق و
نائرہ ذوق بافسردگی یافت آہ و نالہ را مجال نماند و بے
ذوقی دست داد شکایت حال بحضرت ایشاں بردند فرمودند
تنگے ظرف شما موجب سلب نسبت شما گردید چندے توقف کنید
و صبر نمائید باز معشوقہ مقصود بکنار شما خواہد آمد چندے توقف
کردہ بموجب النکاح سنتی نکاح حضرت ایشاں نمودہ دادند
حتیٰ کہ نوبت توالد و تناسل رسید چوں گریہ و زاری بسیار

Marfat.com

فرمودند بعد چندے باز توجه بحال زار جناب ممدوح فرمودند
بتوجہات پیر و مرشد از نسبت خاصہ آباء کرام خود حظ وافر
اندوختہ تا بکمالات رسانیدند و با اجازت آنحضرت صاحب ارشاد
راہ مولی شدند و از تاثیر توجہات جد امجد قدس سرہٗ العزیز
باطن حضرت ایشان را برنگیے متاثر گردانیدہ بود کہ از ہر
بن موئے آواز نفی و اثبات شنیدہ میشد و فقیر بچشم خود معائنہ
کردہ ام کہ نسبت مذکورہ آں قدر غلبہ کردہ بود کہ در گوش آواز
شخص غیر شنیدہ نمی شد مگر وقتیکہ ہر دو دست شریف بر ہر
دو گوش مبارک می نہادند ندا بستہ میشنیدند عرض کردم سبب چیست
کہ حضرت بلا وضع ید بر ہر دو گوش جواب کلام نمی دہند فرمودندکہ
اکنوں صوت الااللہ برمن آں قدر غلبہ کردہ است کہ دیگر
آواز ہا اصلا بگوشم نمیرسد الحق مصرع ہرجا کہ سلطان خیمہ زد
غوغا نماند عام را، و آں چناں فنای نفس و تہذیب اخلاق
و استہلاک و اضمحلال و زوال عین و اثر و فنار انابہم رسیدہ
کہ جملہ صفات و کمالات را منسوب باصل یافتہ خود را عدم محض
مشاہدہ می فرمودند و شیخ حضرت ایشان حظے از علوم ظاہر نیز
بیدا اشتند و علم طب در دہلی حاصل کردہ سرآمد اطباء زماں
شدند۔ حکایت روزی پیش دروازہ مع چند کس معتقدین حضرت
ایشاں نشستہ بودند کہ ہندوی باز دریای جمن غسل کردہ دشقہ

Marfat.com

بر پیشانی کشیده جانب مکان خویش میرفت چوں نگاه حضرت ایشان . بر پیشانیش افتاد فرمودند بمجرد رسیدن بخانہ خویش ازیں جہاں خواہد گذشت . بمجرد ارشاد آں حضرت دو کس از مریدان برخاستہ عقب آں رواں شدند چوں بمکان خود رسید در دہلیز لنگی خود را کہ تر بودہ نہادہ خود . بر چارپائی دراز شد و جان داد ایشان از دور حالش معائنہ می کردند ناگاہ مادرش از درون خانہ آمدہ آواز داد جوابے نشنید شور و فغاں آغاز نہاد ہر دو کساں بخیال تہمت بیجا از آں جا گریختہ خود را تا جناب اقدس رسانیدند و حال وفاتش بیان کردہ پرسیدند کہ جناب ایں خبر از کشف و کرامت خود بدولت ارشاد فرمودہ اند یا از راہ علم طب فرمودند کہ از راہ علم طب گفتہ ام وجہش ایں ست وقتیکہ نظرم بر پیشانی او افتاد دیدم کہ تشفہ او باوجود قطع چندیں مسافت کہ ازینجا دریائے جمن ربع کردہ است خشک نشدہ دانستیم کہ حرارت غریزیش منقطع شدہ وقتیکہ خواہد نشست جاں خواہد داد و کرامات حضرت ایشان بسیار اند خاما دو سہ حکایت ازاں بقید کتابت بیارم کہ موجب ترغیب تحریص خلف گردد ۔ حکایت روزی مریدان حضرت ایشان نشستہ بودند مگر حضرت وضو می کردند باز وضو بعجلت تمام فرمودہ و ظرف آب کہ بدست حضرت بود دو چہار قدم رفتہ سہ مرتبہ صوت دفع کلب از زبان فیض ترجمان ارشاد

Marfat.com

فرموده ظرف آب را بزور دست ہم چو کلوخ دور انداختہ باز بنشستند مردماں خاموش ماندند و بعد چند ماه ہمچناں نشستہ بودند که مریدی از مریدان آں حضرت آمده تسلیم بجا آورده عرض کرد که اگر جناب خبر من نمیگرفتند گرگان مارا ہلاک میساختند آں وقت مردماں دانستند که دفع گرگاں از راه کرامت و کشف حضرت ایشاں بود۔ حکایت شبی حضرت ایشاں در حجره خویش بنماز مشغول بودند که دزدی در آمد بمجرد دخول چشمش کور شد شعر

مسکین خر آرزوی دم کرد ۔ نا یافته دم دو گوش گم کرد

مصداق حالش گردید فرمودند کیستی عرض کرد که من برائے دزدی آمده بودم بمجرد دخول به حجره حضرت دو چشم کور شده دعا فرمایند که بینا شوم فرمودند که عهد کنید که باز از من و نه از اولاد من کسے بخانه شما حضرت نخواهد آمد چوں عهد کرد دعا فرمودند بینا شد فرمودند راه خود گیر و سوائے ازیں ہیچ نفرمودند

الحق دوستاں را کجا کنی محروم ؛ تو که با دشمناں نظر داری

حکایت۔ در عهد نواب وزیر بسبب سرکشی و بدحالی عاملاں دیہات حضرت ایشاں ہم بضبط عام مضبوط سرکار میشدند چنانچه سالی دیہات حضرت ایشاں بضبطی در آمده چندی بریں نمط گذشت چوں عاملے از عاملاں سرکاری در شہر اله آباد وارد شده روزی جہت زیارت حضرت ایشاں حاضر شده بحضور آنجناب نشست

Marfat.com

ساعتے مکالمۂ زبانی نمود حضرت ایشان شکایت ضبطی فرمودند و
درعین شکایت دستی بر زانوی عامل مذکور زدند چه از عادت حضرت
بود که در حین مکالمه گاه گاه دست بر زانوی سامع میزدند چون
بالائے کرسی نشسته بود از صدمۂ دست بر زمین افتاد این وقت
حضرت ایشان فرمودند که دستخط بر پروانۂ واگذاشت نموده دهند
آن قدر هیبت برو طاری شده که سر بالا نمیکرد ناچار در عین
همین حالت قلمدان خود طلبیده دستخط نموده از حضرت ایشان رخصت
شده روانه گردید در اثنائے راه سرهنگان از عامل موصوف
عرض کردند که جناب چرا از درویش ترسیده در عین افتادگی بر
زمین دستخط بر پروانه فرمودند بجوابش گفت که اگر نمی کردم شیران
مارا پاره پاره میساختند سرهنگان عرض کردند که شیران کجا بودند
که از ایشان این چنین حرکت بظهور می آمد عامل مذکور جواب داد
که وقتیکه حضرت ایشان هر دو آستین خود افشاندند ازان دو شیر
بر زمین آمدند و برمن قصد حمله می کردند من بجز دستخط کردن
بر پروانه چاره ندیدم چون از دستخط فارغ شدم آن وقت هر
دو غائب شدند - و من بر کرسی راست نشسته از حضرت
رخصت شدم و دو چهار کس از سرهنگان هم تصدیق قول
عامل مذکور کردن و حضرت ایشان طریقه قادریه از سید شاه ص
مولانا مولوی عبداللطیف صاحب پدر بزرگوار خود و ایشان از

ص مولوی محمد شاه عالم صاحب گرفته اند و ایشان از حضرت

حضرت راجو محمد جونپوری و ایشان از حضرت سلطان قاسم و ایشان از حضرت شاہ محمود و ایشان از حضرت خواجہ مبارک و ایشان از حضرت خواجہ قوام الدین عاشق و ایشان از حضرت قوام الدین صادق و ایشان از حضرت جلال الدین بخاری و ایشان از حضرت ابوالفرح رکن الدین وایشان از حضرت ابو الفضل صدرالدین و ایشان از حضرت بہاء الدین و ایشان از حضرت شہاب الدین و ایشان از حضرت نجیب الدین دہائی و ایشان از حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی و ایشان از حضرت شیخ ابو سعید و ایشان از حضرت عبدالواحد یمنی و ایشان از حضرت شیخ عبداللہ ابوبکر الملقب بشیخ شبلی و ایشان از حضرت خواجہ جنید بغدادی و ایشان از حضرت سری سقطی و ایشان از حضرت معروف کرخی و ایشان از حضرت علی موسیٰ رضاؓ و ایشان از حضرت امام کاظمؓ و ایشان از حضرت امام زین العابدین و ایشان از حضرت سیدالشہداء امام حسینؓ و ایشان از حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ و ایشان از حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مخفی مباد کہ جد بزرگوار حضرت ایشان مطلع انوار طریقت منبع اسرار حقیقت مقتداء ارباب یقین و عرفاں تبصرہ عارفاں مولانا حضرت سید شاہ عبداللطیف صاحب از سادات عظام و مشائخ کرام بلدۂ الہ آباد بودند در عہد سلطنت جلال الدین محمد

Marfat.com

اکبر بادشاہ صوبۂ بنگال بودند چوں فضل الٰہی شامل حال بود وقتیکہ
بزیارت حضرت راجو محمد جون پوری مشرف شدند از فیض صحبت
حضرت ایشاں ترک ریاست و ثروت حاصلہ فرمودہ بخاندان
قادریہ بر دست جناب ممدوح توبہ نصوح فرمودند و دریں شہر
بہ محلّی یحییٰ پور بدائرۂ متبرکۂ خود نشستہ ریاضات شاقہ نمودہ
از مجاہدہ بمرتبہ مشاہدہ رسیدند و مظہر کشف و کرامات شدند
روزی ہندوی کیمیاگر جہت زیارت حضرت ایشاں آمد چونکہ طینت
حضرت ایشاں مخمر با اخلاق کریمانہ بود ہندو مذکور از اخلاق و
تواضع حضرت ایشاں خوش نود گردید وقت رخصت نارجیلی کہ
پر از اکسیر بود از نزد خود بر آوردہ بطریق ہدیہ پیشکش حضرت
ایشاں نمود پرسیدند کہ چیست عرض کرد کہ اکسیر است مصرع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حضرت ایشاں فی الفور آں را بدست خود گرفتہ بزور دست بر دیوار
زدند کہ ہمہ برباد رفت و اثری ازاں باقی نماند ہندوی مذکور
بمعائنہ ایں حال عرض کرد کہ اگر اخذ آں منظور حضرت نبود چرا
برباد دادند ارشاد فرمودند کہ کرا دماغ کہ اول مس جمع نماید دمن
بعد آنرا چرخ دہد و باضافہ اکسیری طلاء خالص سازد لعبد
ازاں ارشاد فرمودند کہ کلوخیکہ بسیار کلاں باشد پیش من بیار
ہندو ہم چناں کرد و پیش حضرت ممدوح نہاد آنحضرت بیک نظر

Marfat.com

و توجہ خاص خود آں را طلاء خالص فرمودہ ارشاد کردند کہ گرفتہ راہ خود بگیر ہند و مذکور بمعائنہ قدرت الٰہی متعجب شدہ راہ خود گرفت۔ و تصنیفات حضرت ایشاں بجز یک رسالہ توحید کہ در خاندان راقم الحروف متداول است و حضرت ایشاں بجز مرید و معتقد خاص خود دیگراں را نمیدادند دیگری بروئیت فقیر نرسیدہ لیکن ایں رسالہ برای دفع حجاب کائینت حضرت ایشاں نہایت مہیب بودند وقتیکہ در خانہ تشریف می آورند ہمہ کس بر جائے خویش ساکت و صامت می بودند۔ روزی رونق افزای خانہ شدند کہ مولوی محمد قائم صاحب فرزند ارجمند حضرت ایشاں طعام می خوردند ناگاہ نگاہ حضرت ایشاں بر ایشاں افتاد پرسیدند کہ چیزی از علوم خواندی مولوی صاحب ممدوح خاموش ماندند زیراکہ تا جوانی ہیچ نخواندہ بودند و حضرت ایشاں را از مشغولی بطالبان فرصتے نمیشد کہ خود تعلیم مولوی صاحب ممدوح میکردند چوں جوابی نیافتند از غایت غیظ و غضب نزد ایشاں آمدہ مستلقیاً نمودہ بر صدر ایشاں نشستہ فرمودند کہ چرا چندیں عمر گرامی مایہ خویش ضائع ساختے مولوی صاحب ممدوح از صدمہ جلوس حضرت ایشاں بہلاکت رسیدند و از ہیبت حضرت ایشاں احدی دم نزد ناچار کنیزے کہ بر در خانہ رفتہ فریاد بمریدان و معتقدان حضرت ایشاں نمودند کہ زود خبر صاحبزادہ گیرید کہ حضرت ایشاں کارشاں تمام کردہ اند شخصی مرید خاص بعد حجاب آہالی خانہ

Marfat.com

درون خانہ در آمدہ دست حضرت ایشاں گرفت کہ اینک عفو تقصیر فرمائید
از آئندہ ایں چنیں غفلت در تحصیل علوم نخواہد کرد آں وقت
آنحضرت از صدر مولوی صاحب ممدوح فرود آمدہ بیرون خانہ
تشریف آوردند چوں معائنہ کردند رمقی از جان باقی ماندہ بود سہ روز
تخت بالا پوس ماندند چوں حرارت بنہ اثر کرد و برد حاصلہ زائل
گردید چشم وا کردند و اشارہ بہ بول فرمودند بعد فراغ بول باز
بیہوش شدند چوں ہوش آمد بعد علاج و تقویت اعضا رئیسہ بعد
چہل روز صحیح و سالم شدند. کتابے از طاقچہ گرفتہ روانہ دارالعلم
جونپور شدند و چنداں در طلب علم سعی و کوشش فرمودند کہ در
عرصۂ قلیل سرآمد علمائے زماں شدند ہرچند کہ اوستاد مولوی صاحب
ممدوح ارشاد میکردند کہ اکنوں حاجت تحصیل نیست مگر ترک سبق
نمیکردند چوں اصرار از حد گردید رخصت شدہ سمت دہلی برائے
ملاقات علمائے آندیار روانہ شدند و عندالمناظرہ از علمائے زماں
آنوقت غالب آمدند ہم چناں ازاں جا بہ بیت السلطنت لکھنؤ آمدہ
از مشاہیر علمائے آں وقت مناظرہ فرمودند آخر فتح یاب شدند
من بعد ازاں جا روانہ شدہ چوں قریب موضع عالم چند پرگنہ چائل
ضلع الہ آباد رسیدند در آنجا خیمہ نواب نجف خاں نصب یافتند
از غایت تشنگی از ملازم شاں کہ بر دروازہ خیمہ بود آب خواستند
نداد اشعار عربیہ و فارسیہ میخواندند و راہ می رفتند و نواب صاحب

Marfat.com

زیر خیمہ چہل قدمی میکردند چوں اشعار جناب ممدوح پر مضمون و حسرت الوداع‌مود نواب صاحب شنیده مشتاق ملاقات شدند و بہ نواب اشاره کردند کہ باز آرند چوں تشریف نیاورند نواب صاحب خود بیرون خیمہ برآمد شده آواز دادند و از فرطِ شوق طلب کردند باز آمدند و ایشاں دست مولوی صاحب ممدوح گرفتہ درون خیمہ برده حکم دادند کہ طعام آورند بمعیت نواب صاحب از طعام و آب فراغ حاصل ساختند محفل مذاکرۂ علوم گرم گردید ہر آنچہ کہ نواب صاحب پرسیدند جواب شافی یافتند و محظوظ شده عرض کردند کہ اگر چندی جناب ما را سرفراز فرمایند بعید نیست کہ از علوم معقول و منقول بہره یاب شوم فرمودند کہ بلا اجازت والد بزرگوار خود قیام نمی توانم کرد آں وقت نواب صاحب موصوف بمعیت جناب ممدوح تا الہ آباد بدائرۂ متبرکہ حضرت ایشاں رسیدند ۔ حضرت شاه عبداللطیف صاحب قدس سرہٗ العزیز را در مراقبہ یافتند مولوی صاحب ممدوح پیش حضرت ایشاں دست بستہ استادند و نواب صاحب موصوف بہمیں ہیئت یکسو استادند چوں سر از مراقبہ بر داشتند نگاه حضرت ایشاں بر مولوی صاحب افتاد فی الفور پرسیدند کہ چیزی از علوم دینیہ خواندی عرض کردند کہ آنچہ جناب پرسند انشاء اللہ تعالیٰ جواب شافی خواہم داد حضرت ایشاں ہر سوالیکہ میکردند جواب شافی می یافتند تا دیر مذاکره علوم شده من بعد برخواستہ

Marfat.com

معانقه فرموده بر پیشانی مولوی صاحب بوسه داده فرمودند که خوب
آمدی حالا ایام حیاتم قلیل مانده من بعد فرمودند که تعریف
ایشان یعنی نواب صاحب نمایند کیفیت حال ایشان بیان کردند
بجوابش فرمودند که فرزند فقیر کجا رود نان جوین خوردن و بر
زمین نشستن به است در خدمت سلطان دست بسته ایستادن
اجازت معیت نواب صاحب نفرمودند نواب صاحب ناچار شده
از حضرت رخصت شدند حضرت ایشان در طریقه قادریه به بیعت مشرف
ساخته به تصفیه قلب از گرفتاری ما سواد دوام علم باللہ و
تزکیه نفس از رزائل و تهذیب اخلاق توجه فرمودند از برکات
ذکر وشغل کیفیات و حالات و استغراق و سکر تجلیات محبت
دست داد و حضور و جمعیت با اذواق قلبی میسر شد بالجمله ذات
با برکات ایشان باکمالات ظاهر و باطن موصوف بود اوقات
بطاعت و عبادت ماموره جناب موصوف را بجهت قطع
علائق از ماسوا و دوام علم باللہ نوبت تصانیف نرسیده که
ذکرش نموده آید و بعد تشریف آوردی مولوی صاحب حضرت
ایشان چندے بقید حیات ماندند من بعد علیل شدند و بروز پنجشنبه
اقارب و احباب خود را طلبیده بخوبے ملاقات کردند و فرمودند که
انفاس چند باقیست اگر بحضور و آگاهی بسر شود زہے نصیب
چون مردمان از نماز جمعه فراغ حاصل ساخته بخدمت با برکت

Marfat.com

حضرت ایشاں فائز شدند بحضور جماعت اعیان اہلبیت و احباب
چادر برسر کشیدند و بعد ذکر شہادتین جاں بحق آفریں سپردند
و ہمانروز در مقبرہ خود مدفون شدند و وفات حضرت ایشاں قبل
از وفات جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی است تعین یومی
وسن وفات حضرت ایشاں و ولادت وغیرہا بنظر فقیر نرسیدہ و
وجہش اینکہ جملہ کتب خانہ حضرت بآتش زدگی سوختہ شد ایں است
نبذی از حالات پیر و مرشد حضرت ایشاں قدس سرہٗ العزیز
با دیگر حالات مشائخ سابقین رحمہم اللہ و شیخ حضرت ممدوح در
سنہ یکہزار و دو صد و ہشت (۱۲۰۸) از ہجرت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ
والسلام از بار عنصری سبکدوش شدہ واصل بحق شدہ چنانچہ تاریخ
وصال حضرت ایشاں الاورع الاحسن حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب
برادر مکرم و معظم مرحوم متخلص بہ اشرف ایں چنیں تحریر فرمودند ؎

رفیع الزماں شاہ عالی علم	بدیع الزماں و سر اہل دید
زخمخانۂ عشق در جام شوق	چو او بادۂ وصل کمتر کشید
ہمہ دید از بہر دیدار حق	چو او عارف چشم گیتی ندید
گذشت از جہاں بر تمنائے وصل	چو در گوش خود مژدہ حق شنید

بتاریخ او کرد اشرف چو فکر
بگفتم بلے در بہشت آرمید

۱۲۰۸ھ

Marfat.com

فصل پنجم در ذکر تصانیف و اولاد حضرت ایشان سابق بیان یافته که حضرت ایشان ضروریات دین خوانده راه عشق بر خود لازم گرفتند نوبت تعلیم و تعلم علوم ظاہریه رسمیه نرسید نا بادر اولاد حضرت ایشان روحی فداه برکت بسیار شده هفت پسرش خود گذاشته وفات یافتند حضرت شاه سید ظہور الحسن صاحب مرحوم که پسر اکبر و مرید حضرت ایشان بودند در سن یکہزار و دو صد و ہفتاد و شش رحلت فرمود تاریخ وفات جناب مغفور این ست

قطعه

ظہور الحسن شاه اہل صفا زہے عابد پاک و قدسی نژاد
بتاریخ بستم ز ماه صفر دریغا سفر کرد سوئے معاد
سن وصل آں واصل ذات حق بگفتا فلک واصل خلد باد

۱۲۷۶

و جناب مرحوم را سه پسر اند فرزند اکبر مولوی حافظ شاه سید شاه احمد حسن فرزند اوسط سید شاه حسین احمد فرزند اصغر سید شاه احمد حسین و ایشاں ہم صاحب اولاد اند، دویم حضرت سید شاه نور الحسن صاحب که از جناب مرحوم خرد اند حی القیوم و جناب ممدوح را دو پسر اند فرزند اکبر سید شاه ابن حسن و فرزند اصغر سید شاه سراج الحسن و ہر دو صاحب اولاد اند سلمہما الله سیوم حضرت سید شاه علی حسن صاحب که از جناب موصوف خرد و مرید حضرت ایشاں بودند چندے اکتساب علوم کردند و بہره

Marfat.com

از علم ضروریہ برداشتہ نوکری ہائے جلیلہ سرکار انگریزہم چو سرشتہ داری و تحصیلداری کردند و بعد بلوۂ عظیم در سنہ یکہزار و دو صد و ہفتاد و شش برائے زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً روانہ شدہ قریب جدہ رسیدہ مرکب آں حضرت از صدمۂ جبال شکستہ در راہ حق رتبہ شہادت یافتند و غریق دریائے رحمت شدند انا للہ و انا الیہ راجعون جواد بودند و مولع زہد و پرہیز از نعمت خاندان قادریہ و نقشبندیہ بہرہ وافر بر داشتند لطایف ستہ شاں اجرا یافتہ نوبت بہ سلطان الذکر رسید کہ اتفاق سفر افتاد باقی ماندگان در تاسف و حسرت گذاشتند و جناب ممدوح را پنج پسراند فرزند اول مولوی سید شاہ امیرالدین احمد و فرزند ثانی مولوی سید شاہ رفیع الدین احمد و فرزند ثالث حافظ سید شاہ رضی الدین احمد و فرزند رابع حافظ سید شاہ نصیرالدین احمد و فرزند خامس سید شاہ معین الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ - چہارم فرزند حضرت ایشاں حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب مرحوم کہ اجل خلیفہ و مرید و سجادہ نشین حضرت ایشاں قبل فقیر بودند و از صرف و نحو و ضروریات دین آگاہ و کتب فارسیہ و تصوف بوجہ کمال میدانستند ذات مبارک بکمال زہد و توکل موصوف بود و گاہے صوم ایام بیض ترک نمی فرمودند و ستہ شوال و دیگر صوم کہ در سنت واقع شدہ بموجب آں بعمل می آورند و شعرد

از دنیا و اہل دنیا نہایت استغنا داشتند نوکری گاہ چہ نکردند کثیر الصوم و الصلوٰۃ بودند

سخن عارفانه خوب می فرمودند چند تصانیف جناب ممدوح ہمچو
مثنوی معدن فیض در نصائح و ماحویعال و کلام اشرف در نعت
و منظومه کیدانی و دیوان فارسی وغیره آں ہا موجود است و
جناب موصوف را قدم در مقام تحقیق بود و علمائے ظاہر اکثر
با جناب ممدوح در علم توحید که ایشاں را از والد ماجد قدس
سرہٗ العزیز رسیده مناظره میکردند آخر مغلوب میشدند فقیر بعد
تحصیل ده سال بخدمت حضرت ایشاں اکتساب علوم باطنیه نموده
ام و مباحثه بسیار میکردم و بمطلب فائز میشدم جناب ممدوح
بفنا و بقا مشرف گشته در مشاہده حق استغراق می داشتند و در
وسعت نسبت باطن و ازدیاد جمعیت باطن و نفی خواطر
از دل و دماغ ترقیات می نمودند تصفیه و تزکیه از رزائل نقد
حال ایشاں بود لذت و حلاوت در طاعت و نفرت از بدعت و
معصیت داشتند آداب ظاہر و باطن و انوار و برکات که در صحبت
جناب مرحوم و تہذیب نفوس سالکاں مینمود غالب است که در
وقت بزرگان سلف طالبان را دست میداده باشند و جناب ممدوح
مرید کم میگرفتند اجل خلیفه و مرید شیخ ہدایت الله او نامی برادر
زاده شاه نذر محمد صاحب او نامی کمتر الکانفوری ہستند و جناب
ممدوح را حیات چنداں وفا نکرد در عمر چہل سالگی بمرض تپ
دق و سل مبتلا شده در سنه یکہزار و دو صد و شصت و پنج

Marfat.com

داعی اجل را لبیک اجابت گفتند و شربت وصل چشیدند منشی محمد قاسم صاحب مرحوم منشی محکمہ لفٹنٹی تاریخ وفات جناب ممدوح بایں نہج ارشاہ کردہ اند۔ قطعہ

صوفی صافی کہ بود شاہ محمد حسن — عابد عزلت گزیں و عارف عرفان پناہ

عاشق حق حق پرست و مست از جام الست — ساغر وحدت بدست ساقی جادو نگاہ

حیف کہ بست و دوم از مہ شعبان بود — رخت بگلگشت خلد وائے ازیں بزمگاہ

زود زدل دردمند گفت زروے الم

سال وصالش بمن واصل ذات اللہ

۱۲۹۵ ہجری

و جناب ممدوح را یک فرزند ارجمند کہ متصف بصفات حمیدہ اند المسمی بہ سید شاہ حیدر حسن سلمہ اللہ من آفات الزمن و ایشاں ہم صاحب اولاد اند۔ پنجم فرزند حضرت ایشاں من ننگ و عار خلائق فخر الدین احمد عرف حکیم بادشاہ کہ مرید حضرت ایشاں است و ہم در خاندان نقشبندیہ خلافت یافتہ ام بجز یک فرزند المسمی بہ حکیم مولوی سید مسیح الدین احمد کہ جامع صفات علمیہ و عملیہ است و مدرس دائرہ حضرت ایشاں دیگری ندارم سلمہ اللہ تعالیٰ و جعل اللہ آخرتہ خیر من اولاہ فرزند ششم حکیم سید علی حیدر المعروف بہ حکیم نواب کہ در علم طب تجربہ تام میدارند ایشاں را سہ پسر اند فرزند اکبر سید شاہ اولاد حسن و ایشاں ہم صاحب اولاد اند و فرزند اوسط سید شاہ عشرت حسن و فرزند اصغر سید شاہ محمد ظہور سلمہ اللہ تعالیٰ والقاہ و فرزند ہفتم سید شاہ

Marfat.com

مولوی محمد عباس که در سرکار انگریز نوکریهائے جلیله مثل پیشکاری و سررشته داری و تحصیلداری مدتی نمودند مگر از ایام بلوه خانه نشین اند و بعبادت و وظایف خاندان قادریه مشغول و هر روز درود کمتر از پنج هزار بار نمیخوانند و در خاندان نقشبندیه طریقه از راقم حروف گرفته بتوجهات فقیر لطائف سته شان ذاکر گردیده نوبت به سلطان الذکر رسیده و با جازت تعلیم طریقه و ارشاد سلوک باطنی اشتغال دارند دو فرزند دارند فرزند اکبر سید شاه محمد علیم که در علم فارسی ید طولی دارند و شعر و سخن هندیه و فارسیه خوب میگویند و نثر فارسی می نویسند و صاحب اولاد اند و فرزند اصغر سید شاه محمد یوسف که بسن دوازده سال رسیده اند و در حفظ قران مشغول۔ **فصل ششم** در ذکر مریدان و تلامذهٔ مشاهیر مالاً باکمالاً حضرت ایشان را در عنفوان شباب جذبه عشق صادق افتاد فرصت تعلیم و تعلم علوم رسمیه بجز ضروریات دین نیافتند هم چنانکه سابق ذکر یافت و مریدان حضرت ایشان بسیار بودند منجمله آنها چند مریدان اند که ذکر او شان در بیان اولاد گذشته و ازاں جمله شیخ احسان علی صاحب مرحوم تعلقه دار سید سراواں که مرد دیندار و تقوی شعار بودند ذاکر و شاغل و تهجد گذار و شب خیز و از دیده محبت و اخلاص اشک ریز حضرت ایشان از ایشان بسیار راضی بودند و عنقریب از بار عنصری سبکدوش شدند و ازاں جمله مولوی شیخ ثابت علی صاحب ساکن سید سراواں که حی القیوم اند

در ایام جوانی از اجل خلیفه حضرت ایشاں حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب تعلیم یافته و بیمن صحبت حضرت ایشاں از ارباب حضور و آگاهی گردیدند و ازانجمله شیخ شیرعلی صاحب ساکن ڈیهه مذکور که مرد حلیم و دیندار هستند و بصوم و صلوٰة اشتغال میدارند و ذکر هریک طوالتے دارد لهذا سکوت ورزیدم۔

فصل هفتم

در ذکر مدفن و تاریخ وفات حضرت ایشاں پوشیده نماند در سالیکه حضرت ایشاں وفات یافتند و بحضرت حق پیوستند فقیر دراں سال به بیت السلطنت لکھنؤ بطلب علوم مشغول بودم فقط مسلم الثبوت در تحصیل علوم باقی مانده بود که ایام صیام برسرم رسید و از سبق کتاب محروم ماندم که مفاوضه شریفه برادر صاحب مکرم و معظم سید شاه علی حسن صاحب مرحوم از کان پور بطلب فقیر رسیده چونکه بیکار و معطل بودم بمجرد معائنه اش روانه شده بخدمت بابرکت جناب ممدوح و مرحوم خود را رسانیده از زیارت جناب موصوف بهره اندوز سعادت شدم چندی قیام کرده بودم که صحیفه کرامت نصیبه حضرت ایشاں بطلب فقیر رسید بمجرد معائنه اش پا از سر ساخته خود را تا عتبهٔ فلک رتبه حضرت ایشاں جبه سائی نمودم در حین مراقبه بودند بمجرد حضوری چشم مبارک وا فرمودند چوں مرا دیدند سبک برخاسته بر پیشانیٔ من بوسه زده فرمودند خوب آمدی که ایام فرصت و وقت قلیل مانده هرچند که از ایام طفولیت سخناں این طائفه را

Marfat.com

در کام جان این حقیر ریختہ تربیت باطنی ضمیمہ شفقت ظاہری میساختند و من نیز بحکم فطرت و مقتضائے جبلت والہ و دیوانہ آں کلمات بودم اگر اندکی خاموش می شدند خود را فراموش میکردم فاما اعادہ ایں چنیں کلمہ کہ دریں وقت از زبان فیض ترجمان حضرت ایشاں برآمدہ نقیر را بمرتبہ فائز گردانیدہ کہ زبان و قسلم از بیان آں قاصر و کوتاہ ہست چوں ایام صیام منقضی شدہ از حضرت ایشاں درخواست رخصت جہت اختتام مسلم الثبوت نمودند فرمودند کہ چندے توقف نمایند انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب رخصت می کنم و ہمچنیں اجازت روزانہ میخواستم و دربارہ روانگیم وعدہ امروز فردا می فرمودند حتیٰ کہ بستم ماہ شوال رسید آں روز قدرے خرج بفقیر عطا فرمودہ ارشاد فرمودند کہ اکنوں تدبیر سواری باید کرد من در فکر سواری شدم کہ بتاریخ بست و دوئم ماہ مذکور بعد عصر مرا بحضور خود طلبیدہ باب تلقین علم توحید و تحقیق مسئلہ وحدت وجود برد ہمکہ موافق علم و شہود است بر من کشودہ فرمودند اگر اکنوں دغدغہ و شبہ بمقتضائی علوم کسبیہ خود بلا قصد تحقیق عیاں خواہند آورد تمام عمر بے نصیب و محروم شدنی است پس اعتقاد ایں مسئلہ را از اعتقاد الخواص باید شمرد انشاء اللہ رفتہ رفتہ پردہ از روئے کار بکشاند و جمال یقین روی نماید ولیکن باید کہ دایم دریں خیال باشند و بر مقدار کہ دست دہد سعی کنند و نعم ما قال شعر

لنگ و لوک و خفتہ شکل و بے ادب

سوئے او میخز او را می طلب

آں وقت شبہات من زائل شدند و ہمہ شکوک بیقین مبدل گشت بعد ازاں وقت شب ارشاد کردند کہ امشب کھچڑی باجرہ بختہ شود ہم چناں کردند ہمہ اہلبیت خود را طلبیدہ یک یک لقمہ تقسیم فرمودند من بعد ہیچو عادت قدیمہ خود بعد نماز عشاء استراحت فرمودند و وقت نیم شب برخواستہ بعد طہارت بہ نماز مشغول شدند بعد فراغ بذکر و شغل مشغول ماندند تا قریب سحر باز برائے طہارت تشریف بردند من بعد وضو ساختند و بعدہ اختلاج قلب کہ گاہ گاہ حضرت ایشاں را می شد شروع گردید چوں دانستند کہ مرغ روح از قفس عنصری پرواز میکند ذکر جہر کلمہ توحید آغاز کردند مگر در آواز آں حضرت دریں وقت کربے شدید بود از اتفاق وقت آں روز برادرم معظم حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب مرحوم در خانہ خلاف عادت قدیمہ خود مغلوب النوم شدہ و ملیاں خانہ در حجرہ خود برائے نماز و ذکر و شغل تشریف نبردہ بودند بمجرد شنیدن آواز مضطربانہ حضرت ایشاں دویدہ خود را بخدمت آنحضرت رسانیدہ باز پرسیدند حضرت حال چیست ارشاد فرمودند کہ نزع روح برسرم رسیدہ ہیچ تکلم بجز ذکر کلمہ توحید نکنند و ہر دو صاحبان ذکر کناں تا بلنگ شریف کہ درون دالان بود رسیدند ببالین حضرت ایشاں ذکر اسم ذات آغاز فرمودند و تا رسیدن ببالیں واصل حق

Marfat.com

شدند - برادر معظم مرحوم مضطربانہ بدیوانخانہ رسیدہ مرا بیدار فرمودند و ارشاد کردند کہ زود در خانہ رسیدہ نبض حضرت ایشاں معائنہ نمودم روح شریف از عنصر لطیف پرواز کردہ بود - انا للہ و انا الیہ راجعون در سنہ یکہزار و دو صد و پنجاہ و دواز ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور بمقبرہ جد امجد کہ زیر دائرہ حضرت ایشاں است مدفون شدند در دفن آنحضرت آں قدر کثرت شد کہ جنازہ حضرت ایشاں بر ہوا میرفت و کم بدست مرداں میرسیدند انم کہ مرداں از کجا آمدہ بودند واکثری را نمی شناختم بعد فراغ از دفن حضرت ایشاں و فاتحہ سیوم کہ معمول ایں دیار است روانہ لکھنؤ جہت تحصیل بعد مسلم الثبوت شدم و تاریخ وفات حضرت ایشاں برادر مکرم الاورع الاحسن حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب مغفور بدیں نہج ارشاد فرمودند حوالہ قلم نمودہ می شود۔ **قطعات**

آں محمد کو ملقب بود بادشاہ زماں — نقل فرمود از جہاں بر طارم اعلیٰ برفت
ہمچو بلبل مست بر بوئے گل گلزار قدس — روح از جسمش بدست قدسیاں بالا برفت
واقف راز نہاں و کاشف سر حقی — جان پاکش ناگہاں در پردۂ اخفا برفت
چوں بگوش قلب او آمد صدائے ارجعی — جست زیں بند قفس شاداں سوئے مولا برفت
زیں خراب آباد عالم بر فضائے لا مکاں — از پئے دیدار جاناں بادل شیدا برفت
قطب عالم ہادی دیں قدوۂ اہل صفا — زیں تن خاکی براوج منزل علیا برفت
آفتابی کز وجودش بود روشن ایں جہاں — وائے زیر تودۂ خاکی ز فرق ما برفت

Marfat.com

گفت لبیک اجابت چوں بداعی اجل زود در وقت سحر در جنت الماوی برفت

سال تاریخش چنیں گفت اشرف زار و حزیں
هائے واویلا جنید عصر از دنیا برفت
۱۲۵۴ھ

ولہ

شاہ محمد زماں قدوہ اہل صفا زبدہ خاصان حق تبصرہ عارفاں
صوفی صافی دروں پاک ز شرک و ریا قطب حقیقت گزیں تاج سر مقبلاں
مجمع زہد و ورع چشمۂ جود و کرم تارک دنیا و دوں شاہ ریاضت کشاں
ہادی راہ یقیں مرشد تقوی شعار بادہ کش معرفت حضرت شبلی نشاں
خسرو ملک فنا مست ز جام بقا ذاکر اسمائے حق کاشف سر نہاں
شوق وصال خدا چوں بدلش جوش زد بست قریب سحر رخت سفر زیں جہاں

سال وفاتش خرد از سر انوس گفت
قبلہ اہل وفا رفت بدار جناں
۱۲۵۴ھ

ولاکن ہذا آخر ما اوردنہ فی ہذہ العجالہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و الہ وسلم فی الاولے والآخرۃ ۔ فقط

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در ذکر بعضی از مبدا احوال کاتب حروف ختم اللہ لہ بالحسنی

والد ماجدم را در اواخر عمر کہ زمان ضعف پیری بود مشغولی خاطر
اکثر متوجہ در تربیت فقیر بود شب و روز در کنار مرحمت و جوار
عنایت حضرت ایشان تربیت می یافتم و ہمدراں ایام طفولیت سخنان
حضرات صوفیہ را در کام جان این حقیر ریختہ تربیت باطنی را ضمیمہ شفقت
ظاہری می ساختند اول از قرآن مجید چند پارہ پیش خود سبق سبق
تعلیم فرمودند بعد ازاں باثر تربیت و شفقت حضرت ایشان چناں
نوبت بہم رسید کہ ہر روز قدری از حضرت قرآن مجید میخواندم حتی کہ
در عرصہ قلیل ختم کردم بعد ازاں کتب فارسی کریما و مامقیماں شروع
کنانیدند ببرکت حضرت ایشاں در اندک زماں باتمام رسانیدم و ہمچنیں از
گلستاں چیزی خود سبق دادند من بعد بہ معلمان سپرد فرمودند باثر
توجہ و عنایت حضرت ایشاں بزود ترین اوقات کتب فارسیہ مثل
ابو الفضل و طاہر وحید وغیرہ برخواندم و از مختصرات صرف و نحو
زاغ حاصل ساختیم و دریں ضمن قدرت کتابت و سلیقہ انشا ہم پیدا شد
وقتیکہ بسن چہاردہ سالگی رسیدم مارا با دختری از خاندان خویش نکاح
کردہ دادند بعد شش ماہ بعطاء قدری خرچ و زاد راہ بہمراہی برادرم
مرحوم الاورع الاحسن سید شاہ محمد حسن صاحب کہ در اواخر اجل خلیفہ

Marfat.com

حضرت ایشان بودند جہت تحصیل علوم روانہ دار السلطنت لکھنؤ فرمودند
و دریں سفر مجی شاہ حاجی محمد صاحب خلف مولوی محمد سیف اللہ صاحب
محب اللہی الہ آبادی با من شریک بودند بعد وصول شہر مذکور بوسیلہ
جمیلہ شیخ میر علی صاحب وکیل کہ جملہ امکنہ میرزا حیدر بیگ نزد ایشان سپرد
بودند در مکانیکہ محاذی دروازہ محل سرائے جناب استاذی مولانا مولوی
محمد حیدر صاحب مرحوم است قیام کردم و دراں وقت فقیر کافیہ حفظ
میکردم و تا بحث محل سیدہ بودم و اکثر بر بنگلہ دروازہ مولانا مولوی خادم احمد
صاحب آوردہ جلوس میفرمودند قرأۃ کافیہ از من شنیدہ بواسطہ ملاقات
سابقہ کہ جناب مرحوم را بشاہ حاجی محمد بود مستفسر حالاتم شدہ فرمودند
کہ ظاہرا شائق معلوم میشوند اگر در محل سرائے من قیام نمایند بہتر خواہد بود
چونکہ موقع حریص قیام فرنگی محل بودم حسب الارشاد فی الفور مع ہمراہیان
خود در محل سرا جناب مرحوم قیام کردم و جناب مولوی صاحب ممبر و کمال
عطوفت و رافت بر حال زارم میکردند و میخواستم کہ اگر احدی از علماء
فرنگی محل دستگیری بسبق می فرماید سبق آغاز نمائم و بایں امید بخدمت
ہر یکی از علماء آمد یار و جوار حاضر میشدم روزی در مسجدیکہ بیرون
فرنگی محل است جہت ادای نماز ظہر رفتم جناب مولائی و استاذی اخوند
شیر محمد صاحب ولایتی را بدرس و تدریس یافتم شخصی عبد الغفور نام
نسخہ مصباح میخواند دیر نشستہ سبق ایشان شنیدم و در اثنای درس
مقامی بہر موی الیہ دشوار آمد با وصف ارشاد مکرر جناب اخوند صاحب

Marfat.com

بفہمید شان نامد و چونکہ فقیر مصباح خوانده بودم و یاد میداشتم
جرات کرده عرض کردم که اگر جناب ارشاد فرمائید من این مقام
را بیان نمایم شاید بفہم شان در آید جرات ما را پسندیده ارشاد
فرمودند که بهتر است حسب الارشاد آنمقام را باحسن الوجوه ادا کردم
حتی که بفہمید موصی الیہ در آمد ازاں روز جناب اخوند صاحب نظر
عنایت بر من مبذول میفرمودند و من ہر روز ہمو نوقت حاضر خدمت
حضرت ایشاں میشدم آخر بموجب دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاه
سیوم ہر آئنہ در وی کند بلطف نگاه ارشاد فرمودند که ظاہرا
رغبت تو در شروع سبق می بینم عرض کردم که آری فرمودند سماعت
سبق موصی الیہ باید کرد قبول کردم چندی سماعت کردم چونکہ موصی الیہ
بطئ الفہم بودند ہمراہی ایشاں نہ پسندیده سبق شرح ملّا
مقرر فرمودند و آنچناں تربیت فرمودند که در عرصہ دو ماه شرح
ملّا تمام کردم و در اثناء قرارت کتاب مذکور چندی تیمناً و تبرکاً
از مولانا و استادنا مولوی برہان الحق صاحب ہم خوانده ام آنچه که
میخواندم روزانہ با جناب مولوی خادم احمد صاحب تکرار میکردم مولوی خادم احمد
بارہا بیان نمودند که ایشاں تلمیذ من اند از من خوانده اند نہ آنکہ صرف تکرار کرده اند چندی ہمیاں
گذشت روزی بامن و جناب مولانا صاحب برور د مرحوم درمسئلہ
بحث و تفتیش زائد از حد گزشت مولوی صاحب ممدوح فرمودند
که اکنوں حاجت تکرار از من معلوم نمی شود زیرا که این آموختگی

Marfat.com

شما از من دال بر ترک نکرا راست چونکه منظور مطوی خاطرم همین بود عرض کردم که فرصت کم می یابم ناچار وا گذاشتم و بجایش شرح وقایہ از جناب مولانا و استاذنا افضل العلماء وافقہ الفقہا مولانا مولوی محمد معین صاحب شروع کردم در عرصہ قلیل آنرا باتمام رسانیدم غرض کہ تحصیل فقیر از چند علماء نامدار است اکثر کتب درسیہ منطقیہ و ریاضیہ وحکمیہ و علم ادب و معنی وبیان وعلم کلام وتفسیر از اخوند صاحب مرحوم است و جناب مبرور را تلمذ اول با رشید الدین خانصاحب دہلویست وثانیا در لکھنؤ از امام علماء عصر و مقدام اجلاء دہر افضل الفقہا و اذکی الاذکیا واکمل الکملاء محقق امور عقلیہ و نقلیہ مدقق ادلۂ اجمالیہ و تفصیلیہ نور من انوار اللہ استاذ الاستاذ مولانا مولوی محمد ظہور اللہ صاحب است وعلم ریاضی از مولوی محمد اسماعیل المشہور بلندنی است تحصیل بعض کتب ہمچو ہدایہ وغیرہ از جامع علوم عقلیہ و نقلیہ العالم الاجل الاکبر مولانا مفتی مولوی محمد اصغر و مولانا مولوی محمد ولی اللہ قدس سرہما است و قدری شرح مواقف از مولانا و استاذنا مولوی محمد نعمت اللہ صاحب خواندہ باقی از اخوند صاحب قدس سرہ العزیز باختتام رسانیدم و اتفاق اخذ سند حدیث و قراءت آں از فرید المحدثین وا وحد الاتقیاء والمتیقن مولانا مولوی حسین احمد صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین افتادہ وقت تحصیل علم حدیث مجی

Marfat.com

مولوی ابوالخیر محمد معین الدین صاحب کرڈی هم از مولانا مرحوم صحت
حدیث میکردند و اتفاق تحصیل علم طب و مطب از مولوی حکیم
اسد علی صاحب دارالشفای گردیده غرضکه بود و باش فقیر در
بیت السلطنت لکهنؤ باین تفصیل است تخمیناً پنج سال در محل سرا
مولانا مولوی محمد حیدر صاحب قدس سره العزیز و سه سال در حجره
مسجد بیرونی والد حضرت ایشان و دو سال بر پاٹا ناله در مکان
شیخ اسدالله صاحب تیر انداز در نجارت باثر توجه حضرات موصوفین
بر جمله کتب درسیه عبور کردم و برکت توجه باطن جناب والد ماجد
مرحوم مدالعرضه هم آنقدر صفائی باطن بود که بیانش تطاویل است
و باعث آن لقمه حلال بود که دران زمان بدست می آمد والحمدلله
والمنة که الآن هم از لقمهٔ حرام بعنایت ایزد ذوالجلال والاکرام
محفوظ ام پس مناسب وقت تحصیل این حکایت است که روزی
شیخ اسدالله صاحب تیر انداز از من ارشاد کردند که فضل علی و
برادر شان که از اولاد امجاد تفضل حسین خاں صاحب نائب حضرت
ظل سبحانی مرحوم اند اراده تحصیل علوم از آنصاحب یعنے فقیر
میدارند اگر فرصت باشد بتعلیم ایشان باید کوشید و بجلدوی
آن خدمت جناب از نقد و جنس بر ذمه ایشان واجب و متحتم
چونکه در بادی الامر بوجوه از قبول امر پیش کرده شیخ صاحب موصوف
ابا کردم فاما بلحاظ ملالت خاطر معظم الیه آنرا قبول کردم چنانچه

Marfat.com

روزانه هر دو صاحبان بر مکانم تشریف آورده چیزی میخواندند روز اول که وقت چاشت بعد فراغ از مطلب بدر خانه ایشان که از مکان شیخ صاحب موصوف متصل بود رسیدم فضل علی هم بر در خود ایستاده بود چوں مرا دید عرض کرد که میخواهم که این وقت تیمنا و تبرکا دریںجا طعام میل فرمایند من بعد در مکان حاضر خواهم آورد همچناں کردم در اثنای نشستن در آوردن طعام رائحه بقوت شامه من رسیده دماغم را پراگنده ساخت حالانکه مکان از خس و خاشاک و جمله آلائش و کدورت و قاذورات پاک و صاف بود باستکراه تمام لب باکل آں کشادم و بخانه باز آمدم همچنیں سه روز در آنجا طعام خوردم همیں حالت پیدا بود آخر بروز چهارم نرفتم و طعام بخانه من می آورد باز اثری ازاں رائحه متنه پیدا نشد آنوقت معلوم شد که ظاهرا اثر لقمه حرام بود که ازاں هویدا شد چوں نیک تحقیق کردم نفس الامر هماں بود که دریافتم الحاصل حق سبحانه تعالی در توجه باطنی حضرت والد ماجد مرحوم اثری و خاصیتی نهاده بود که اگر هرچند کس در مرتبهٔ استعداد و قوت دور تر افتاده بودی بتوجه و تربیت حضرت ایشاں زود از قوت بفعل آمدی مرا هرچه است اثر توجه و عنایت و دعائے حضرت ایشاں است و ایشانرا جمیع حقوق از ابوة و تربیت و تعلیم ارشاد بر ذمه ایں هیچمدانست و اثر هماں توجه و تربیت سابقه است که الآن

Marfat.com

تاریخ منزل حضرت قرآن بحافظه ام در آمده چه عجب که از برکت و
دعای حضرت مرحوم منزلین بافتین هم طے نمایم مگر افسوس که از
کثرت مشاغل فرصت دست نمی دهد مگر همتم قاصر نیست اغلبکه توفیق
الهی رفیقم گردیده بمنزل مقصود رساند و ولادت این هیچمدان درسن
یکهزار دو صد وسی هجریست و کیفیت حصول بیعت بدین منوال که
وقتیکه کاتب حروف در لکهنؤ بودم و سلم الثبوت میخواندم ماه صیام
ظل خود برسر مومنین گسترده و همه را از تحصیل علوم باز داشته
تعطیلی روداد همدراں عرصه فرصت وقت غنیمت انگاشته حسب الطلب
برادرم مکرم جناب سید شاه علی حسن صاحب که درانوقت تحصیلدار
کان پور بودند بخدمت ایشاں رسیدم و از زیارت شان بهره اندوز
سعادت شدم و چندی توقف کردم که دریں اثناء اطلاع حضوریم
خدمت جناب برادر صاحب بحضرت والد ماجدم رسید بمجرد اصغاء این
خبر مفاوضه شریف بطلب فقیر نزول یافته فی الفور یارا سرساخته
خود را با فیض و برکت حضرت ایشاں رسانیدم در مراقبه یافتم
همیکه ایستاده شدم چشم وا کرده نگاهی بر من مهجور و دور از
حضور فیض نشور انداختند و ایستاده در وسط پیشانی ام بوسه
داده هم آغوش شدند و فرمودند که خوب آمدی من منتظر تو بودم
و سروریکه در حضوری فقیر بحضرت ایشاں مشاهده کردم کمتر ازاں
در ایام ماضیه مشاهده کرده بودم پانزدهم ماه رمضان خواه کم و

Marfat.com

زیادہ خواہد بود کہ من بزیارت حضرت ایشاں مشرف شدم از آنروز
مارا در حضور پرنور خود نشاندہ توجہ بلیغ می فرمودند وکلمات عارفانہ
وحکایات عاشقانہ زاید ازاں کہ عادت حضرت ایشاں بود بگوش
حقیقت نیوشم میرسانیدند ومن ہم خلاف عادت سابقہ خود آنرا
بگوش شنوا می شنیدم وبحافظہ می سپردم وسابقہ ازاینچنیں کلمات
کہ بظاہر خلاف شرع بود بنظر دلائل شرعیہ منکر بودم مگر آنوقت
انکارم مبدل باقرار گردیدہ ہر آنچہ کہ می فرمودند آنرا کالو حی
من السماء تصور یدہ از دلائل کتاب وسنت آنرا اثبات می کردم
اینہم از تصرفات حضرت ایشاں بود آخر چوں ایام صیام گذشت
طالب رخصت جہت تحصیل بقیہ کتب شدم فرمودند چندے دیگر
توقف کنید انشاءاللہ تعالیٰ عنقریب رخصت میکنم حسب الارشاد
تابست ویکم ماہ شوال اتفاق قیام افتاد من بعد بعطاء خرچ رخصت
فرمودند لیکن ہمانروز حضرت ایشاں در صحن خانہ بر سریری نشستہ
بودند مارا طلبیدہ پیش خود نشاندہ آنچناں لطف باطنی برمن مبذول
فرمودہ ظاہر وباطن مرا ہمرنگ خود ساختند وبسلاسل کلمات توحید
وعشق پائی عقلم را گرفتار ساختہ طوق عشق ومحبت محبوب حقیقی
درگردنم انداختہ مارا ازغم کون ومکاں ودنیاے دوں آزاد
فرمودند ناچار باین بیت مترنم شدم ؎

ما بعشق تو نہ امروز گرفتار شدم کہ گرفتاری ما باتو زروز ازل است

Marfat.com

من بعد عرض کردم کہ امروز مارا در خاندان علیہ قادریہ دستگیری فرمائید ارشاد شد کہ من از قدیم دستگیر تو ام لیکن سنت سنیہ را ہم از دست ندہم پس دست من گرفتہ ازبیعت مشرف ساختند و انچہ کہ گفتنی بود گفتہ مارا بمحبوب حقیقی سپردند الحق اگر دیگراں قطب انداد قطب الاقطاب است اگر ایشاں سلاطین او سلطان السلاطین محی الدین کہ دین اسلام زندہ گردانیدہ و ملت کفر محو کردہ اوست غوث الثقلین آنرا گویند کہ جن و انس ہمہ بوی پناہ جویند من بیکس نیز پناہ باو جستہ ام و بر درگاہ او فتادہ مرا جز عنایت او کس نیست و بغیر لطف از وی فریادرس نے۔

دستگیر دو جہاں حضرت غوث الاعظم
ہادی گم شدگاں حضرت غوث الاعظم

مظہر ذات خدا سر رسول دوسرا
نور عینین حسن حضرت غوث الاعظم

ہمہ غوثان جہاں یافتہ غوثیت ازد
فخر اقطاب جہاں حضرت غوث الاعظم

دیں کہ بد مردہ حیات ابدی یافت ازد
بود عیسیٰ نفسی حضرت غوث الاعظم

روزی در خواب نبی در دہنش انداخت لعاب
زاں سبب بود فصیح حضرت غوث الاعظم

سامع از سرعت گفتار جہور لبش پر عجب
میشدند از ہیبت آں حضرت غوث الاعظم

میشنیدند کلامش ہمہ از دور و بعید
چوں بگفتار شدی حضرت غوث الاعظم

وقت گفتار ہمہ خلق شدندی خاموش
آں قدر بود مہیب حضرت غوث الاعظم

مجلسش بود بامرش ہمہ کس از رہ شوق
حبذا شاہ جہاں حضرت غوث الاعظم

اولیا بندۂ درگاہ وے اند از رہ شوق
خواجۂ جملہ ولی حضرت غوث الاعظم

نام تو چوں بمیر دانش نوشتند لے فخر
شکر کن شیخ تو شد حضرت غوث الاعظم

Marfat.com

الحمد للہ ثم الحمد للہ چوں بعد حصول فراغ از تحصیل علوم از لکھنؤ بفقیر خانہ رسیدم بعد یک سال یا کم و نزاید ازاں در خاندان عالیشان سید السادات منبع البرکات مصدر فیوضات گزیدہ اوقات سراپا خلق و الحسنات تارک دنیا، دوں با ہمہ و از ہمہ بروں صاحب کشف و کرامات آیۃ اللہ من الآیات سیدنا و مرشدنا سید محمد عاشق النقوی النقشبندی الکروی اعلی اللہ درجاتہ فی اعلی علیین شادی کتخدائے فقیر گردید و محبت حضرت ایشاں میسر شد آں را فوز عظیم انگاشتم چہ اکثرے بتوجہات حضرت شاں بمقصود دلی خود رسیدند و از محمل مراد خود ہا برچیدند فقیر را نیز ہوائے حصول نعمت خاندان علیہ نقشبندیہ مجددیہ در سر افتاد چونکہ گستاخ خدمت با فیض و برکت حضرت ایشاں بودم بے تکلف راز نہفتہ را بحضور شاں کشف کردہ طالب بیعت از او شاں شدم بالفور ارشاد شد کہ در خاندان عالیہ قادریہ دست اندازی کردن نمی توانم بمجرد اصغا، ایں معنی ملالتی رو داد چونکہ با فقیر نظر عنایت بدرجہ نہایت میداشتند ملالت و دلگیریم را نہ پسندیدہ مراقب شدند ساعتی نگذشتہ بود کہ مارا بحضور خود طلبیدہ ارشاد فرمودند کہ پیش من باید نشست ہم چناں کردم بیک توجہ آئنہ خاطرم را از زنگ ماسوا پاک و صاف ساختند لطائف ستہ در عرصہ قلیل بنور ذکر منور گردید و از صفائی قلب و لمعان باطن نوبت بسلطان الذکر رسید الحمد للہ علیٰ ذالک من بعد ارشاد فرمودند کہ قدرے کثرت ذکر خفی کہ معمول خاندان علیہ

Marfat.com

نقشبندیہ است نخواہند کرد منازل علیا ہم چو ولایت صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیاؑ و مقامات اولوالعزم و حقیقت صلوۃ و کعبہ وغیر ذلک بر تو منکشف خواہد شد الحق ہم چنانکہ ارشاد فرمودہ بودند حالا آنرا بچشم دل مشاہدہ میکنم و میگویم ؎

اے خدا قربان احسانت شوم | ایں چہ احسانست قربانت شوم

و شکر ایں نعمت علیا و موہبت کبریٰ کہ بتصدق حضرات نقشبندیہ و حضرت ایشاں نصیب من گردید عشر عشیر آں بجا آوردن نمیتوانم ؎

نقشبندِ عجب قافلہ سالارانند | کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را
وجہ دگردنِ خود را از بار منت | حضرت ایشاں برداشتن کے توانم
من کہ برسر نیاورم بدو کون | گردنم زیر بار منت اوست
شیخ دیں گرد بندۂ احساں | الف روضۂ قبر باشدش شاداب
نسبت کو رسیدہ از شیخم | سر بہ بالا کشید ہمچو طناب

غرضکہ قریب بست سال بخدمت با برکت حضرت ایشاں بہرہ اندوز سعادت شدم واکثر از نور باطن و توجہات آں یگانۂ روزگار ظاہر و باطن خود را منور ساختم وجناب ممدوح ہم از قدوم میمنت لزوم مارا اکثر مشرف میفرمودند و کلبۂ احزان مارا رشک افزائے جہاں و جہانیاں میکردند و در توجہات حضرت ایشاں تاثیری بود کہ در توجہات دیگراں نمی یافتم شیخ سدو کہ عرف سدو میاں ساکن شہر کڑا کہ برائے اکتساب علم دہلی تشریف فرما شدند و بعد چندی خدمت با برکت حضرت شاہ احمد سعید مجددی قدس سرہ العزیز مشرف شدہ بردست حضرت موصوف در خاندان مجددیہ بیعت کردند و مدتے بخدمت ایشاں قیام کردند بجز ذکر

Marfat.com

قلبی بدیگر مقام نرسیدند چوں باز آمدند و حال محرومی خود پیش حضرت ایشاں بیان کردند ارشاد شد کہ اگر چندی نزد من نشینید البتہ ہمہ مقامات از عنایات الٰہی طے خواہند شد ایشاں تکمیل حکم کردند آخر بمطلب خود رسیدند و در سنہ دوازدہ صد و ہفتاد و شش از ہجرت نبویہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام از بار عنصری سبکدوش شدند انا للہ و انا الیہ راجعون حالاتی شگرف میداشتند و در صبر و توکل و غیرت راسخ القدم بودند جائداد حضرت ایشاں بسیار قلیل بود مگر عنایات الٰہی آں قدر شامل حال حضرت ایشاں بود کہ گاہے بدالنست فقیر نوبت فاقہ نرسیدہ و اکثر گوشت و نان می خوردند و مسافر دوست و غریب نواز بودند و از ضیافت مسکیناں بسیار سرور و حبور می فرمودند و در کشف قبور یدطولی می داشتند میفرمودند کہ حصول ایں معنی ببرکت حضرت شیخ الشیخ من است یعنی مولانا مولوی مراداللہ تھانیسریست زیرا کہ بسیار کفش برداری حضرت ایشاں کردہ بودم و بر حال زارم آں قدر عنایت میفرمودند کہ بیانش منجر بطوالت است و اکثر حضوری ام بحضرت ایشاں در شہر لکھنؤ در ایام رسالہ داری عبداللہ خاں قندہاریست میفرمودند کہ ہرچہ یافتہ ام از حضرت ایشاں یافتم می فرمودند کہ اول قصد بیعت از حضرت ایشاں میداشتم روزے عرض کردم فرمودند کہ زمان وصال من قریب ست اگر ظہور ایں معنی بردست مولوی ابوالحسن صاحب کہ اجل خلیفہ من اند بظہور

Marfat.com

آید خالی از فوائد نخواہد بود بلکہ حصول کیفیت چند سالہ من باکیفیت جدیدہ
مولوی صاحب ممدوح رنگے دیگر پیدا خواہد کرد حسب الارشاد ہمچناں
کردم و مدتے از برکات مولانا و مرشدنا مولوی ابوالحسن صاحب
قدس سرہ العزیز نصیر آبادی بہرہ ور شدم میفرمودند وقتیکہ حضرت
شیخ الشیخ وصال یافتند بمجرد دفن شریف بر قبر شریف بتعظیم تمام
مراقب نشستم ناگاہ حضرت ایشاں را بچشم دل با حسن صور مشاہدہ
کردم و ازاں روز کشف قبور بفقیر نصیب کردند ایں است کیفیت
بعیت فقیر۔ بسبب تدریس طلبہ علوم و طبابت و دیگر مشاغل
و ضروریات خانہ داری فرصت۔ تصانیف نیافتم مگر دریں عدیم الفرصتی
چند رسائل در اجوبہ علماء معاصر خود نوشتہ ام و بعض رسائل ابتدار
تالیف یافتہ۔ ازانجملہ رسالہ است مسمی تبفرقہ السنۃ والبدعہ
ازانجملہ رسالہ است مسمی ببرہان فی تعین الزمان لسماع الدعوی
من السلطان بجواب رسالہ مولوی عبدالرحمان مرزا پوری۔ و ازانجملہ
رسالہ است مسمی بقدم العمیق فی رد التبصرہ الملقب التشقیق بجواب
رسالہ مولوی حافظ رحمت اللہ الہ آبادی ازانجملہ رسالہ است مسمی
تنذیر البشیر و تبشیر الکافۃ الناس من الصغیر والکبیر فی اثبات المولد المبشر
بجواب رسالہ مولوی محمد بشیر سہسوانی ازانجملہ رسالہ است در مناسک حج
و ازانجملہ رسالہ است در ستر عورت ازانجملہ رسالہ ایست در اثبات
مولد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بجواب رسالہ مولوی محمد ظاہر بریلوی مرحوم

Marfat.com

ازانجملہ رسالہ ایست بجواب مولوی سیف الدین نبیرہ مولوی محبوب علی دہلوی ازانجملہ رسالہ ایست در عدم تکفیر روافض بجواب رسالہ مولوی محمد فصیح غازی پوری ازانجملہ رسالہ ایست بجواب رسالہ مولوی شاہ محمد ولایتی در رد بعض مسائل فرائض ازانجملہ رسالہ ایست در مولد نبیا صلی اللہ علیہ وسلم بجز این رسالہ در رسالہ ستر عورت دیگر رسائل بطبع در نیامدہ وکیفیت اولاد این است کہ در سن پانزدہ سالگی والد ماجد قدس سرہٗ العزیز عقد من کردہ دادند و بعد شش ماہ برائے تحصیل علوم روانہ لکھنؤ شدم بعد انقضائے چند سال اہلیہ من مبتلائے آلام و اسقام شدند و درہمین علالت لاولد وفات یافتند و بعد از تحصیل علوم چون بفقیر خانہ رسیدم بعد یک سال عقد دیگر کردم کہ ذکرش سابق گذشت از عنایت الہی ہفت دختر و یک فرزند مسمی سید مولوی مسیح الدین احمد متولد شدند منجملہ آنہا سہ دختر در حالت طفولیت انتقال یافتند و باقی از عنایت الہی ہمہ بقید حیات اند و دو دختر و بندہ زادہ ام کتخدا شدند و ہم صاحب اولاد اند سلمہم اللہ تعالی و تلاندہ فقیر بسیار اند اما کسانیکہ بکمال ذاتی و مالی رسیدہ اند مولوی فریدالدین احمد وکیل صدر و مولوی رفیع الدین احمد وکیل عدالت شہر لکھنؤ اند ہرچند کہ ہر دو کسان تمام و کمال از فقیر نخواندہ اند اما از تلاندہ فقیر ہم اند و مولوی شیر علی و پسر شان مولوی عبدالغنی ساکن سید سراواں کہ ہر دو وکیل عدالت شہر الہ آباد اند اما پسر شان بکمال علمی نرسیدند اما پدر

Marfat.com

شان تا انتها از فقیر خوانده استعدادی پیداکرده اند ازانجمله از تلامذه من
مولوی حکیم سید مسیح الدین احمد که خلف الرشید فقیر است و سن هیجده سالگی
از تحصیل علوم عقلیه و نقلیه و حکمیه فراغ حاصل ساخته بجائے فقیر درس
و تدریس و مطب میکند و در همه علوم فائق اقران و امثال خود است
و نهایت خوش خلق و حلیم ست و طریقه هم از فقیر گرفته کیفیتی پیدا کرده
است فاما بجهت ضیق فرصت که باعث آں درس و تدریس است فرصت
اکتساب امور باطنیه نمی یابد انشاء الله تعالی بعد زمانے افتخار من و
دیگر صلحاء و اتقیا خواهد شد اللهم بارک فی عمره و علمه و فضله و کماله
ازانجمله از تلامذه من بجهت کمال علمی مولوی حاجی عبدالرؤف
قندهاری اند که مطولات هم چون مطول و هدایه و بیضاوی وغیره
ها از فقیر خوانده راهی حرمین شریفین زادهما الله شرفاً و تعظیماً
شدند و بعد فراغت از زیارت امکنۀ مشرفه داعی اجل را لبیک
اجابت خوانده در جنت المعلا مدفون شدند انا لله وانا الیه راجعون
مرد باکمال و اهل دل بودند و طریقه از شاه عبدالرحمان شاهجهانپوری
خلیفه شاه غلام علی قدس الله سره العزیز گرفته بودند و بعد اخذ طریقه
نزد فقیر رسیده بکمال علمی فائز شدند و ازانجمله از تلامذه فقیر مولوی
محمد مزمل ولایتی و مرشد حضرت شاه سلیمان تونسی اند و مطولات از
من خوانده راهی وطن شدند و ازانجمله از تلامذه فقیر مولوی محمد نذیر
جاپانی اند که مطولات هم چو شرح مواقف وغیره از من خوانده

Marfat.com

روانہ جائش شدند و ازانجملہ تلامذہ فقیر مولوی لطف اللہ لکھنوی اند و در علوم عقلیہ ید طولی دارند و ازانجملہ از جملہ تلامذہ فقیر مولوی فتح الدین ساکن سید سرانوان اند و سوا ازیں بسیار اند کہ برتبہ کمال علمی و مالی نرسیدہ اند کہ ذکر شان نمودہ آید و ازانجملہ از اجل تلامذہ و مرید و فقیر مولوی حکیم حافظ محمد عبدالسبحان ساکن نارہ اند کہ در علوم عقلیہ و نقلیہ و فن ریاضی از ہم سران خود فایق و تمامی علوم سوا ریاضی از فقیر خواندہ اند و در آخر علم طب ہم از فقیر خواندہ مطلب پیش من کردہ روانہ نارہ شدند خواستہ بودند کہ اخذ طریقہ از من کنند مگر چونکہ در خاندان ایشاں اخذ طریقہ از آبا و اجداد مولوی محمد معین الدین صاحب معمول است ازیں جہت آں زماں اتفاق بیعت از فقیر نہ افتادہ من بعد چوں بخانہ رسیدند بعد چندی در عالم رویا مامور بہ بیعت فقیر شدند و صبح آں برخواستہ نزد فقیر افتاں و خیزاں رسیدہ درخواست بیعت نمودند ہرچند ازاں خود را باز داشتم چوں مصر شدند ایشاں را داخل طریقہ کردم واعظ بے بدل اند و در علم حساب و فرائض و شعر و شاعری ہم مہارتے تمام میدارند روزے قصیدہ درشان فقیر تالیف کردہ آوردند ایں است

منزل عالی حضرت را بہ بیں اے آسماں | در بہ بوسی آستانش را بہ صد زرباں
لطف و خلق و مردمیت جمع شد در سیرتش | وصف او را کہ تواند تابیار دو دربیاں
یاد حاتم رفت از دلہا کہ حاتم گر بودے | حکمت و فضل و کرم آموختے از دیگیاں

کار او دائم توکل ہم رضا و شکر ہست | یاد حق گردیده قلقش در نہان و در عیاں
مرشد کامل برائے گمرہاں او ہست و بس | سید عالی نسب کس دید مثلش در جہاں
یافته دین نبی از ذات او تجدید باز | در جبینش نور می تابد خوربر آسماں
شد چو شور فیض او تا ذروۂ چرخ بریں | ابر گریاں شد ز حسرت چرخ گرداں شد بر آں
ہم بفن طب تفوق برد بر لقمان و ہم | فخر میسازند از نامش ہمه پیر و جواں
خیر و برکت را پناہے نیست جز در کار او | رحمت حق میشود نازل برو در ہر زماں
آفتاب چرخ عظمت ماہتاب برج فیض | لذت ایماں از و گیرید اے صاحبدلاں
در ہمندی نه که نزدش رفته و محروم شد | یک نگاہ لطف او کافی بود داروی آں
نیکی و حلم و مروت ختم شد بر ذات او | آفریں گویند بر حالش تمامی مومناں
حبذا تو اے علوم چار و ده خوش آمدی | با من و تو نیست جائے جز در والائے آں
در دل ممدوح ما صد گنجہائے علم ہست | مخزن اسرار سبحانی شده بیشک ہماں
دست جود او کمند انداخته در بحر و بر | ظل فیض و فضل او مبسوط شد بر دو جہاں
لب بجنباند مگر دقیقه سازد ذکر خیر | جز وے ایں کارش نیابد بیگماں از دیگراں
چوں ادب گفته که ذکر او بیاور بر زباں | اسم او را گر بخواہی حرفی از مصراع خواں
یا خدا دارش سلامت با ہزاراں خرمی | تا مزین چرخ را از انجم ست و خاک از مرماں
از درش راجی رجا دارد بصدہا التجا | که بچشم لطف او منظور باشد جاوداں

وسوا ازیں تلامذۂ راقم بسیار اند مگر چونکه منظور ذکر حال آں کسانست که بکمال علمی یا مالی رسیده باشند لهذا بر ہمیں قدر اکتفا نموده شد کیفیت مریداں ایں است که بعد خرقه و عصا و تسبیح وغیره از حضرت شیخ

قدس سرہٗ العزیز مجاز به اخذ بیعت از طالبین شدم ہرچند که در خود چنداں لیاقت نمی یافتم فاماً لادب الشیخ قدس سرہٗ اخذ بیعت شریف هم نمودم چنانچه تا ازیں زماں دریں شہر از مریدان من بسیار اند و در شہر کلکته و در شہر مرزا پور و شہر بنارس و شہر کانپور و هم در شہر بانس بریلی و دریں جوار بدگڈھ و شیخ پور چندها و غیر ذالک هم موجود مگر کسانیکه علم و عمل دارند چند کسانیند ازانجمله مولوی حکیم سید مسیح الدین احمد خلف الرشید فقیر اند ازانجمله از تلامذه و اجل مریدان و خلیفه من سید شاه مولوی محمد عباس که اخی عزیز راقم الحروف اند و مدتها پیش فقیر نشسته از کمالات طریقهٔ مجددیه و قادریه بهره وافر اندوخته رتبه هدایت و ارشاد پیدا کرده اند اللهم بارک فی عمره و رزقه و ارشاده و هدایته و مولوی حاجی سید محمد عبدالقادر که از اولاد عمه من اند و هم خویش برادر اکبر فقیر در صبر و توکل قدمی راسخ دارند و بمقامات عالیه رسیده اند اللهم ثبت قدمی و قدمه علی صراط المستقیم و ازانجمله از اجل خلیفه و مریدان فقیر که بخلافت ایشان فقیر را افتخار ایست حافظ محمد عباس علی خاں صاحب ساکن شہر امروهه اند که مدتے بخدمت فقیر مانده از فیوض ظاهریه و باطنیه بهره وافر برداشته و در طریقه نقشبندیه مجددیه و قادریه نسبت خود بکمال رسانیده از وجدان بمرتبه مشاهده و عیاں رسیده اند و خلق کثیر در امروهه و اطراف آں بر دست ایشاں توبه نصوح کرده صاحب هدایت شدند واز هدایت به نهایت رسیدند اللهم بارک

Marfat.com

فی عمرہٖ وہدایتہ و کمالہ و ازانجملہ از اجل مریدان من سید علی مظفر خاں صاحب معافیدار شہر امروہہ اند و معافی ایشاں اغلبیکہ کم از کم پنجاہ ہزار نباشد و از اولاد حضرت شاہ ولایت امروہوی اند و مشہور بسادات ہنڈیہ و وجہ تسمیہ اش اینکہ چوں صاحبزادۂ حضرت شاہ ولایت جہت تحصیل علوم باجازت والد ماجد خود بشہر دہلی رونق افروز شدہ بجائے مقیم شدند و طعام وقتین برائے ایشاں از جائے مقرر گردید ہرچند کہ اینقدر آذوقہ برائے ایشاں کافی بود فاما طالب علمی کہ ہمراہ ایشاں بود در غیبت ایشاں ہمہ میخورد و ایشاں گرسنہ می ماندند ناچار شدہ بطالب العلم فرمودند کہ مناسب ایں است کہ طعام وقتین بر ذات خود و بر تو تقسیم نمایم پس یک وقت خود می خوردند و یک وقت بطالب العلم عطا می فرمودند لیکن ایں تقسیم ہم برد گراں آمد آنرا نہ پسندیدہ ہمچو عادت قدیمہ خود طعام ہر دو وقت پاک می خورد روزی حضرت ایشاں نہایت گرسنہ شدند و طالب العلم مذکور در مجلس ایشاں حاضر بود بطرف او خطاب فرمودہ ارشاد کردند کہ شیر پدر من بیاد ایں را بخور بمجرد ارشاد ایشاں شیری پیدا شد و آنرا طعمہ خود ساخت بظہور ایں کرامت شہرت کمالات حضرت ایشاں بشہر دہلی بلند شد حتی کہ دختر سلطان وقت مفتون حضرت ایشاں شدہ در ہم چشماں خود تذکرہ عقد خویش بمیان آورد حتی کہ شدہ شدہ ایں خبر بگوش سلطان وقت رسید ہرچند بوعظ و پند کوشید مگر آتش محبت و عشق در کانون سینہ اش زاید ازاں بجوشید آخر

Marfat.com

شاہ وقت عقدش بصاجزادہ حضرت شاہ ولایت بربست بعد چندی نطفہ
قرار یافت پس بر وقوع این واقعہ بحضرت شاہ ولایت پدر بزرگوار ایشان رسید
فرمودند کہ فرزند من افشار راز نہفتہ من کرد ہموں وقت در حق ایشاں
بدعا کردند ہمو نوقت جاں بجان آفریں سپرد و از بار عنصری سبکدوش گردید
بعد ازاں دختر سلطان عریضہ بخدمت حضرت ایشاں نوشت و درخواست
حضوری خود کرد چوں اجازت یافت بجاہ وحشم خود را قریب امر وہہ
رسانیدہ باز استفسار حضوری خود با جاہ و حشم نمود چوں اجازت نشد
ناچار خود را جریدہ در پالکی نشستہ بحضور حضرت ایشاں رسانید بعد چندی
وضع حمل کرد چوں خلقتش باتمام نرسیدہ بود بلکہ مضغہ گوشت بود بنظور
ایں معنی نہایت سوز و بکا کرد حضرت را بر بکایش ترحم آمد فرمودند
کہ ایں را در ظرفی گلی نہادہ تا چہل روز در جائے گذارند ہم چناں
کردند بعد مضی مدت مذکورہ آوازی ازاں مضغہ ہم چو آواز کودکاں
کہ عند الولادت می شود بلند گردید چوں بر آوردند کودکی حسین متناسب
الاعضا بود آخر بسن شباب رسید بعد عقد نکاح نوبت توالد و تناسل
رسید س از نسل شان سید علی مظفر خاں صاحب اند و از انجملہ از مریدان
فقیر حافظ سراج الدین پسران شیخ وہاج الدین بنارسی کہ از اولاد امجاد
حضرت شیخ عبدالحق توسوی قدس سرہ العزیز اند ہر چند کہ ہنوز بکمالی رسیدہ
اند مگر امید قویست کہ بطفیل جد بزرگوار سیما بطفیل حضرت غوث پاک و حضرت
خواجہ بہاء الدین نقشبندی بمرتبۂ عالیہ سلوک فایز شوند و از انجملہ از

Marfat.com

مریدان من شیخ عبدالقوی فرزند ارجمند حکیم عبدالغفور ساکن ناره اند که از عنایت الٰہی مقامات ستہ راطے کرده برتبہ سلطان الذکر رسیده اند اغلبکہ مقامات علیہ را ہم طی کرده بمراد رسند اللہم بارک فی عمره ورزقہ وکمالہ بمنہ وکرمنہ و ازانجملہ از مریدان من عبدالرحمان خاں صاحب برادر زاده خالا تی غازی الدین حسین خاں صاحب تحصیلدار شہر الہ آباد پرگنہ چاپل اند و روزانہ نزد فقیر حاضر شده توجہات میگیرند و قریب بسلطان الذکر رسیده اند اغلبکہ عنقریب بعنایت الٰہی بمراد خود فائز شوند و علاوه ازیں مریدان فقیر بسیار اند ذکر ہر یک منجر بطوالت تذکره ہذا است حسب الارشاد گرامی بریں قدر اکتفا نمودم ولیکن ہذا آخر ما بدأت من المقال بعون الملک المتعال وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحبہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا تم تم تم۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تصحیح اغلاط (شاہ محمد زماں اور ان کا دائرہ)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	بسم اللہ الرحمٰن حیم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	۵	۱۲	خیحلہ	حیحلہ
۱	۲	مُسْلِمًا	مُسَلِّمًا	۵	۱۷	بتنکبیر	بتکبیر
۲	۴	بتحانسا	بتخانہا	۶	۸	از	ازین جہت
۲	۱۴	کناپندہ	کنایندہ	۶	۹	ینجہت	
۲	۱۶	صخرہ	حجرہ	۶	۱۲	برحصہ	بُرْہتہ
۳	۹	نگر	نگیر	۹	۳	ہاسدان	حاسدان
۳	۱۰	باشد	ماند	۹	۴	ثلمت	ثلمث
۳	۱۳	مزغان	مرغان	۹	۵	مطلح	مطلع
۴	۹	میر مضی	یرمضی	۱۱	۳	اجلہ	اجل
۴	۱۱	و	×	۱۱	۴	اززقنا	ارزقنا
۴	۱۴	فی	فیئ	۱۱	۵	حسبیہ	حبیبہ
۵	۶	موئد	مؤید	۱۱	۱۸	الینادائی رؤس	علینادلی رؤس

Marfat.com

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۲	۵	رائچه	رائحه	۱۹	۸	بحمر	مخمر
۱۴	۵	برنگبے	برنگے	۱۹	۱۰	اکثیر	اکسیر
۱۴	۷	ار	کبر	۱۹	۱۱	"	"
۱۴	۱۶	خطے	حظے	۱۹	۱۵	احذان	اُخُذِ آن
۱۵	۱۲	قشعه	قشقه	۱۹	۱۷	اکثیری	اکسیری
۱۷	حاشیه	حال	خال	۲۰	۶	کانیست	کافیست
۱۸	۹	وایشان	از حضرت بوعلی و ایشان از حضرت بوالفرج مردانه طوسی وایشان	۲۰	۱۹	آہالی	اہالی
				۲۱	۵	تخت بالا	تحت و بالا
				۲۱	۵	بیته	یتمه
۱۸	۱۳	وایشان	از حضرت امام جعفر صادق وایشان از حضرت امام محمد باقر وایشان	۲۱	۷	بعد	زود
				۲۱	۷	رئیسه	رئیسه کردند
				۲۲	۱۶	بردامتند	برداشتند
۱۹	۱	صوبه بنگال	طرفدار صوبه بنگال	۲۳	۱	عوب	خوب
۱۹	۵	محلی	محله	۲۶	۷	ستته	سته
۱۹	۷	دوزی	روزی	۲۶	۱۸	سوال	شوال

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶	۱۹	سوم	صوم
۲۷	۹	استقرا	استقراء
۲۸	۱۰	افاۃ	آفات
۲۹	۳	وظائف	دوظائف
۲۹	۱۶	نقوی شعال	تقوی شعار
۳۰	۳	ڈیہہ	دیہہ
۳۰	۴	سلیم	حلیم
۳۰	۱۹	سخنان	سخنانِ
۳۲	۱	لیگ	لنگ
۳۲	۲	میخر	میخیز
۳۲	۳	سکوک	شکوک
۳۲	۱۴	دیوال	دیوان خانہ
۳۳	۱۳	بادشاہ	بادشاہِ زمان
۳۳	۱۴	جمش	بسمش
۳۳	۱۶	شاذاں	شاداں
۳۴	۱۰	انوس	افسوس

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۲	مرود	برور	۱۱	۷	نقشبند	نقشبندیہ
۳	۶	دردی	دزدی	۱۱	۱۲		
۴	۱	نکرار	تکرار	۱۳	۱۶	المولد	مولد
۴	۱۰	مدفق	مدقق	۱۵	۱۰	دغیرہ	دغیرھا
۴	۱۲	المشہود	المشہور	۱۵	۱۱	ہا	×
۵	۵	سہۃ	سہہ	۱۵	۱۷	ٹولی	تونسی
۶	۵	تبمنا	تیمنا	۱۶	۱۷	زدبان	نردبان
۶	۱۱	متقنے	متقنی	۱۷	۳	جنبش	جبنیش
۷	۲	متنزلین	مسنزلین	۱۷	۴	ذرہ وذرہ	ذروۃ
۷	۲	باقئین	باقین	۲۰	۱۶	سان	شان
۷	۱۶	ایستا	ایستادہ	۲۱	۴	کرنہ	کرہہ
۹	۱۹	بمیردانش	بمرید انش	۲۱	۱۰	اصحٰبہ	اصحابہ
۱۰	۹	نیز	نینر	-	-	-	-

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com